الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

سعادت زیارت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عالم خواب، حالت کشف اور حالت بیداری میں

مؤلف
ابو الحسن محمد سلطان احمد مسعود چشتی

طفیل اینڈ سنز پبلیکیشنز

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

الصلوٰۃ والسلام علیک یا سیدی یا رسول اللہ

سعادت زیارت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

عالم خواب، حالت کشف اور حالت بیداری میں

یہ ایک ایسی کتاب ہے:

جس کا مطالعہ عاشقان بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے

حصول زیارت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مفید ثابت ہو گا۔

انشاء اللہ تعالیٰ

0300-6529383

محمد ارشاد

مؤلف

علامہ مولانا ابوالحسن محمد مسعود احمد چشتی

فاضل درس نظامی جامعہ نعیمیہ لاہور

طفیل اینڈ سنز پبلیکیشنز

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب: سعادت زیارت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم
عالم خواب، حالت کشف اور حالت بیداری میں

مؤلف: حضرت علامہ ابوالحسن محمد سلطان احمد مسعود چشتی

کمپوزنگ: حافظ محمد نوید طفیل قادری

پروف ریڈنگ: حافظ محمد سرفراز طفیل قادری
محمد احمد صاحب قادری

اشاعت اوّل: گیارہ سو (1100) جولائی 2010ء

قیمت: -/200

ناشر: طفیل اینڈ سنز پبلیکیشنز

ملنے کے پتے

☆ محمد طفیل قادری فون نمبر 0321-5256306

☆ حضرت علامہ ابوالحسن مسعود احمد چشتی، محلّہ جیلانی پورہ، نزد چوک مڈھریانوالہ بائی پاس، مین گیٹ گلبرگ ٹاؤن، حافظ آباد فون نمبر 0303-8896133

☆ مکتبہ بستان العلوم، مجاہد آباد (گڈھالہ) بھمبر آزاد کشمیر، براستہ گجرات

☆ مکتبہ نبویہ، دربار مارکیٹ، لاہور

☆ جوجی گرافکس آرٹ، مین بازار ڈھوک کالا خان، شمس آباد، راولپنڈی

فہرست ابواب

نمبر شمار	موضوعات	صفحہ نمبر
.01	انتساب	1
.02	عرض ناشر	3
.03	بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پریشان حال دل کی فریاد	7
.04	پیش لفظ	10
.05	سبب تالیف	12
.06	تقرب الی اللہ کے لیے .سیلہء رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم	15
.07	تعظیم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	19
.08	حب مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	20
.9	اشتیاق مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	22
.10	فضائل درود وسلام	24
.11	وظائف برائے حصول زیارت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	30
.12	تمنائے زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	38
.13	فوائد زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	43
.14	دعویٰ دیدار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	47
.15	رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھنا حق ہے	47
.16	اچھے خواب کی فضیلت	48
.17	جھوٹا خواب بیان کرنے کی مذمت	49

49	مسلم کا خواب	.18
50	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حیات جسمانی کے ساتھ زندہ ہیں	.19
54	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی قبرانور میں نماز پڑھتے ہیں	.20
58	دل میں تصور رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر میں تصور رسول اللہ کی اہمیت	.21
69	شان رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	.22
71	حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شان میں حاضر وناظر	.23
78	عاشقان بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تین طریقوں سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔	.24
80	حالت بیداری میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی سعادت نصیب ہونے کے مواز پر استدلال	.25
81	سعادت زیارت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نصیب ہونے کا تفصیلی واقعہ	.26
85	نعت رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (مدینے کا سفر)	.27
86	عاشقان بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے ایک عظیم خوشخبری	.28
100	تحدیث نعمت	.29
103	درود شریف وسیلہ زیارت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	.30
105	واقعات زیارات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	.31
134	حلیہ مبارک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم	.32
178	عالم خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت	.33
197	جمال مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مخلوق سے مخفی رکھا گیا	.34
201	تکمیل ایمان	.35
202	مختصر حالات زندگی	.36

انتساب

میں اس کتاب "سعادت زیارت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو" حضور رحمۃ اللعالمین، شفیع المذنبین، ختم المرسلین، امام الانبیاء، دوجہاں کے پیشوا، زینت ارض وسماء، شب اسریٰ کے دولہا، بے کسوں کے ملجیٰ وماویٰ، آفتاب ہدیٰ، ابر جود وعطا، محبوب رب العلیٰ، مطلوب ومقصود رب العلیٰ، مظہر صفاتِ حق تعالیٰ، مظہر لطف وعطا، منبع فضل وعطا، یٰسین وطٰحہٰ، وجہ تخلیق ارض وسماء، حامی ہر بے نواء، ہمارے پیارے آقا ومولا، حضور پرنور، شافع یوم النشور، ہادی سبل، حبیب کبریا، مظہر نور خدا، احمد مجتبیٰ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات اقدس کی طرف منسوب کرتا ہوں جن کی نظرِ رحمت اور توجہ کاملہ سے اس ناچیز کو موجودہ کتاب: سعادت زیارت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی تالیف کی سعادت نصیب ہوئی۔

کریم السجایا جمیل الشیم،

نبی البرایا شفیع الامم

ترجمہ: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام بہترین عادات وصفات والے، اعلیٰ ترین خصلت والے، تمام عالم کے لیے پیغمبر حق، تمام امت کے لیے شفاعت کرنے والے ہیں۔

نہ دانم کدامی سخن گوئمت　　　　که بالاتری زانچہ من گوئمت

ترجمہ: "میری سمجھ میں نہیں آتا کہ میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان کس طرح

بیان کروں کیونکہ جو کچھ میں بیان کروں گا آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شان اس سے ارفع واعلیٰ ہے۔

هُوَ الْحَبِيْبُ الَّذِى تُرْجَى شَفَاعَتُهُ

لِكُلِّ هَوْلٍ مِّنَ الْاَهْوَالِ مُقْتَحِمِ

ترجمہ: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ایسے حبیب ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے شفاعت کی امید ہے ایسے ہول اور خوف کے وقت جبکہ رنج وغم پیش آئیں گے۔

حضور سید عالم رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی شفاعت کا امیدوار

فقیر ابوالحسن محمد سلطان مسعود احمد چشتی

عرضِ ناشر

اللہ کے نام سے شروع جو بڑا مہربان اور نہایت رحم کرنے والا ہے۔ سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لیے ہیں جو سب جہانوں کا پالنے والا ہے۔ وہ بڑا مہربان اور نہایت ہی رحم کرنے والا ہے۔ وہ قیامت کے دن کا مالک ہے۔ اے اللہ! ہم تیری ہی عبادت کرتے ہیں اور تجھ سے ہی مدد مانگتے ہیں۔ اے اللہ! ہمیں سیدھے راستہ پر چلا، یہ سیدھا راستہ ان لوگوں کا جن پر تو نے انعام کیا نہ ان لوگوں کا راستہ جن پر تیرا غضب ہوا اور نہ گمراہوں کا۔ آمین

یہی میری دعا ہے یہی میری آخرت کی فکر بھی، صراط مستقیم پر چلنے کی توفیق مانگی اور اللہ کی مدد بھی طلب کی، کیونکہ یہ انبیاء کرام اور صدیقین شہداء اور صالحین کا راستہ ہے۔ لہٰذا ضروری ہے کہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سرشار ہو کر صدیقین شہدا، صالحین یعنی اولیاء اللہ کی پیروی کرتے ہوئے دین پر چلیں۔ کیونکہ یوں تو کتب خانوں اور لائبریریوں کے کمرے کتابوں سے بھرے پڑے ہیں۔ جو کہ متعدد مختلف موضوعات پر تصنیف و تالیف شدہ ہوتی ہیں۔ لیکن موجودہ دور میں مسلم امہ کی پسماندگی اور تنزلی کے اسباب پر غور و فکر کیا جائے تو صاف پتہ چلتا ہے کہ موجودہ پر آشوب اور پر کھٹن دور فروغ عشق نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شدت سے متقاضی ہے۔ اور فروغ عشق نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موضوع پر اعلیٰ سطح پر کتب رسائل کی اشاعت وقت کی اہم ترین ضرورت ہے۔

عشق رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی مسلمانوں کی انفرادی اور اجتماعی طور پر حیات

بخش قوت ہے۔ اولیائے کرام رحمۃ اللہ علیہ کو جو تقرب الی اللہ کے سلسلے میں اعلیٰ سے اعلیٰ روحانی مدارج حاصل ہوئے ہیں وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس کے ساتھ والہانہ محبت و عشق کا ہی نتیجہ ہیں۔ اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اپنے ارشادات عالیہ میں واضح طور پر فرمادیا ہے کہ جب تک تم اپنے اموال، اپنے والدین، اپنی اولاد اور اپنی جان سے زیادہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کو مقام نہ دو گے تم کامل مومن نہیں ہو سکتے۔

اور موجودہ دور فروغ عشق نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اس لحاظ سے شدت سے متقاضی ہے۔ کہ دشمنانِ اسلام نے نبی آخر الزماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی (نعوذ باللہ) توہین کا سلسلہ ایک مدت سے شروع کر رکھا ہے۔ اور پچھلے کئی سالوں سے بذریعہ اخبارات انہوں نے مذہب اسلام کو دہشت گردوں کا مذہب ثابت کرنے کے لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں کئی بار کئی بار گستاخانہ خاکے شائع کئے جن سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں گستاخی ہوتی ہے۔

مسلم امہ کی آزمائش کے لیے دشمنانِ اسلام وقتاً فوقتاً ایسی مذموم حرکات کا ارتکاب کرتے رہتے ہیں اور وہ جاننا چاہتے ہیں کہ مسلمانوں میں عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی چنگاری کس حد تک بھڑک رہی ہے۔

موت سے نہ ڈرنے والے فاقہ کش کے دل سے روح محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نکالنے کے لیے ابلیس کی مجلس شوریٰ مصروف عمل ہے۔ ان سنگین اور پر آشوب اور پر کٹھن دور میں پاکستان

کے علاوہ چھپن (56) اسلامی ممالک کے ارباب اقتدار کا احتجاجاً ایسے مؤثر اقدامات کر کے اقوام متحدہ کے سامنے پیش کر کے دشمنانِ اسلام کو ان مذموم حرکات سے روکنے کے لیے کوشش کرنا ضروری ہے۔

مسلم امہ کا ہر فرد واحد اس امر کا متقاضی ہے کہ شانِ رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی اشاعت ایسے وسیع سطح پر کی جائے کہ ہر شخص یہ جان سکے کہ انسان تو در کنار حضور رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم تو حیوانات اور پرندوں کو پریشان حال دیکھنا بھی گوارا نہ کر سکتے تھے۔

موجودہ کتاب زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم عالم خواب، حالت کشف اور حالت بیداری میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی سعادت اور فروغ عشق نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے موضوع پر تالیف کی گئی ہے۔ یہ ناچیز ہر ماہ بعد فروغ عشق نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے موضوع پر ایک نئی کتاب کی اشاعت کا ارادہ رکھتا ہے۔ امید ہے کہ موجودہ کتاب قارئین کے لیے تازگی ایمان اور بالیدگی روح کا معرجب ثابت ہوگی۔ (انشاء اللہ تعالیٰ)

راقم الحروف ناشر کتاب ھٰذا کا اس موجودہ کتاب زیارت رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم چھپواتے وقت اس ننھے سے پرندے کی حکایت پیش نظر آرہی ہے۔ جو نمرودی دور میں اپنی چھوٹی سی چونچ میں دو قطرے پانی کے لے کر بڑی تیزی سے پرواز کر رہا تھا۔ جب اس سے تیز رفتاری سے پرواز کرنے کا سبب دریافت کیا گیا تو اس ننھے سے پرندے (ابابیل) نے بتایا کہ میں نمرودی آگ بجھانے جا رہا ہوں۔ پوچھنے والے نے کہا کہ اے ننھے پرندے (ابابیل) تم پانی کی ان دو

بوندوں سے کیسے نمرودی آگ بجھا سکو گے؟ اس نے جواب دیا کہ اس بات کا مجھے بھی علم ہے کہ میں پانی کی ان دو بوندوں سے نمرودی آگ نہیں بجھا سکوں گا لیکن میرا نظریہ یہ ہے کہ میرا نام بھی ان کی فہرست میں لکھا جا سکے جو نمرودی آگ کو بجھانے کے سلسلے میں کوشش کر رہے ہیں۔ شمع نے پروانے پر چلنے کا عمل کسی اکیڈمی یا کسی تربیتی سکول سے حاصل نہ کیا ہے بلکہ شمع کو دیکھ کر اپنی جان کی قربانی پیش کرنے کا عمل اس کی فطرت میں مشعیت ایزدی سے ہی ودیعت کر دیا گیا ہے۔

کسی نے پروانے سے شمع کو دیکھ کر جل مرنے اور جان کی قربانی کا سبب دریافت کیا تو اس نے جواب دیا کہ شمع کو دیکھ کر ڈرنے کا خوف اس لیے میرے دل میں نہیں ہوتا کہ میری نظر چہرۂ یار پر ہوتی ہے۔

یہی حال عاشقان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ہوتا ہے۔ کہ وہ حرمت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اپنی جان کی قربانی پیش کرنے سے دریغ نہیں کرتے۔

عشق نگر دا سودا انوکھڑا اے
دتیاں جاناں باجھ ملدا یار نہیں

فقط والسلام

محمد طفیل قادری
کمپیوٹر سنٹر
نیشنل بینک آف پاکستان
سوک سنٹر، اسلام آباد

بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پریشان حال دل کی فریاد

اے بے تاب دل! یہاں پرادب واحترام کا مقام ہے۔ یہ وہ عالی بارگاہ ہے جس کی دربانی وقت دوراں کے سلاطین بھی کرتے ہیں۔ یہاں پر عرش سے آنے والے فرشتے بھی بصد عزت واحترام صلوٰۃ وسلام کے نذرانے پیش کرتے ہیں۔ اے مضطرب دل! اپنی بے قراری اور بے چینی کو روک کر اپنے آنسوؤں کے امنڈتے ہوئے سیلاب کو روک کر اور اپنے تڑپتے ہوئے دل سے اس بارگاہ عالی میں........ بصد عجز وانکسار عرض گزار ہو کہ اے سبز گنبد کے مکیں رحمۃ اللعالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اپنی امت کے لیے بھلائی اور بخشش کی ہمیشہ دعا فرمانے والے شہنشائے بندۂ نواز، بے کسوں کے چارساز، مکی مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اک دکھی دل اپنی عقیدتوں کے جھرمٹ میں دردِ دل کا نذرانہ لایا ہے۔ جس کو دنیا نے بے بس سمجھ کر پریشان کر رکھا ہے اس کی درد بھری فریاد سنئے۔ یہ بندہ مسکیں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں فریاد لے کر اس لیے حاضر ہوا ہے کہ میرا اس بات پر پختہ یقین ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر کرم سے........ ہر قسم کے درپیش مصائب وآلام کے بادل چھٹ جاتے ہیں۔ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جمال جہاں آراء کی نورانی تجلی سے مدتوں کے خستہ حال دلوں........ اور شکستہ دلوں کی گھٹاٹوپ تاریکیوں کو نور اور روشن مستقبل سے تبدیل کر دیا جاتا ہے۔ اے میرے ہادی ومولیٰ سرور کون ومکاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اس بندہ مسکیں کی فریاد سنئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ہمیشہ اپنی امت کے لوگوں کے گناہ بخشوانے اور خستہ حال دلوں پر شفقت فرمانے کا

خیال رہا ہے۔

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ عالیہ میں ایک ایسا مسکین فریاد لے کر حاضر ہوا ہے۔ جو غریب الدیار، مسافر، بے وطن .... بے گھر، بے نوا اور پریشان حال ہے۔ ظالموں کا ظلم وتشدد .... طاقتوروں کی چیرہ دستیاں ہیں ہر رات بھیانک اور ہر دن اور ہر گھڑی دہشت ناک ہے اور ہر لمحہ خطرے میں ہے۔ کہاں جائیں؟ اور اگر اپنا درد دل حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو نہ سنائیں تو اور کس کو کہیں؟

یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ڈوبتے ہوئے بیڑے کو تراتے ہیں۔ میری بھی فریاد سن لیں۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی اس بے پناہ محبت کا واسطہ جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی امت سے ہے اس تباہ حال کی بھی فریاد سنیئے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پریشان حالات والوں کے ملجی وماوئی ہیں۔ ہماری تباہ حالی پر دنیا آوازیں کستی ہے۔ ہمارے مصائب اور درپیش نامساعد حالات کے سبب درودیوار قہقہہ لگارہے ہیں۔ بے شک ہم خطا کار ہیں لیکن اپنے گناہوں اور معصیت کے سبب سے نادم اور شرمسار ہیں۔ لیکن اے محبوب کردگار رحمۃ اللعالمین سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی نظر کرم اور روز محشر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شفاعت کے امیدوار ہیں۔

رحم کن بر حال ما یا رسول اللّٰہ ﷺ

انظر حالنا یا حبیب اللّٰہ اسمع قالنا

اننی فی بحر غم مغرق خذیدی سھل لنا اشکالنا

کرم کی اک نظر ہم پر بھی ہو خدارا یا رسول اللہ

حب احمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سینے میں ہے

میں یہاں اور میرا دل مدینے میں ہے

بے سہارا نہ سمجھے زمانہ مجھے

ہم غریبوں کا آقا مدینے میں ہے

بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شفاعت کا امیدوار

فقیر ابوالحسن محمد سلطان احمد مسعود چشتی

پیش لفظ

راقم الحروف کو اگرچہ اپنی کم علمی کا پورا پورا اعتراف ہے لیکن اس کے باوجود ذوق تبلیغ اور جذبہ ایمانی کے پیش نظر تصنیف وتالیف کا سلسلہ ۱۹۷۳ء سے دوران امامت وخطابت لاہور کینٹ نمبر 13 الفیصل ٹاؤن سی بلاک میں واقع موتی جامع مسجد سے شروع کر رکھا ہے۔ موجودہ کتاب سعادت زیارت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نام سے تالیف کی گئی ہے۔ پیغمبر اسلام صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد از وصال شریف بھی ہمارے اسی طرح رسول ہیں جس طرح اپنی حیات طیبہ میں تھے۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فیض اور تصرف اب بھی اسی طرح جاری وساری ہے۔ جس طرح حیات طیبہ میں تھا۔

حیات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دین اسلام کا اہم مسئلہ ہے۔ جس پر ہر دور میں علمائے اسلام کا اتفاق رہا ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی امت کے حالات سے باخبر ہیں۔ اور بڑی شفقت کے ساتھ صلحاء صوفیاء کرامؒ اور عاشقان بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی زیارت سے مشرف فرماتے ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال شریف سے لیکر اب تک یعنی تقریبا (چودہ پندرہ سو سال سے اب تک) عاشقان بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چشمۂ فیضان دولت دیدار نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے فیض یاب ہو رہے ہیں۔ اور تا قیامت فیض یاب ہوتے رہیں گے۔ امید ہے کہ یہ کتاب جو حصول زیارت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم کے موضوع پر تحریر کی گئی ہے سفیران

عشق محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے قلوب کو شمع عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے منور کرنے کے سلسلے میں بہت نافع ثابت ہوگی بلکہ ہر مسلمان کے لیے اس کتاب کا مطالعہ بالیدگی روح اور تازگی ایمان کا موجب ثابت ہوگا۔

والسلام علیٰ من التبع الھدیٰ

حضور سید عالم رحمۃ اللعالمین ﷺ کی شفاعت کا امیدوار

فقیر ابوالحسن محمد سلطان احمد مسعود چشتی

سبب تالیف

چونکہ عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی مسلمانوں کی ملی اور انفرادی طور پر حیات بخش اور روحانی قوت ہے۔

او آج امت مسلمہ ان زوال پذیر حالات سے دوچار اس لیے ہے کہ اس کے افراد اپنے دلوں کو اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت سے آباد نہیں کرتے اور ان کے دل فراق عشق محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں نہیں تڑپتے بقول علامہ اقبالؒ

بہ مصطفٰے ﷺ برساں خویش را کہ دیں ہمہ دست
اگر باو نرسیدی تمام بولہبی است

موجودہ پرآشوب دور میں فروغ عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وقت کا اہم ترین تقاضا ہے اس لیے کہ دشمنان اسلام مسلمانوں کے دلوں سے ایمان کی دولت کم کر کے مسلم امہ کو کمزور اور مغلوب کرنے کی غرض سے ہر ممکن کوشش کر رہے ہیں اس لحاظ سے موجودہ دور نکل کر خانقاہوں سے ادا کر رسم شبیری پر عمل کرنے کا متقاضی ہے۔

اس لیے ایسے نازک ترین دور میں ہر فرد کو عشق نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس مقدس مشن میں حسب توفیق تمام تر ذرائع ابلاغ کو بروئے کار لا کر میدان عمل میں آ کر کوشش کرنا ضروری ہے۔ بقول علامہ اقبال

قوت عشق سے ہر پست کو بالا کردے

دہر میں اسم محمد ﷺ سے اجالا کردے

فضائے بدر پیدا کر فرشتے تیری نصرت کو

اتر سکتے ہیں گردوں سے قطار اندر قطار اب بھی

(علامہ اقبالؒ)

راقم الحروف محمد سلطان احمد مسعود چشتی نے 1973ء سے یعنی عرصہ سینتیس (37) سال سے فضائل درود شریف کے موضوع پر.......... وقتاً فوقتاً رسائل تصنیف و تالیف کر کے درود سلام کی اشاعت کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ اس لیے کہ درود سلام کی اشاعت دراصل فروغ عشق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مشن ہے۔ اور فروغ عشق نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم درحقیقت عالمگیر تحریک غلبہ اسلام کا مشن ہے۔ اور درود و سلام کی اشاعت موجودہ دور میں کفر کے خلاف ایک قلمی جہاد ہے۔

راقم الحروف نے 1973ء سے لاہور کینٹ نمبر 13 الفیصل ٹاؤن سی بلاک میں واقع سوتی جامع مسجد میں دوران امامت و خطابت سے لے کر اب جون 2010ء تک سابقہ سینتیس (37) سالہ قبل مدت میں سرسٹھ (67) لاکھ کی تعداد میں فضائل درود شریف کے موضوع پر رسائل (پوسٹرز اور خوبصورت سٹکرز) وقتاً فوقتاً چھپوا کر لوگوں تک پہنچانے کی کوشش کی ہے۔

الحمدللہ علیٰ حسن توفیقہ

جب تک میرے جسم میں میری جان رہے
تجھ پہ صدقے ، تیرے دیں پہ قربان رہے
میں رہوں یا نہ رہوں پر یہ دعا ہے دل کی
دین احمد ﷺ رہے عزت قرآن رہے

(از حضرت امیر مینائی رحمۃ اللہ علیہ)

والسلام علیٰ من اتبع الھدیٰ

بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شفاعت کا امیدوار

فقیر ابوالحسن محمد سلطان احمد مسعود چشتی

تقرب الی اللہ کے لیے وسیلہء رسول اللہ ﷺ

نحمدہ ونصلی ونسلم علیٰ رسولہ الکریم۔

حصول معرفت الٰہی اور حصول تقرب الی اللہ کے لیے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات اقدس کا وسیلہ اختیار کرنا ضروری ہے۔

انسانی زندگی کا مقصد اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کر کے اپنے دل کی آنکھ سے اللہ تعالیٰ کے انوار وتجلیات کا مشاہدہ کرنا ہے۔اور حصول معرفت الٰہی اور حصول تقرب الی اللہ کے لیے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات اقدس کا وسیلہ اختیار کرنا.......... نہایت ضروری ہے۔

اور بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں مقبولیت اور رسائی حاصل کرنے کے لیے کامل اتباع نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ساتھ محبت بھرے دل سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات اقدس پر بکثرت درود شریف پڑھنا ضروری ہے۔تمام اولیاء کرام رحمۃ اللہ علیہم اجمعین کے حالات زندگی کا اگر مطالعہ کیا جائے تو صاف پتہ چلتا ہے کہ ان کو جو اعلیٰ درجات اور مراتب حاصل ہوئے ہیں وہ ان کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس سے والہانہ محبت کے سبب سے ہی حاصل ہوئے ہیں۔اس طرح کہ حضرت خواجہ معین الدین چشتی اجمیری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

۱۔ درجاں چوکرد منزل جانان ما محمد ﷺ

صد در کشاد در دل از جان ما محمد ﷺ

ترجمہ: جب سے محبوبوں کی جان حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہماری جان میں منزل فرمائی ہے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے باعث ہمارے دل میں (علوم معرفت الٰہی کے) سینکڑوں دروازے کھل گئے ہیں۔

۲۔ ما بلبلم نالاں درگلستاں احمد ﷺ

لؤ لؤ ئم ومرجان عمان ما محمد ﷺ

ترجمہ: ہم سب اگرچہ خوش الحان بلبلیں ہیں لیکن ہمارے چہچہانے کا مقام گلستان احمدی ہے اور ہم سب قیمتی موتی اور مرجان ہیں مگر ہمارے پیدا ہونے کی جگہ درحقیقت بحر پایانِ محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہے یعنی ہماری پیدائش کا خمیر عشق مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے تخلیق ہے اور حضرت شمس تبریزی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔

۳۔ اے طائران قدس را عشقت فزود بالہا

درحلقہ ٔ سودائے تو روحانیاں را حالہا

ترجمہ: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وہ مقدس ذات ہے کہ جس کے عشق نے رب تعالیٰ کی طرف پرواز کرنے والوں کے بازوؤں میں طاقت پیدا کردی ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے..........توسل سے سالکان طریقت کمالات

روحانی سے سرسبز اور شاداب ہو گئے اور حضرت مولانا رومیؒ فرماتے ہیں۔

۴ مکسل از پیغمبر ایام خویش تکیہ کم کن بر فن و بر کام خویش

ترجمہ: پس تم سب کے لیے میری نصیحت یہ ہے کہ اپنے وقت کے پیغمبر یعنی حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اپنا رشتہ عقیدت وارادت کو ہرگز نہ توڑنا اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وساطت (توسل) کے بغیر اپنے کسی کمال پر بھروسہ نہ کرنا۔

حضرت شاہ ولی اللہ رحمۃ اللہ علیہ بلاغ المبین میں لکھتے ہیں کہ یہ بات پوشیدہ نہ رہے کہ ارباب طریقت نے حصول معرفت الٰہی اور حصول تقرب الی اللہ کے لیے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت و دیدار کو بہترین ذریعہ قرار دیا ہے۔ یہ زیارت عالم خواب میں ہو، یا حالت کشف میں، یا حالت استغراق میں، یا حالت مراقبہ میں یا حالت بیداری میں۔

جناب مرزا مظہر جان جاناں شہید رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں

۵ خدا در انتظار حمد ما نیست محمد ﷺ چشم در راہ ثنا نیست

ترجمہ: اللہ تعالیٰ ہماری حمد و ثنا کا منتظر نہیں ہے۔ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہماری تعریف کے محتاج نہیں ہیں۔

۶ خدا مدح آفریں مصطفےٰ ﷺ بس حامد و حمد خدا بس

ترجمہ: اللہ تعالیٰ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعریف بیان کرنے کے لیے کافی ہے۔ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کی حمد و ثنا بیان کرنے کے لیے کافی ہیں

۷ محمد ﷺ از تو می خواہم خدارا الٰہی از تو می خواہم حب مصطفےٰ ﷺ را

ترجمہ: اے دونوں جہانوں کے سردار حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے اللہ تعالیٰ کو مانگتا ہوں۔ اور اے رب العالمین میں تجھ سے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کا طلبگار ہوں۔

اللھم انی اسئلک بحق سیدنا محمد صلی اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلم ارنی وجہ سید محمد صلی اللّٰہ علیہ و آلہٖ وسلم فی المنام (حالاو مالا)

ترجمہ: یا اللہ تعالیٰ! میں تجھ سے تیرے پیارے پیغمبر حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس کے توسل سے سوال کرتا ہوں کہ مجھے حالت خواب میں حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب فرما۔ موجودہ وقت میں اور بعد میں۔

فائدہ: حصول زیارت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے یہ وظیفہ رات کو سونے سے قبل کم از کم ایک سو مرتبہ پڑھنے کے ساتھ ساتھ ایک ہزار مرتبہ درود شریف ''صلی اللہ علی النبی الامی'' پڑھنا مجرب عمل ہے۔

۸ سنا ہے کہ آپ ہر عاشق کے گھر تشریف لاتے ہیں
میرے گھر میں بھی ہو جائے چراغاں یارسول اللہ ﷺ

تعظیم مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم فرض عین ہے ارشاد باری تعالیٰ ہے۔

﴿وَتُعَزِّرُوْهُ وَتُوَقِّرُوْهُ﴾

ترجمہ: ''کہ حضور نبی کریم کی تعظیم اور تکریم کرو''

امام قاضیؒ فرماتے ہیں کہ جان لو! بے شک حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تعظیم و توقیر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی وفات کے بعد بھی اسی طرح............ضروری اور لازمی ہے۔ جس طرح آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ظاہری حیات میں ضروری ولازم تھی اس کا اظہار خصوصاً آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر مبارک سنتے وقت۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حدیث شریف پڑھتے وقت اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی سیرت طیبہ کے حالات سننے کے وقت ہونا چاہئے۔ (شفا شریف)

ادب گاہیست زیر آسمان از عرش نازک تر
نفس گم کردہ می آید جنید وبایزید ایں جا

(علامہ اقبالؒ)

حُبِ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

۱۔ ارشاد فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے:

"لا یؤمن احدکم حتی اکون الیہ من ولدہ والہ والناس اجمعین"

ترجمہ: تم میں سے کوئی شخص اس وقت تک مومن کامل نہیں ہوسکتا جب تک وہ اپنی اولاد، اپنے والدین اور تمام لوگوں سے مجھے زیادہ محبوب اور پیارا نہ سمجھے۔ (بخاری۔ عن انس بن مالک انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

۲۔ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تم میں سے کوئی مومن (کامل) نہیں ہوسکتا جب تک وہ کہ میں اس کی جان سے بھی زیادہ پیارا نہ ہو جاؤں۔

(زرقانی علی المواہب جلد ۶۔ صفحہ ۳۳۳)

۳۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات اقدس کے ساتھ محبت کی علامتوں میں سے ایک یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر مبارک کو سننے سے روحانی لذت وسرور پائے۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا نام مبارک سنتے وقت خوش ہو۔

(زرقانی علی المواہب جلد ۶ صفحہ ۳۳۳)

۴۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس سے محبت کی علامتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے ذکر مبارک کے وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی

ذاتِ اقدس سے تعظیم کی جائے اور خصوصاً نام مبارک (حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے سنتے وقت خضوع وخشوع اور عاجزی وانکساری کا اظہار کیا جائے۔

(زرقانی علی المواہب جلد ۶ صفحہ 315)

۵۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کی علامتوں میں سے ایک یہ بھی ہے کہ ہر قول وفعل میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے تابع فرمان رہے۔

۶۔ اور ارشاد فرمایا: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے:

"من احب شیئاً فاکثر ذکرہ"

ترجمہ: انسان کو جس کے ساتھ محبت زیادہ ہوتی ہے۔ وہ اس کا ذکر زیادہ کرتا ہے۔ اس طرح جس شخص کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے محبت زیادہ ہوگی وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر زیادہ کرے گا۔

(زرقانی علی المواہب جلد ۶ صفحہ: ۳۱۴)

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس سے محبت کی ایک نشانی یہ بھی ہے کہ دل میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی سعادت کے حصول کا دل میں ہر وقت شوق رہے۔

(زرقانی علی المواہب جلد ۶ صفحہ: ۳۱۴)

اشتیاق دیدار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

کوئی سا ایسا مسلمان نہ ہے کہ جس کو آقائے دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا دل وجان سے شوق نہ ہو۔ لیکن اس نعمت عظمیٰ کے حصول کے لیے کسب کو دخل نہیں جب تک عنایات پروردگار شامل حال نہ ہو۔ بہر حال اگر کامل اتباع نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ساتھ محبت بھرے دل سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس پر بکثرت درود شریف پڑھا جائے تو اللہ تعالیٰ فضل وکرم فرما دیتا ہے۔

عظیم سعادت

حضرت سید حسن شاہ صاحب رسول نما اویسی فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دیدار سے مشرف ہونا ایک عظیم سعادت ہے۔ جو اولیاء اللہ کو کشف کے درجے تک پہنچنے کے بعد حاصل ہوتی ہے۔ کسی دعا یا درود شریف یا عبادت وریاضت کے وسیلہ سے اس سعادت عظمیٰ کو حاصل کرنا ایسا ہے کہ ایک خاکروب ایک وقت کے بادشاہ کا دروازہ کھٹکھٹا کر اس کو بندے اور بادشاہ حسن خلق کی وجہ سے اس پر عتاب نہ کرے۔ اور باہر تشریف لا کر اسے اپنے دیدار فیض سے محروم نہ کرے۔

سرکار دو عالم نور مجسم رحمۃ اللعالمین ﷺ کا دیدار عام ہے اہل جہاں کے لیے:

علمائے کرام فرماتے ہیں۔ کہ ایک ہی وقت میں اس زمین کے لیے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت ممکن ہے۔ یہ اس طرح کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مثال آفتاب کی طرح ہے جب آفتاب روشن ہوتا ہے تو تمام جہان روشن ہو جاتا ہے۔ اور ہر وہ شخص جو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے بہرہ ور ہوتا ہے وہ اپنی ذاتی صفت اور دل کے آئینے کے مطابق زیارت کرتا ہے۔ اگر وہ اپنی صفت کمال سے زیارت کرتا ہے تو کمال زیارت سے مستفید ہونے والوں میں سے اس کا شمار ہوگا۔ اس طرح کہ عام مومنین کو خواب میں اور خاص کو حالت بیداری میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی سعادت حاصل ہوتی ہے۔

فضائل درود وسلام

انسانی زندگی کا اصل مقصد اللہ تعالیٰ کی معرفت حاصل کرنا ہے۔ اور حصول زیارت تقرب الی اللہ کے لیے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات اقدس کا وسیلہ اختیار کرنا ضروری ہے۔ اور بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم میں مقبولیت حاصل کرنے کے لیے بکثرت درود شریف پڑھنا ضروری ہے۔

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا كَثِیْرًا كَثِیْرًا"

درود وسلام کے فضائل وثمرات مختصراً درج ذیل کئے جاتے ہیں تاکہ برادران دین ذوق وشوق سے بکثرت صلوٰۃ والسلام نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے حضور میں حضور قلب سے باادب عرض کرتے رہا کریں۔

☆ درود سلام پڑھنے سے اللہ کریم کے حکم کی تعمیل ہوتی ہے۔ (قرآن مجید)

☆ درود سلام پڑھنے میں اللہ تعالیٰ کی موافقت ہوتی ہے۔ (قرآن مجید)

☆ درود سلام پڑھنے میں فرشتوں کی موافقت ہوتی ہے۔ (قرآن مجید)

☆ درود شریف پڑھنے والے کے لیے جنت کے دروازے کھول دیے جاتے ہیں

(س صفحہ:57)

☆ جوایک بار درود شریف پڑھے تو اللہ اس پر دس بار صلوٰۃ بھیجتا ہے۔ (م۔ج صفحہ:20)

☆ جمعرات اور جمعہ کو فرشتے درود شریف چاندی کے صحیفوں میں سونے کے قلم سے لکھتے ہیں۔ (س صفحہ:57)

☆ جوایک بار سلام عرض کرتا ہے اللہ اس پر دس مرتبہ سلام بھیجتا ہے۔

☆ درود شریف پڑھنے سے بھولی ہوئی چیز یاد آجاتی ہے۔ (کنز صفحہ:353)

☆ اللہ کریم درود شریف پڑھنے والے کی دس نیکیاں لکھ دیتا ہے۔

☆ جو شخص نبی آخر زماں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر درود شریف بھیجے اللہ تعالیٰ اس کے دس درجے بلند کر دیتا ہے۔

☆ اور دس گناہ مٹا دیتا ہے۔

☆ دس بار رحمت بھیجتا ہے۔ (ترمذی اول صفحہ:157)

☆ اللہ کریم فرماتا ہے کہ اے میرے حبیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جو مسلمان آپ پر ایک بار درود بھیجے میں اور میرے فرشتے اس پر دس بار درود بھیجتے ہیں

☆ جمعہ کے دن کثرت سے درود پڑھنے والا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے قریب ہوگا۔ (طبرانی صفحہ:59)

☆ جمعہ کی رات اور جمعہ کے دن درود شریف پڑھنے والے کی سو حاجتیں پوری ہوتی ہیں ستر آخرت کی اور تیس دنیا کی۔ (بیہقی صفحہ:60)

☆ جو درود شریف پڑھتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس پر رحمت بھیجتا ہے۔ اور جو نبی کریم صلی اللہ علیہ

وآلہ وسلم کے حضور میں سلام عرض کرتا ہے تو اللہ کریم اس پر سلام بھیجتا ہے۔ (س صفحہ:61)

☆ دعا سے پہلے، درمیان اور آخر میں درود سلام پڑھنے کا حکم ہے اس سے دعا جلد قبول ہوتی ہے۔ (کنزاول صفحہ:353)

☆ درود سلام پڑھنے سے گناہ بخشے جاتے ہیں۔ (کنزاول صفحہ:349)

☆ کثرت سے درود سلام پڑھنا بندے کو قرب نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دولت سے مالا مال کرتا ہے۔ (ترمذی اول صفحہ:157)

☆ بندے کے دنیوی اور آخرت کے اہم معاملات میں درود سلام کفایت کرتا ہے۔

(کنزاول صفحہ:353)

☆ تنگدست کے لیے درود سلام صدقے کے قائم مقام ہو جاتا ہے۔

(جواہر 4، صفحہ:155)

☆ درود سلام پڑھنے والا پاک ہو جاتا ہے۔ (س صفحہ:58)

☆ صلوٰۃ والسلام پڑھنے والے کو فوت ہونے سے پہلے جنت کی خوش خبری دی جاتی ہے۔

(صث، صفحہ:36)

☆ بکثرت درود سلام پڑھنا قیامت کی ہولناکیوں سے نجات کا باعث بن جاتا ہے۔

(س صفحہ:84)

☆ درود سلام پڑھنے والے پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلوٰۃ والسلام بھیجتے ہیں۔

(صث، صفحہ:36)

☆ درود وسلام پڑھنے سے مجلس مزین ہو جاتی ہے۔(س، صفحہ:67)

☆ محتاجی دور ہو جاتی ہے۔(س صفحہ:74)

☆ بخل مٹ جاتا ہے۔اور بد بختی دور ہو جاتی ہے۔(س صفحہ:74)

☆ جو شخص ہر روز پچاس بار درود شریف پڑھتا رہا کرے، قیامت کے دن فرشتے اس سے مصافحہ کریں گے۔(جواہر 4، صفحہ:162)

☆ بکثرت درود شریف پڑھنا آدمی کو جنت کا مستحق بنا دیتا ہے۔(صث، صفحہ:36)

☆ درود سلام پُل صراط پر بہت زیادہ نور ملنے کا ذریعہ ہے(س صفحہ:67)

☆ اللہ کریم درود خوانوں کی اچھی صفت آسمان اور زمین والوں کو بیان کرتا ہے۔

(صث، صفحہ:36)

☆ درود خواں کے دل میں رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت اور عشق زیادہ ہو جاتا ہے۔

(صث، صفحہ:37)

☆ درود سلام پڑھنے والا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا محبوب ہو جاتا ہے۔

(صث، صفحہ:37)

☆ درود سلام پڑھنے سے دل زندہ ہو جاتا ہے۔اور ہدایت کا باعث بن جاتا ہے۔

(صث، صفحہ:37)

☆ درود سلام پڑھنے والے کا نام اور اس کے باپ کا نام نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کیا جاتا ہے۔ (صث، صفحہ:18)

☆ صلوٰۃ والسلام پُل صراط پر ثابت قدمی اور پار چلے جانے کا سبب بن جاتا ہے۔

(صث، صفحہ:37)

☆ درود شریف پڑھنے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقوق میں سے کچھ حق ادا ہو جاتا ہے۔ (صث، صفحہ:38)

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت اور تشریف آوری اللہ تعالیٰ کی نعمت عظمیٰ ہے، صلوٰۃ والسلام پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت کا قدرے شکریہ ادا ہو جاتا ہے۔

(صث، صفحہ،38)

☆ جس مجلس میں درود سلام پڑھا جائے اس مجلس والوں پر قیامت کے روز کوئی حسرت نہیں ہوگی۔ (صث، صفحہ:39)

☆ صلوٰۃ والسلام پڑھنے والے کو دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔

(س صفحہ:80)

☆ اس کے نامہ اعمال میں احد پہاڑ جتنا ثواب لکھا جاتا ہے۔ (صث، صفحہ:18)

☆ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کے روز اس کی گواہی دیں گے۔

(فض صفحہ:47)

☆ دس بار درود شریف پڑھنے والے سے اللہ تعالیٰ راضی ہوگا۔ (فض صفحہ:47)

☆ اللہ کریم کے عذاب سے امان ہوگا۔ (س صفحہ:39)

☆ بکثرت درود شریف پڑھنے والے کو عرش الٰہی کا سایہ نصیب ہوگا۔ (س صفحہ:63)

حشر میں نیکیوں کا پلہ بھاری ہوگا۔ (فض صفحہ:47)

حوض کوثر پر جانا نصیب ہوگا۔ (فض صفحہ:47)

پُل صراط سے چمکنے والی بجلی کی طرح گزر جائے گا۔ (س صفحہ:47)

پیاس سے امن میں ہوگا۔ (فض صفحہ:47)

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا"

نمبر شمار	نام کتاب	مطبوعہ	اشارہ
1.	جلاء الافہام	مصر	ج
2.	سعادۃ الدارین	بیروت	س
3.	افضل الصلوٰت	بیروت	فض
4.	صلوٰۃ الثناء	بیروت	صث
5.	حرز المنیع	مصر	حرز
6.	مسلم شریف	مصر	م
7.	منتخب کنز العمال	مصر	کنز

☆ صلوٰۃ والسلام پُل صراط پر ثابت قدمی اور پار چلے جانے کا سبب بن جاتا ہے۔

(صث، صفحہ:37)

☆ درود شریف پڑھنے سے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حقوق میں سے کچھ حق ادا ہو جاتا ہے۔ (صث، صفحہ:38)

☆ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بعثت اور تشریف آوری اللہ تعالیٰ کی نعمت عظمیٰ ہے، صلوٰۃ والسلام پڑھنے سے اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی نعمت کا قدرے شکریہ ادا ہو جاتا ہے۔

(صث، صفحہ،38)

☆ جس مجلس میں درود سلام پڑھا جائے اس مجلس والوں پر قیامت کے روز کوئی حسرت نہیں ہوگی۔ (صث، صفحہ:39)

☆ صلوٰۃ والسلام پڑھنے والے کو دس غلام آزاد کرنے کے برابر ثواب ملتا ہے۔

(س صفحہ:80)

☆ اس کے نامہ اعمال میں احد پہاڑ جتنا ثواب لکھا جاتا ہے۔ (صث، صفحہ:18)

☆ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم قیامت کے روز اس کی گواہی دیں گے۔

(فض صفحہ:47)

☆ دس بار درود شریف پڑھنے والے سے اللہ تعالیٰ راضی ہوگا۔ (فض صفحہ:47)

☆ اللہ کریم کے عذاب سے امان ہوگا۔ (س صفحہ:39)

☆ بکثرت درود شریف پڑھنے والے کو عرش الٰہی کا سایہ نصیب ہوگا۔ (س صفحہ:63)

☆ حشر میں نیکیوں کا پلہ بھاری ہوگا۔ (فض صفحہ: 47)

☆ حوض کوثر پر جانا نصیب ہوگا۔ (فض صفحہ: 47)

☆ پُل صراط سے چمکنے والی بجلی کی طرح گزر جائے گا۔ (س صفحہ: 47)

☆ پیاس سے امن میں ہوگا۔ (فض صفحہ: 47)

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا"

نمبر شمار	نام کتاب	مطبوعہ	اشارہ
1.	جلاء الافہام	مصر	ج
2.	سعادۃ الدارین	بیروت	س
3.	افضل الصلوٰت	بیروت	فض
4.	صلوٰۃ الثناء	بیروت	صث
5.	حرز المنیع	مصر	حرز
6.	مسلم شریف	مصر	م
7.	منتخب کنز العمال	مصر	کنز

وظائف برائے حصول زیارتِ نبوی ﷺ

☆ حضرت سیدنا غوث اعظم قدس سرہ العزیز فرماتے ہیں کہ جو شخص اس درود پاک کو روزانہ ایک صد بار (100) بار بلاناغہ پڑھا کرے تو اس کو حرز یمانی اور چہل اسماء عظام کے خواص وفضائل حاصل ہوں گے۔ اگر شب جمعۃ المبارک میں ایک ہزار بار پڑھے گا تو خواب میں جمال جہاں آراء سید دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگا۔ درود پاک یہ ہے۔

"اللھم صل علی روح محمد فی الارواح وعلی جسدہ فی الاجساد وعلی قبرہ فی القبور"

☆ "نشر الطیب فی ذکر النبی الخطیب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم" میں مولانا اشرف علی تھانویؒ لکھتے ہیں کہ شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ رات کو سوتے وقت اس درود شریف کو چند بار پڑھ لینے سے نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خواب میں زیارت کی سعادت نصیب ہوگی۔ مگر بڑی شرط اس دولت کے حصول میں قلب کا شوق سے پر ہونا اور ظاہری وباطنی معصیتوں سے بچنا ہے۔ وہ درود شریف یہ ہے:

"رب الحل والحرام رب البیت الحرام ورب الرکن والمقام ابلغ لروح سیدنا ومولانا محمد منا السلام"

☆ حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ چھ رکعت نماز نفل بدوسلام پڑھے۔ رکعت اوّل میں سورۃ فاتحہ ایک بار اور سورۃ شمس سات بار، دوسری رکعت میں سورۃ فاتحہ ایک بار اور سورۃ والیل سات بار، تیسری رکعت میں سورۃ فاتحہ ایک بار اور سورۃ والضحیٰ سات بار، چوتھی رکعت میں سورۃ فاتحہ ایک بار اور سورۃ الم نشرح سات بار، پانچویں رکعت میں سورۃ فاتحہ ایک بار اور سورۃ والتین سات بار، چھٹی رکعت میں سورۃ فاتحہ ایک بار اور سورۃ انا انزلنا سات بار پڑھے اور دعا کر کے سورہے۔ انشاءاللہ تعالیٰ زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوگا۔

(اصلی بیاض محمد از: شیخ محمد محدث تھانویؒ)

☆ حضرت شاہ ولی اللہؒ فرماتے ہیں کہ مجھے میرے والد صاحب نے ان الفاظ کے ساتھ درود شریف پڑھنے کا حکم دیا تھا۔

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا"

میں نے خواب میں اس درود شریف کو حضرت رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خدمت اقدس میں پڑھا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسے پسند فرمایا۔ شاہ صاحبؒ نے فرمایا کہ جو کچھ بھی اس خاندان کو حاصل ہوا اسی درود شریف کی برکت سے حاصل ہوا۔ اس کو جس طرح بھی پڑھو مجرب ہے۔ (انفاس العارفین)

☆ عبدالحق محدث دہلویؒ "جذب القلوب" میں فرماتے ہیں کہ باطہارت قبلہ رو ہو کر سر داہنے ہاتھ پر رکھ کر یہ دعا پڑھے۔

"اللھم انی أسئلک بحلال وجھک الکریم ان ترانی وجہ نبیک محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم واجمع بینی وبینہ یوم القیامۃ فی الدرجات العلیٰ آمین ولا نفرق بینی وبینہ برحمتک یاارحم الرحمین"

اس کے بعد ایک ہزار مرتبہ "سورۃ کوثر" پڑھ کر سوجائے۔ یہ عمل زیارت کے لیے مجرب ہے۔

(گنجینۂ اسرار، از: مولانا انور شاہ کشمیری)

☆ "در تنظیم" میں امام شافعیؒ فرماتے ہیں جس کو شاہ محمد ادریس بلگرامی نے "رویۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم" میں نقل کیا ہے کہ جو شخص سورۃ کوثر کو شب جمعہ میں ایک ہزار بار تلاوت کرے اور ایک ہزار بار صلوٰۃ او پر نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم پڑھے تو خواب میں زیارت رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے مشرف ہوگا۔

(خزینہ رحمت) (گنجینہ عملیات قادری) (مرقع شریف)

☆ "فقری مجموعہ وظائف" میں علامہ عالم فقری "فضائل سورۃ مزمل" کے بارے میں لکھتے ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کی سعادت حاصل کرنے کے لیے سورۃ مزمل کو روزانہ تہجد کے وقت پڑھیں یا سوتے وقت پڑھیں جتنا ہو سکے۔ انشاء اللہ تعالیٰ

(مجموعہ اعمال رضا) (اورادِ عظیم حصہ اوّل)

☆ ماہ ربیع الاوّل حضرت رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی پیدائش مبارک اور وصال مبارک کا مہینہ ہے۔ پہلی تاریخ سے بارہ ربیع الاوّل تک روزانہ جو مسلمان بیس رکعت نفل پڑھے، ہر رکعت

میں اکیس (21) بار سورۃ اخلاص پڑھے اور ثواب اس کا روح پر فتوح حضرت رسول اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہنچائے اور بعد سلام درود شریف سو مرتبہ پڑھے تو ایسے شخص کو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں جنت کی بشارت دی ہے۔ تمام مشائخ عظام اور بزرگانِ دین اس سے متفق ہیں۔ (حرز سلیمانی) (سیرت النبی ﷺ بعد از وصال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلد دوم)

☆ حضرت تجمل حسین جلال پوریؒ اپنی کتاب ''نظام الدین'' میں لکھتے ہیں کہ ''کتاب الاوراد'' میں ہے کہ جب چاند ربیع الاوّل کا نظر آوے اس رات کو سولہ رکعت نفل پڑھے دو رکعت کی نیت سے ہر رکعت میں بعد فاتحہ کے ''قل ھواللہ'' تین تین بار پڑھے۔ بعد از نوافل درود پاک ایک ہزار مرتبہ پڑھے:

''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَرَحْمَةُ اللّٰهِ وَبَرَكَاتُه''

بارہ دن تک پڑھے پس دیکھے گا کہ جناب رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھے گا، مگر بعد از نماز عشاء اس کو پڑھے اور باوضو سوئے۔

☆ پیرزادہ مولوی فضل کریم نقشبندی قادری جالندھری اپنی کتاب ''مجموعہ مجرب عملیات'' میں لکھتے ہیں کہ ''الصلوٰۃ والسلام علیک یارسول اللہ'' سالک کو چاہیے کہ نماز عشاء کے بعد ہر روز یہ درود پاک سو مرتبہ صدق دل سے پڑھے اور وہیں جائے نماز پر سو جائے۔ کپڑے و جسم پاک اور خوشبودار ہوں۔ درود شریف کے آغاز سے پہلے دو نفل پڑھ لیے جائیں۔ بفضل تعالیٰ چالیس دن کے اندر ہی آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوگی۔ یہ عمل نوچندی جمعرات سے شروع کرنا چاہیے اور ممکن ہو تو روزے بھی رکھنے چاہیں۔ ضرور مقدر یاوری کرے گا۔ انشاء

اللہ تعالیٰ۔

☆ حضرت امام ابوحنیفہؒ نے فرمایا کہ جو مسلمان اس درود شریف کو شب جمعہ بعد نماز عشاء ایک ہزار مرتبہ پڑھ کر اسی جگہ سو جائے اور یہ تصور دل میں لیے ہوئے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس مبارک میں بیٹھا ہوا ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ رہا ہوں۔ پس وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھے گا۔ اس پر چند روز عمل ضروری ہے۔ اگر پہلی رات ہی کامیابی ہو جائے تو فبہا ورنہ جاری رکھیں۔ درود شریف یہ ہے:

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا"

اس پر تمام اولیاء عظام متفق ہیں۔ اس درود شریف کی برکت سے محبوب سبحانی حضرت شیخ عبدالقادری جیلانی نے بھی خواب میں آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا شرف حاصل کیا ہے۔

(سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد از وصال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلد دوم) (کمالات عزیزی) (تحفۂ قلندری) (افضل الصلوٰۃ) (مفاخر الاسلام) (مکتوبات یعقوبی) (کتاب الصلوٰۃ والبشر) (کمالات عزیزی)

☆ "مجموعہ اعمالِ رضا" میں حضرت مولانا احمد رضا خان بریلویؒ فرماتے ہیں کہ جو شخص جمعہ کی رات دو رکعت نماز پڑھے پہلی رکعت میں بعد فاتحہ "آیۃ الکرسی" 11 بار، سورۃ اخلاص 11 بار، دوسری رکعت میں سورۃ اذا جاء (سورۃ النصر) 11 بار، سورۃ اخلاص 11 بار، اور بعد از سلام سو بار

اس درود شریف کو پڑھے

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا" اور سو جائے۔ خواب میں زیارت اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوگا۔ اور چاہیے کہ تین یا پانچ جمعہ اس عمل کو کرے اور درود پاک اتنا پڑھے کہ نیند غلبہ کرے۔ انشاء اللہ تعالیٰ مقصود حاصل ہوگا۔

(جامع التفاسیر) (ترغیب اہل السعادت) (ہب النسیم) (زاد السعید) (سرور القلوب)

☆ "عقل بیدار" میں حضرت سلطان باہوؒ فرماتے ہیں کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حضوری سے مشرف ہونے کے لیے یہ ترغیب ہے کہ جمعرات کو دو رکعت نماز ادا کرے اس طرح کہ ہر رکعت میں فاتحہ کے بعد پچیس (25) مرتبہ سورۃ اخلاص پڑھے اور سلام کے بعد ہزار مرتبہ یہ درود شریف پڑھے:

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ"

اور سو جائے انشاء اللہ تعالیٰ زیارت سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوگا۔ نیز منقول ہے کہ جو شخص جمعہ کے دن یہی درود شریف ہزار بار پڑھے گا تو رات کو زیارت سے مشرف ہوگا۔ اگر ایک دفعہ نہ ہو تو پانچ جمعہ تک متواتر ضرور پڑھے اور بالضرور زیارت سے مشرف ہوگا۔ مجرب ہے۔ پس حیف ہے اس مسلمان پر جو ایسی سعادت سے غفلت کرے۔ یہ راہ جان کے پاؤں سے چل کر طے ہوتی ہے۔ اور اس پر جان و مال اور دونوں جہان صدقے ہیں۔

(کمالات عزیزی) (لالی المضوعہ) (القول بدیع) (یصلون علی النبی) (زالد السعید)

(قطب الارشاد) (مجموعہ توشی عقبیٰ) (سرور القلوب بذکر المحبوب) (رویۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) (جذب القلوب)

☆ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ اپنی مشہور تصنیف ''غنیۃ الطالبین'' میں لکھتے ہیں کہ حضرت ابو ہریرہؓ کی روایت ہے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا جو شخص شب جمعہ میں دو رکعت نماز پڑھے ہر رکعت میں سورۃ فاتحہ اور آیت الکرسی ایک ایک بار اور قل ھو اللہ احد پندرہ مرتبہ پھر نماز کے آخر میں ہزار بار ''اللھم صل علیٰ محمد ن النبی الامی'' کہے تو وہ مجھے ضرور خواب میں دیکھے گا اور دوسرا جمعہ پورا نہ ہونے پائے گا کہ مجھے خواب میں دیکھ لے گا اور جس نے مجھے دیکھ لیا اس کے لیے جنت ہے۔

(مرقع کلیمی) (خزینۂ رحمت) (حدائق الاخبار)

☆ ''فقری مجموعہ وظائف'' میں علامہ فقری نے درود مستجاب الدعوات کے بارے میں لکھا ہے کہ اگر کوئی شخص رزق حلال کھا کر نوے (90) دن تک روزانہ اس درود پاک کو گیارہ سو مرتبہ پڑھے تو انشاء اللہ تعالیٰ زیارتِ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوگا۔ درود شریف یہ ہے:

''صَلَّى اللّٰهُ عَلَى النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ الْكَرِيْمِ وَّعَلٰى آلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلَّمْ'' (خزینۂ درود شریف)

☆ علامہ عالم فقری نے اپنے مجموعہ میں درود تنجینا کے بارے میں لکھا ہے کہ زیارت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے عشاء کی نماز کے بعد ایک ہزار مرتبہ پڑھے اور پاک بستر پر سو رہے

زیارت ہوگی۔ ’’فلاحِ دارین‘‘ میں لکھا ہے کہ اس کو کثرت سے پڑھیں کم از کم روزانہ ستر (70) بار پڑھیں ضرور زیارت ہوگی۔ ’’مزرع الحسنات‘‘ میں ہے کہ سوتے وقت ایک ہزار بار پڑھے تو ایک ہفتہ کے اندر اندر زیارت سے مشرف ہوگا۔ ’’رفع الوسوسة والاحتمال عن روية النبی صلی اللہ علیه وآلہٖ وسلم بعد الارتحال‘‘ میں بھی ایسا ہی لکھا ہے۔ ’’فضائل الصلوٰۃ‘‘ میں محمد سعید شبلیؒ اکبرؒ کے حوالے سے لکھتے ہیں کہ درود تنجینا واقعی قبولیت دعا کے لیے اچک لے جانے والی بجلی سے بھی زیادہ تیز رفتار اور اکسیر اعظم اور بہت بڑا تریاق ہے۔ آدھی رات کے وقت پڑھنا ہر ضرورت کے لیے مفید ہے۔

’’سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم‘‘ میں محمد عبدالمجید صدیقی لکھتے ہیں کہ ’’مناہج الحسنات‘‘ میں ابن فاکہانیؒ نے اپنی کتاب ’’فجر منیر‘‘ سے نقل کیا ہے کہ ایک بزرگ شیخ صالح موسیٰ ضریرؒ تھے۔ انہوں نے اپنا قصہ مجھ سے ذکر کیا کہ ایک جہاز جس میں، میں موجود تھا، ڈوبنے لگا اور تمام مسافر مضطرب ہوگئے کہ دفعۃً مجھ کو غنودگی سی آئی اور میں نے حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو خواب میں دیکھا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے مجھ کو درود تنجینا تعلیم فرما کر ارشاد فرمایا کہ جہاز کے مسافروں سے کہو کہ ایک ہزار بار اس کو پڑھیں۔ میں نے بیدار ہو کر سب کو اس درود شریف کے پڑھنے کا حکم دیا۔ ہنوز تین سو مرتبہ (300) پڑھا تھا کہ ہوائے تند موافق ہوگئی اور جہاز ڈوبنے سے بچ گیا۔ درود تنجینا یہ ہے:

درود تنجینا

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِیْمِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی آلِ سَیِّدِنَامُحَمَّدٍ صَلٰوۃً تُنَجِّیْنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْاَھْوَالِ وَالْاٰفَاتِ وَتَقْضِیْ لَنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ الْحَاجَاتِ وَتُطَھِّرُنَا بِھَا مِنْ جَمِیْعِ السَّیِّئَاتِ وَتَرْفَعُنَا بِھَا عِنْدَکَ اَعْلَی الدَّرَجَاتِ وَتُبَلِّغُنَا بِھَاآقْصَی الْغَایَاتِ مِنْ جَمِیْعِ الْخَیْرٰتِ فِی الْحَیَاتِ وَبَعْدَ الْمَمَاتِ اِنَّکَ مُجِیْبُ الدَّعْوَاتِ وَرَافِعُ الدَّرَجَاتِ وَیَاقَاضِی الْحَاجَاتِ وَیَاکَافِی الْمُھِمَّاتِ وَیَادَافِعَ الْبَلِیَّاتِ وَیَاحَلَّ الْمُشْکِلَاتِ اِغْثِنِیْ اَغِثْنِیْ اَغِثْنِیْ یَآاِلٰھِیْ اِنَّکَ عَلٰی کُلِّ شَیْءٍ قَدِیْرٌ ط اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَاٰلِہٖ وَاَصْحَابِہٖ وَبَارِکْ وَسَلِّمْ ط

اس درود شریف کے پڑھنے سے تمام مقاصد دینا و آخرت پورے ہوتے ہیں۔ اس کو درود نجانی بھی کہا جاتا ہے۔ کسی مشکل کے آسان ہونے کے لیے اس کا پڑھنا کم از کم تین سو (300) بار منقول ہے برائے آفات کشتی و دریا بھی مجرب ہے۔ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے خواب میں حکم دیا کہ اس درود پاک کو تشدید جیم کے ساتھ یعنی تنجینا پڑھا کرو۔ ''دلائل الخیرات'' ''جواہر

خمسہ'' اور ''خزینہ الجواہر'' میں بھی اس کو زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے بہت مفید اور موثر اور مجرب لکھا ہے۔
حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت حاصل کرنے کے لیے ہر روز اگر ممکن ہو ایک ہزار بار ورنہ تین سو ساٹھ بار پڑھا کرو اور اگر اس قدر میں دقت ہو تو اکتالیس (۴۱) بار ضرور پڑھ لیا کرو ناغہ ہرگز نہ ہو ضرور جلد امید بر آئے گی۔ وہ درود تنجینا ہے۔ جس کو مولانا اشرف علی تھانویؒ نے اپنی کتاب ''امداد المشتاق'' میں لکھا ہے۔ جس کے پڑھنے سے وہ زیارت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوئے۔ اس کی اجازت انہیں شاہ گل حسن خان صاحب نے دی تھی وہ ایک مرد کامل تھے۔ وہ رام پور کے رہنے والے تھے اور تیس سال سے مسجد روضۂ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مجاور تھے۔

(زادالسعید) (سرور القلوب بذکر المحبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) (خزینہ درود شریف) (نزہتہ المجالس) (کنز البرکات) (کتاب الصلوٰۃ والبشر) (فضائل وبرکات درود شریف) (ہب النسیم)

☆ ''شفاء القلوب'' میں ہے کہ درود تاج دراصل عاشقوں کی زبان ہے۔ اہل دل کے جذبات ہیں جسے بارگاہ رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پیش کیا جاتا ہے۔ اعظم گڑھ کے ایک شاہ صاحب نے درود تاج کے فوائد وفضائل پر بہت کچھ لکھا ہے۔ انہوں نے لکھا ہے کہ نوچندی جمعرات کو بعد از نماز عشاء باوضو ہو کر اس درود پاک کو پڑھنا چاہیے اور اسے ستر (70) بار پڑھے اور پڑھتا ہوا سو جائے تو انشاء اللہ تعالیٰ گیارہویں روز صاحب قرآن، رفیع الدرجات، راکب

البراق، حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت ہوگی۔ دل کی صفائی کے لیے بعداز مغرب سات بار پڑھنا چاہیے۔ بعداز نماز عصر تین بار اور عشاء کے وتروں کے بعد تین بار پڑھنا بہت مفید ہے۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت مطلوب ہوتو درود تاج کثرت سے پڑھنا چاہیے اور کثرت اور کثرت بھی اس قدر کہ جونہی زیارت ہوتو منہ سے درود تاج نکلے اور ''خزینہ درود شریف'' میں ہے کہ اگر کوئی صاحب الوسیلہ، صاحب شفاعۃ الکبریٰ حضرت نبی اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا خواہش مند ہوتو اسے چاہیے کہ شب جمعہ میں ایک سوستر (170) بار درود تاج پڑھے اور چالیس (40) جمعہ تک یہی عمل جاری رکھے۔ انشاء اللہ تعالیٰ زیارت سے مشرف ہوگا۔ درود تاج یہ ہے:

درود تاج

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا وَمَوْلَانَا مُحَمَّدٍ صَاحِبِ التَّاجِ وَالْمِعْرَاجِ وَالْبُرَاقِ وَالْعَلَمِ ط دَافِعِ الْبَلَاءِ وَالْوَبَاءِ وَالْقَحْطِ وَالْمَرَضِ وَالْاَلَمِ ط اِسْمُهٗ مَكْتُوْبٌ مَّرْفُوْعٌ مَّشْفُوْعٌ مَّنْقُوْشٌ فِى اللَّوْحِ وَالْقَلَمِ ط سَيِّدِ الْعَرَبِ وَالْعَجَمِ ط جِسْمُهٗ مُقَدَّسٌ مُّعَطَّرٌ مُّطَهَّرٌ مُّنَوَّرٌ فِى الْبَيْتِ وَالْحَرَمِ ط شَمْسِ الضُّحٰى بَدْرِ الدُّجٰى صَدْرِ الْعُلٰى نُوْرِ الْهُدٰى كَهْفِ الْوَرٰى مِصْبَاحِ الظُّلَمِ ط جَمِيْلِ الشِّيَمِ ط شَفِيْعِ

الْاُمَمْ ط صَاحِبِ الْجُوْدِ وَالْكَرَمْ ط وَاللّٰهُ عَاصِمُهٗ وَجِبْرِيْلُ خَادِمُهٗ وَالْبُرَاقُ مَرْكَبُهٗ وَالْمِعْرَاجُ سَفَرُهٗ وَ سِدْرَةُ الْمُنْتَهٰى مَقَامُهٗ وَقَابَ قَوْسَيْنِ مَطْلُوْبُهٗ وَالْمَطْلُوْبُ مَقْصُوْدُهٗ وَالْمَقْصُوْدُ مَوْجُوْدُهٗ سَيِّدِ الْمُرْسَلِيْنَ خَاتَمِ النَّبِيّٖنَ شَفِيْعِ الْمُذْنِبِيْنَ اَنِيْسِ الْغَرِيْبِيْنَ رَحْمَةً لِّلْعٰلَمِيْنَ رَاحَةِ الْعَاشِقِيْنَ مُرَادِ الْمُشْتَاقِيْنَ شَمْسِ الْعَارِفِيْنَ سِرَاجِ السَّالِكِيْنَ مِصْبَاحِ الْمُقَرَّبِيْنَ مُحِبِّ الْفُقَرَآءِ وَالْغُرَبَآءِ وَالْمَسَاكِيْنَ سَيِّدِ الثَّقَلَيْنِ نَبِيِّ الْحَرَمَيْنِ اِمَامِ الْقِبْلَتَيْنِ وَسِيْلَتِنَا فِي الدَّارَيْنِ صَاحِبِ قَابَ قَوْسَيْنِ مَحْبُوْبِ رَبِّ الْمَشْرِقَيْنِ وَرَبِّ الْمَغْرِبَيْنِ جَدِّ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ مَوْلَانَا وَمَوْلَى الثَّقَلَيْنِ اَبِى الْقَاسِمِ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِاللّٰهِ نُوْرٌ مِّنْ نُّوْرِ اللّٰهِ ط يَآاَيُّهَا الْمُشْتَاقُوْنَ بِنُوْرِ جَمَالِهٖ صَلُّوْا عَلَيْهِ وَاٰلِهٖ وَاَصْحَابِهٖ وَسَلِّمُوْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا ط بِرَحْمَتِكَ يَآاَرْحَمَ الرّٰحِمِيْنَ o

راجہ رشید محمد صاحب لکھتے ہیں کہ ''درود تاج'' کی جو عبارت معروف ہے، اس میں ''والمعراج سفرہ و سدرۃ المنتھی مقامہ'' ہے، میرا خیال ہے کہ کہیں نقل کرنے میں ایسا ہو گیا ہے کیونکہ سدرۃ المنتھی میرے سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام نہیں ہے۔ اس لیے اس عبارت کو یوں پڑھنا چاہیے ''والمعراج سفرہ وفوق سدرۃ المنتھی مقامہ''۔

(درود وسلام، از: راجا رشید محمود صفحہ:80)

''فضائل درود تاج'' میں ہے کہ زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے سات مرتبہ درود تاج کا پڑھنا لازمی ہے۔ سات مرتبہ درود تاج پڑھ کر زیارت کا سوال کر کے سو جائے ہفتہ بھر کے

اندر زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مشرف ہوگا۔ مگر بعد نمازِ عشاء باوضو سوئے، مدینہ رخ کر کے کھڑا ہو اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم روضۂ اقدس کا تصور کرے پھر کھڑا ہو کر درود تاج پڑھے انشاء اللہ تعالیٰ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے متمنی زیارت غلام کو سرفراز فرمائیں گے۔

(بیاض مدنی) (محاسبۃ الاعمال) (مجموعہ اعمال رضا) (شفاء القلوب) (عملیات جہانگیری)

(سعادت دارین) (فضائل وبرکات درود شریف) (فوائد الصلوٰۃ علی سید الکائنات)

☆ حضرت شیخ داؤد سبز پوشؒ اپنی کتاب ''مقصود العاشقین'' میں لکھتے ہیں ہ کتاب ''باقر المردات'' میں مذکور ہے کہ جو شخص اللہ الصمد کو حرفی طور پر ریشمی کاغذ کے اوپر شرف مشتری میں لکھے اور اپنی دستار میں باندھے وہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو خواب میں دیکھے گا۔

☆ ''راحت القلوب'' میں حضرت بابا فرید گنج شکرؒ لکھتے ہیں کہ حضرت شیخ سنائیؒ نے خواب میں محبوب اکبر ختم المرسلین آنحضرت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے چہرہ مبارک چھپالیا۔ حضرت شیخ سنائیؒ یہ بے التفاتی دیکھ کر قدموں میں گر پڑے۔ اور عرض کیا آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مجھ سے کیا گستاخی سرزرد ہوئی ہے؟ شہ شاہاں والیٔ دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: سنائی تم نے اتنا درود وسلام پڑھا ہے کہ مجھے اپنے عاشق سے آنکھ ملاتے ہوئے شرم آتی ہے۔ میں سوچتا ہوں کہ تمہاری اس محبت کا بدلہ کس طرح دوں گا۔ اور سنائیؒ کو اٹھایا اور شفقت سے گلے لگالیا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر کثرت سے درود شریف پڑھنے والا بے شک آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوگا۔

(شفاء القلوب)

فوائد زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

نحمده ونصلی ونسلم علی رسوله الکریم

ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے میرے بعد میرے ساتھ محبت کرنے والے سونا بھر زمین کے بدلے میں میرے دیدار کی تمنا کریں گے۔

(بحوالہ دلائل الخیرات شریف)

مطلب یہ کہ اگر ان کو کہا جائے کہ یا تو ساری زمین کے برابر سونا حاصل کرلو یا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرلو، تو وہ ساری زمین کے برابر سونا حاصل کرنے کی بجائے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنا پسند کریں گے۔

ے کروں تیرے نام پہ جاں فدا ، نہ بس اک جاں دوجہاں فدا
دوجہاں سے بھی نہیں جی بھرا کروں کیا کروڑوں جہاں فدا

اور حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ بعض حیثیات سے میرے ساتھ شدت سے محبت رکھنے والے وہ لوگ ہیں جو میرے بعد ہوں گے کہ ان میں سے ہر ایک شخص یہ تمنا کرے گا کہ تمام اہل وعیال اور مال واموال کے بدلے مجھے دیکھ لے۔ (رواہ مسلم) یعنی ان سے اگر یہ کہا جائے کہ سب اہل وعیال اور جان دے دو، مال قربان کرنے کے لیے تیار ہو جاؤ، تب تم حصول دولتِ دیدار سے مشرف ہوسکو گے تو وہ اس شرط پر دل وجان سے راضی ہو جائیں گے۔

فوائد زیارت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم:

ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جس شخص نے مجھے عالم خواب میں دیکھا اس نے مجھ ہی کو دیکھا اور جس نے مجھے دیکھا عالم خواب میں وہ روز محشر مجھے دیکھے گا۔ اور میں اس کی شفاعت کروں گا۔ اور جس کی میں شفاعت کروں گا اللہ تعالیٰ اس کو بخش دے گا۔

حدیث: ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس نے مجھے عالم خواب میں دیکھا وہ دوزخ میں نہ جائے گا۔ اور مرقاۃ شرح مشکوٰۃ میں ہے کہ اس حدیث سے مراد یہ ہے کہ جس نے .... بصدق عقیدت ومحبت خلوص وارادت اور کمال تمنا سے عالم خواب یا حالت بیداری میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھا ہوگا وہ جنتی ہے۔ (ترمذی)

کتاب مفتاح المفاتیح میں لکھا ہے کہ جس شخس کو عالم خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہو جائے اللہ تعالیٰ اپنے فضل وکرم سے سے اس کو درج

ذیل انعامات سے نوازے گا۔

١۔ اس کو اللہ تعالیٰ کی معرفت کا قرب حاصل ہوگا۔

٢ اس کو بارہ مرتبہ پورا قرآن پاک پڑھنے کا ثواب ملے گا۔

٣۔ اللہ تعالیٰ اس کی اور اس کے والدین کی مغفرت فرمادے گا۔

٤۔ اللہ تعالیٰ اس کی مرادیں برلائے گا۔

٥۔ اس کا خاتمہ بالخیر ہوگا۔

٦۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کی شفاعت فرمائیں گے۔

٧۔ سکرات الموت اس پر آسان ہوجاویں گے۔

٨۔ اللہ تعالیٰ اس کا عذاب قبر معاف فرمادے گا۔

٩۔ اللہ تعالیٰ اس کو روز محشر کی ہولناکیوں سے محفوظ فرمادے گا۔

١٠۔ روز محشر وہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک ہاتھ مبارک سے حوض کوثر سے پانی پیئے گا۔

١١۔ پل صراط سے بجلی کی طرح گزر جائے گا۔

١٢۔ اللہ تعالیٰ اس پر معرفت الٰہی کے اسرار کھول دے گا۔ اور اس کا دل اللہ تعالیٰ کے

انوار وتجلیات کا مرکز بن جائے گا۔

حضرت امام جعفر الصادق رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ پیغمبروں کی زیارت دس حوالوں سے عبادت ہے (۱) رحمت (۲) ظفرمندی (۳) نعمت (۴) عزت

(۵) برگی (۶) دولت (۷) سعادت (۸) جمیعت (۹) قوت (۱۰) دونوں جہانوں کی خیر

دعویٰ دیدار مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم

۱۔ صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین کے زمانہ میں اگر کوئی شخص حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو عالم خواب میں دیکھنے کا دعویٰ کرتا تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اس سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حلیہ مبارک دریافت فرماتے اور اس کے بغیر تصدیق نہ کرتے۔

۲۔ حضرت مجدد الف ثانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ جس شخص کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خواب میں زیارت نصیب ہوتی ہے وہ اپنے پاس خوشبو محسوس کرتا ہے۔

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو عالم خواب میں دیکھنا حق ہے

۱۔ حضرت ابی قتادہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے کہ جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا۔ اس نے حق دیکھا (اس نے سچا خواب دیکھا) اور مجھ ہی کو دیکھا (بخاری و مسلم)

۲۔ اور حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جس شخص نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے حقیقت میں مجھ ہی کو دیکھا اس لئے کہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا۔

۳۔ حضرت جابر بن عبداللہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے

"من رانی فی المنام فقد رانی انه لا ینبغی للشیطان ان یتمثل فی صورتی"

ترجمہ: جس نے مجھے خواب میں دیکھا اس نے واقعتاً مجھے ہی دیکھا، کیونکہ شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا امام مسلم نے "انه لا لنبغی للشیطان ان یتشبه بی" کیونکہ شیطان میری مشابہت اختیار نہیں کر سکتا ہے کہ الفاظ کے ساتھ حدیث بیان کی ہے۔

شیخ عبدالحق محدث دہلوی الشعۃ اللمعات شرح مشکوٰۃ میں لکھتے ہیں۔

تحقیق یہ ہے حدیثیں متعدد طرق و انساد اور مختلف راویوں سے مروی ہیں۔ اس بات کو ظاہر کرتی ہیں کہ جو شخص امام الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم کی خواب میں زیارت کرے تو وہ حقیقتاً حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہی کو دیکھتا ہے کیونکہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی ذات والاصفات جھوٹ اور بطلان سے بالکل پاک اور صاف ہے۔ شیطان اگرچہ خواب اور بیداری میں مختلف بھیس اور شکلیں اختیار کر کے لوگوں کو گمراہ کرتا ہے۔ مگر شاہ لولاک صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت مقدسہ اختیار کرنے پر قادر نہیں اور نہ ہی اس بات پر قادر ہے کہ اپنی شکل صورت ظاہر کر کے دیکھنے والے کے ذہن میں یہ باطل خیال ڈال دے کہ یہ ہادئ برحق صلی اللہ علیہ وسلم کی صورت پاک ہے۔ علمائے کرام نے اس چیز کو بلا شرکت غیر سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی خصوصیات میں شمار کیا ہے۔

اچھے خواب کی فضیلت

حضرت ابو سعید خدری رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "الرؤیا الصالحة جزء من ستة واربعین جزءً" (ترجمہ) نیک خواب نبوت کے حص

میں سے چھیالیسواں حصہ ہیں۔ (بخاری، کتاب الصغیر) ارو حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "ارؤیا الصالحۃ جزء من سبعین جزء من النبوۃ" (ترجمہ) نیک خواب نبوت کے حصوں میں سے سترواں (۷۰) حصہ ہیں۔ (ابن ماجہ۔ کتاب الریاء)

جھوٹا خواب بیان کرنے کی مذمت

ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ جھوٹا خواب بیان کرنا بہت بڑا جھوٹ ہے۔ حضرت ابن عمر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ سب سے بڑا جھوٹ یہ ہے کہ انسان اپنی آنکھوں کو وہ چیز دکھائے جو اسی نے نہ دیکھی ہو یعنی جھوٹا خواب بیان کرے۔ (بخاری)

مسلم کا خواب

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ نبوت کے آثار میں سے اب کچھ باقی نہ رہا ہے (یعنی نبوت میرے بعد ختم ہو جائے گی اور آئندہ ہونے والے واقعات معلوم کرنے کا کوئی ذریعہ مبشرات یعنی اچھی خوابوں کے سوا نہیں رہے گا) صحابہ کرام رضوان اللہ علیہم اجمعین نے دریافت کیا کہ مبشرات کیا ہیں حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ "اچھے خواب" یعنی خوشخبری دینے والے خواب۔ امام بخاری اور امام مالکؒ نے اس روایت میں جو عسار بن یسارؒ سے منقول ہے یہ الفاظ زیادہ لکھے ہیں کہ حضور

علیہ الصلوٰۃ والسلام نے اچھے خواب کے بعد یہ الفاظ بھی فرمائے تھے "وہ اچھے خواب جن کو مسلمان اپنے لئے خود دیکھے یا اس کے لیے کوئی اور شخص دیکھے" (بخاری و مسلم)

جو شخص اخلاص حسنہ اور اعمال صالحہ سے آراستہ ہو کر معرفت الٰہی میں مشغول ہوتا ہے اور کل لغویات سے اعراض کر کے ظاہر اور پوشیدہ طور پر کامل طور پر رب تعالیٰ کی طرف متوجہ ہو کر بکثرت ذکر کرتا ہے۔ پس یہ شخص بشریت کی حد سے نکل قدسی ملکوت میں جا پہنچتا ہے نیک خواب اس کو دکھائی دینے شروع ہو جاتے ہیں اور اکثر یہ شخص خواب میں فرشتوں اور جنت کو دیکھتا ہے یہاں تک کبھی کبھی انبیاء علیہم السلام سے ملاقات اور ہمکلامی سے مشرف ہوتا ہے۔ اور جب اس مقام سے بھی ترقی کرتا ہے اللہ تعالیٰ کا بلا مثال اور تجلّی کا مشاہدہ کرتا ہے یہ خواب دنیا و مافیہا سے بہتر ہے اس مبارک خواب کی تین قسمیں ہیں ایک وہ جسمیں جمال پروردگار کی زیارت ہوتی ہے یہ سب سے اعلیٰ درجہ کا خواب ہے۔ اس کے بعد وہ خواب ہے جس میں بزرگان دین اور اولیائے کاملین و صالحین کی زیارت ہوتی ہے۔ سب سے بہتر خواب جو انسان اس دنیا میں دیکھے یہ ہے کہ وہ دل کی آنکھ سے حقیقت الٰہیہ کو دیکھے اور نبوت کے نور کو حاصل کرے۔

(طب جسمانی و روحانی از امام غزالیؒ)

حضرت امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ نفوس وقدسیہ کو حالت بیداری میں ملائکہ اور انبیاء علیہم السلام کا دیکھا نصیب ہوتا ہے یہ روحانی حضرات حالت بیداری میں فرشتوں اور انبیائے کرام علیہم السلام کے ارواح مقدسہ کو دیکھتے اور انسانی آوازیں سنتے ہیں۔

حضرت مولانا حافظ محمد ادریس کاندھلوی سیرت مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میں فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے بحکم خدا "کل نفس ذائقة الموت" تھوڑی دیر کے لئے موت کا ذائقہ چکھا اور پھر اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو زندہ کر دیا اور زمین پر آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے جسم مبارک کو کھانا حرام کر دیا ہے پس حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم حیات جسمانی کے ساتھ زندہ ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی یہ حیات طیبہ شہداء سے کہیں افضل واکمل ہے۔

(کذا فی شرح المواہب جلد ۵ صفحہ ۳۳۳ ومدارج النبوت جلد ا صفحہ ۱۶۹)

علامہ سُبکی فرماتے ہیں کہ یہ ناممکن کہ شہید کو نبی سے بڑھ کر کوئی اعلیٰ وارفع مرتبہ حاصل ہو سکے۔ نیز شہید کو یہ مرتبہ عالیہ (یعنی حیات جسمانی کا مرتبہ) حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی شریعت اور ملت کی حفاظت میں جان بازی اور سرفروشی کے صلہ میں ملا ہے پس قیامت تک جو خدا کی راہ میں جہاد کرے گا اور شہید ہو جائے گا تو ان تمام شہداء کا اجر وثواب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے باعتبار حیات کے سب سے اعلیٰ وارفع ہے اس لئے کہ دین اسلام کا سنگ بنیاد رکھنے والے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔ لہذا حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تنہا حیات تمام شہدائے عالم سے زیادہ قوی اور بلند ہوگی۔

(شفاء السّقام صفحہ ۱۴۰)

چنانچہ شیخ جلال الدین سیوطیؒ فرماتے ہیں کہ شاذ و نادر ہی کوئی نبی ایسا ہوگا کہ جہاں نبوت کے ساتھ شہادت نہ جمع کی گئی ہو۔ پس انبیاء کرام علیہم السلام نبی ہونے کے اعتبار سے بھی زندہ

ہیں اور شہید ہونے کے اعتبار سے بھی زندہ ہیں اور ہمارے نبی پاک صلی اللہ علیہ وسلم نے بحالت شہادت وصال فرمایا اس لئے کہ آپ صلی اللہ علیہ وسلم کا وصال اس زہر سے ہوا جو یہود نے خیبر میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیا تھا (رواہ البخاری) پس انبیائے کرام علیہم السلام کے اجسام کی اہل جنت کی ارواح کی طرح لطیف اور پاکیزہ ہوتے ہیں جس طرح اہل جنت کے جسم سے جو چیز نکلتی ہے وہ مشک و نجند سے زیادہ پاکیزہ اور معطر ہوتی ہے یعنی انبیائے کرام علیہم السلام اجسام کی فطرت حقیقت، مزاجی کیفیت اور ساقت پرداخت اہل جنت کے طور و طریق پر ہوتی ہے اور اس وجہ سے انبیائے کرام علیہم السلام کے اجسام مبارکہ وفات کے بعد اہل جنت کے ارواح و اجسام کی طرح بوسیدہ ہونے سے محفوظ رہتے ہیں اور اسی وجہ سے علماء کی ایک جماعت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے فضلات اور بول و براز کی طہارت کے قائل ہے (شرح شفاء قاضی عیاض) در حقیقت انبیائے کرام کی حقیقت اور نوعیت اور کیفیت عامۃ الناس کی حیات سے بالکل مختلف اور جدا ہے بحالت خواب انبیائے کرام کی آنکھیں سوتی ہیں لیکن دل بیدار ہوتے ہیں جیسا کہ بخاری شریف میں متعدد بار مذکور ہے کہ بوقت نوم انبیائے کرام علیہم السلام کا وضو ناقص نہیں ہوتا۔ کسی نبی کو جمائی نہیں آئی اور کسی نبی کو احتلام نہیں ہوا اور انبیائے کرام علیہم السلام اس سے پاک اور مبراء ہوتے ہیں۔

(زرقانی شرح مواہب جلد ۵ صفحہ ۲۴۸)

انبیائے کرام علیہم السلام کا خواب وحی ہوتا ہے پس جس طرح انبیائے کرام علیہم السلام کی حیات اور ان کی بیداری اور ان کا خوب عام مومنین کی حیات اور بیداری اس سے جدا و ممتاز ہے۔

اسی طرح انبیائے کرام علیہم السلام کی وفات بھی عام مومنین کی حیات و ممات سے جدا اور ممتاز ہے۔

امام قرطبیؒ حیات انبیائے کرام علیہم السلام کے دلائل بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ انبیائے کرام علیہم السلام کی حقیقت صرف اس قدر ہے کہ ہماری نظروں سے پوشیدہ کر دیے گئے ہیں ان کا ہم ادراک اور احساس نہیں کر سکتے اگرچہ وہ موجود اور زندہ ہیں اور ہماری نوع کا کوئی فرد ان کو دیکھ نہیں سکتا۔ مگر یہ کہ اللہ تعالیٰ اپنے کسی ولی کو بطور کرامت اور خرق عادت حالت بیداری میں اپنے کسی نبی کی زیارت سے مشرف فرما دے۔ علامہ سبکیؒ، علامہ سیوطیؒ، علامہ زرقانیؒ، حافظ ابن قیم اور تمام محدثین کا یہی مسلک ہے۔ علامہ شیخ جلال الدین سیوطیؒ تنویر الحوالک شرح موطا امام مالک میں فرماتے ہیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم جسم اور روح مبارک کے ساتھ زندہ ہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم جہاں چاہیں زمین و آسمان میں سیر فرماتے ہیں اور تصرف انبیائے کرام علیہم السلام اور اولیائے کرامؒ سے جو عجائبات فرق و عادت کے طور پر صادر ہوں کے بارے میں فرماتے ہیں کہ حضرت نبی اکرم صلی اللہ علیہ وسلم اب بھی جسم اور روح کے ساتھ اسی طرح زندہ ہیں جس طرح وصال شریف سے پہلے تھے۔

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فرشتوں کی طرح لوگوں کی نظروں سے غائب ہیں جب اللہ تعالیٰ کسی اپنے بندے پر مہربانی فرمانا چاہتا ہے تو پردہ اٹھ جاتا ہے اور اسے حقیقتاً زیارت بابرکت نصیب ہوتی ہے۔

تمام انبیائے کرام علیہم السلام کی یہی کیفیت ہے کہ وفات کے بعد ان کی روحیں واپس ان کے جسم میں آ گئیں تھیں اور ان کو قبروں سے نکل کر زمین و آسمان میں تصرّف کی اجازت دے دی گئی ہے۔ حافظ ابن قیم فرماتے ہیں کہ سرور انس و جاں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وسلم کی روح مبارک اعلیٰ علیین میں ہے جہاں کہ دوسرے انبیائے کرام علیہم السلام کی ارواح مقدسہ ہیں۔ پس روح تو وہاں ہے اور وہیں سے روضہ انور میں رکھے جسم اطہر کے ساتھ اتصال ہو رہا ہے روح بدن کا ایسا تعلق قائم ہو چکا ہے کہ اپنی قبر انور میں نماز بھی پڑھتے ہیں اور سلام بھیجنے والے کے سلام کا جواب بھی دیتے ہیں۔ اپنی روح اور بدن کے اسی تعلق کی بنا پر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے شب معراج کو حضرت موسیٰ علیہ السلام کو اپنی قبر میں کھڑے ہو کر نماز پڑھتے دیکھا! پھر بعد میں موسیٰ علیہ السلام نے مسجد اقصیٰ میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی امامت میں باجماعت نماز ادا کی اور پھر بعد میں چوتھے آسمان پر بھی حضرت موسیٰ علیہ السلام سے ملاقات ہوئی اور یہ بات طے شدہ ہے کہ انبیائے کرام علیہم السلام زندہ ہیں۔

حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے ایک مرتبہ حالت سفر میں حضرت موسیٰ علیہ السلام اور حضرت یونس علیہ السلام کو وادی ازرق ثنیہ میں ''اللہم لبیک'' پڑھتے ہوئے خاص ہیئت ولباس میں دیکھا تھا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ایک مرتبہ یہ بھی فرمایا کہ میں نے وادی عسقان میں حضرت نوح علیہ السلام، حضرت ہود علیہ السلام، حضرت ابراہیم علیہ السلام کو دیکھا کہ وہ سرخ اونٹوں پر سوار تھے اور اونٹوں کی مہاریں کھجوروں کی چھال تھیں یہ واقعات شب معراج کے نہیں بلکہ دوسرے مواقع کے تھیں۔ (روح و روحانیت حافظ ابن قیم)

انسانی زندگی کا مقصد بکثرت ذکر الٰہی سے حصول تقرب الی اللہ اور معرفت الٰہی حاصل کر کے اپنے دل کی آنکھ سے اپنے رب تعالیٰ کے انوار وتجلیات کا مشاہدہ کرنا ہے۔ انسان کا اس دنیا میں عالم خواب میں اپنے دل کی آنکھ سے اپنے رب تعالیٰ کے انوار وتجلیات کا مشاہدہ کرنا ممکن ہے۔ اگر انسان اس دنیا میں اپنے دل کی آنکھ سے اپنے رب تعالیٰ کے انوار وتجلیات کا مشاہدہ کرلے گا تو وہ کل کو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اپنے سر کی آنکھ سے اپنے رب تعالیٰ کو دیکھ لے گا۔ اور حصول معرفت تقرب میں الی اللہ بکثرت ذکر الٰہی کے ناممکن اور دشوار ہے۔ اور انسانی بشری تقاضوں کے پیش نظر ہر لمحہ ذکر اللہ لسانی یعنی زبان سے اللہ تعالیٰ کا ذکر کرنا مشکل ہے۔ لیکن اگر انسان ذکر اللہ قلبی، سری خفی کا طریقہ جان لے تو اس کا ہر آنے جانے والا سانس بھی اللہ کے ذکر میں شمار ہونے لگتا ہے۔ اور یاد رہے کہ حصول تقرب الی اللہ اور حصول معرفت الٰہی کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس کا وسیلہ اختیار کرنا ضروری ہے۔ اور بارگاہ ربوبیت میں مقبولیت حاصل کرنے کے لیے حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس پر محبت بھرے دل سے بکثرت درود شریف پڑھنا ضروری ہے۔ تمام مفسرین کرام، محدثین عظام، علمائے اسلام، فقہائے ذوالاحترام اور بزرگان دین کا متفقہ فیصلہ ہے کہ درود شریف ابراہیمی نماز میں پڑھا جانے والا درود شریف درود شریف کے سب صیغوں سے افضل ہے۔ اور درود شریف پڑھنے کا بہتر اور افضل طریقہ یہ ہے کہ جتنے درود شریف کے صیغے احادیث مبارکہ سے ثابت ہیں، اگر زیادہ نہیں تو کم از کم ایک ایک مرتبہ ہر درود شریف کے صیغے کو روزانہ پڑھ لینا چاہیے۔ تاکہ ہر حدیث پر عمل ہو جائے اور درود شریف کے ہر صیغہ میں جو علیحدہ علیحدہ برکات ہیں وہ درود شریف پڑھنے والے کو

حاصل ہو جائیں۔ راقم الحروف نے 1975ء میں دورانِ امامت وخطابت محمدی جامع مسجد نزد موتی بازار نزد شاہ عالم مارکیٹ، لاہور حدیث مبارکہ کی معتبر کتب مثلاً بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ اور ابوداؤد وغیرہ سے چالیس کی تعداد میں درود شریف کے مسنون صیغے مستند مجموعہ درود شریف کے نام سے ایک خوبصورت رسالہ کی شکل میں ایک ہزار کی تعداد میں چھپوا کر لوگوں میں تقسیم کیے۔ راقم الحروف مولوی سلطان احمد مسعود چشتی کو رات کو عالم خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔ اور حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درود شریف کے صیغوں کو بہت پسند فرمایا۔ اس کے بعد راقم الحروف مولوی سلطان احمد مسعود چشتی نے جب کبھی بھی درود شریف کے ان مسنون صیغوں کو بکثرت پڑھا ہے۔ عالم خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی ہے۔ راقم الحروف نے 1975ء سے لے کر اب مئی 2010ء تک درود شریف کے ان چالیس (۴۰) کی تعداد میں درود شریف کے ان مسنون صیغوں کی اشاعت کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ اور ان درود شریف کے مسنون صیغوں کو بکثرت پڑھنے سے متعدد محبان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عالم خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی ہے۔

حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کی ذات اقدس نور الانوار اور سر الاسرار ہے۔ جن کی ذات اقدس معرفت الٰہی کی کان کی باریکیوں کے اسرار ورموز کے چشم فیض کے مخفی راز ہے۔ اور جن کی ذات اقدس کا توسل اختیار کرنے سے راہ حقیقت کے متلاشیوں کے بازوں میں تقویت پیدا ہو گئی ہے۔

اور جن کی ذات اقدس کی یاد اور محبت سے عشاق بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلوب میں روشنی اور ان کے قلوب میں چشم معرفت الٰہی کے رموز واسرار کے مخفی خزانوں سے ان کی دلوں کی آنکھوں سے بذریعہ کشف وشہود ایقان ویقین اور بالمشاہدہ عیاں ہوکر راہ حقیقت کی منازل کو طے کر کے روحانی عروج وارتقاء کے اس اعلےٰ منصب پر فائز ہونے کے دوران ہر حالت میں نصرت الٰہی شامل حال رہی۔ جس کے سبب سے وہ انعامات الٰہیہ افضال وعنایات اور مشاہدہ ذات حق کے انوار وتجلیات سے مستفیض ہوئے۔ برادران اسلام! راقم الحروف فقیر ابوالحسن محمد سلطان احمد مسعود چشتی نے رسالہ ''سعادت زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' کو نہایت اختصار کے ساتھ اس لحاظ سے تحریر کیا ہے کہ مہنگائی کا دور ہے چھپوانے پر کافی خرچہ برداشت کرنا پڑتا ہے۔ وگرنہ 1000 صفحات پر مشتمل رسالہ لکھنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

بزرگان دین نے لکھا ہے کہ جو شخص عالم خواب میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا دعویٰ کرے اس سے 1000 مختلف سوالات حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت موضوع پر کیئے جائیں اگر وہ 1000 سوالات کے صحیح صحیح جوابات دے سکے تو تسلیم کرلو وگرنہ تسلیم کرنا یا نہ کرنا آپ کی مرضی پر منحصر ہے۔

اب مولوی سلطان نے 100 مرتبہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کا دعویٰ کیا ہے۔ بلکہ 2009 میں رمضان المبارک میں بذریعہ خواب مطلع کیا گیا ہے۔ کہ اب تک اللہ کے فضل وکرم سے مولوی سلطان کو 300 مرتبہ کے قریب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ ﴿ذَالِکَ الْفَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلُ الْعَظِیْم﴾

دل میں تصورِ رسول اللہ ﷺ

محبان رسول ﷺ کی نظر میں تصورِ رسول اللہ ﷺ کی اہمیت

حصول زیارت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے عشاق بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے دل میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس کا تصور قائم کرنا ضروری ہے۔ جس کے لیے حضرت علامہ یوسف نبہانیؒ کی کتاب جواہر ابرار سے چند سطور ملاحظہ فرماویں۔

دولت عشق مصطفیٰ علیہ التحیۃ والثناء جو کہ رب تعالیٰ کی عطا ہے جس سعادت مند کو اس نعمت عظمیٰ سے مقدر بھر حصہ ملا ہو۔ اس کو فیضان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے مستفید ہونے کے لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے دربار شریف کا تصور کر کے اپنے دل کو عشق و محبت کا تعلق پختہ ہوتا ہے۔ اور راہ سلوک کے مبتدی کے لیے لازم ہے کہ وہ اپنے دل میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صورت کاملہ کو حاضر رکھے کہ اس کے بغیر وہ مشاہدہ حق کے سفر کا آغاز ہی نہیں کر سکتا۔ پھر جب وہ یہ تصور دل میں پختہ کر لے تو اس کے مشاہدہ میں انہماک و استغراق سے جہاں اسے سعادت عظمیٰ سے نوازا جائے گا۔ وہاں سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے استمداد سے اس پر فیوض و برکات کے دروازے بھی بلا واسطہ کھول دیے جائیں گے۔ حتیٰ کہ غفلی و نفسانی خلفشار سے اسے مکمل طور پر نجات مل جائے گی۔ اور تزکیہ نفس اور تصفیہ باطن کے ذریعے وہ اپنے آپ کو مزکّٰی و مصفّٰی و مطہر کرے گا۔ عالم ارواح میں اسے ایسی منزل نصیب ہوگی جہاں صورت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پوری حقیقت میں عیاں ہو کر اسے بالمشافہ اپنے خصوصی کلام سے نوازے گی۔

بندہ حق حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روحانی فیض سے اس طرح مستفیض اور مستفید ہو سکے گا جس طرح صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنی حیات ظاہری میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے فیض یاب ہوا کرتے تھے۔ پھر راہِ صفا میں اخلاص کی بدولت بندہ حق کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مغنوی کمالات کے مشاہدہ سے گزارا جائے گا اور اس سے بہرہ ور اور متصف ہونے کے بعد وہ مقدر بھر عرفانی توانائی حاصل کر لے گا۔ اگر اس کی یہ حالت برقرار رہی تو (مسلسل مجاہدے سے) وہ اپنے آپ کو ملکوت اعلیٰ اور حق مبین کے مقام پر فائز پائے گا۔ پھر وہ مرد ولی اُفق مبین پر مشاہدہ ذات حق سے خاصیت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بدولت کمالات محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا عارف بن جائے گا۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پرتو سے اس کے وجود کی تکمیل ہوگی۔ جس سے وہ ذات حق کی صفات کا مظہر بن جائے گا۔ یہ سارا شرف اللہ کے ولی کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صورت طیبہ کا نقشہ لوح دل میں جمانے سے حاصل ہوا ہے۔

یہ ریاضت نام ہے تیری گلی میں آنے جانے کا
تصور میں تیرے رہنا عبادت اس کو کہتے ہیں

جس شخص کو ایک مرتبہ بھی عالم خواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی سعادت حاصل نہ ہو سکی ہو اس کو گنبد خضریٰ کے نقشہ کا تصور کر لینا بہتے ہے۔

(بحوالہ مطالعہ المسرات شرح ا، دلائل الخیرات صفحہ ۱۴۴، ۱۴۵)

حجۃ الاسلام امام غزالی رحمۃ اللہ علیہ نماز کے ہر عمل میں حضور قلب کیفیت بیان کرتے

ہوئے فرماتے ہیں کہ اے نمازی! جب تو حالت نماز میں تشہد (التحیات) پڑھتے ہوئے "السلام علیک ایھاالنبی ورحمة اللہ وبرکاتہ" پر پہنچے تو اپنے دل میں نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات مبارکہ کو حاضر سمجھ کہ اے نبی محترم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رحمت اور برکات کا نزول ہو اور اس بات پر یقین رکھ کہ میرا سلام آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں پہنچتا ہے۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے بہتر جواب سے نوازتے ہیں۔

فائدہ

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس پر جب حاضر وناظر کا لفظ بولا جاتا ہے تو اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صفت بشریت کے ساتھ حاضر وناظر ہیں بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صفت نورانیت اور صفت روحانیت کے ساتھ حاضر وناظر ہیں۔ (بحوالہ تسکین الخواطر السید احمد سعید کاظمیؒ)

پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور سلام

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مبارک تصور کو ذہن میں راسخ کرنے کے لیے انسان حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے عملاً مخاطب رہے، مثلاً مسجد میں داخل ہوتے وقت ایسے سلام عرض کرے جیسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ رہا ہے۔ امام ابن قیم جلاء الافہام میں نقل کرتے ہیں کہ حضرت سعید جبران نے حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے سوال کیا کہ ہم مسجد میں داخل

ہوتے وقت کیا پڑھا کریں تو انہوں نے فرمایا کہ جب آپ مسجد میں داخل ہوں تو یہ پڑھا کریں۔

"صلی اللہ علیہ وملئکتہ علیٰ محمد السلام ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"

ترجمہ: اللہ تعالیٰ اور اس کے فرشتے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس پر درود بھیجتے ہیں اے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ تعالیٰ کی رحمت اور برکات کا نزول ہو۔

امام قاضی عیاض رحمۃ اللہ علیہ حضرت علقمہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا عمل انہیں کے الفاظ میں نقل کرتے ہیں جب مسجد میں داخل ہوتا ہوں تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو مخاطب کر کے عرض کرتا ہوں۔

"السلام علیک ایھا النبی ورحمۃ اللہ وبرکاتہ"

ترجمہ: کہ اے میرے آقا! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر اللہ کی رحمت اور برکات کا نزول ہو۔

امام غزالیؒ ایک اور جگہ مسجد کے آداب میں بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ جب تو مسجد میں داخل ہو تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بارگاہ عالیہ میں سلام عرض کیا کرو کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام روحانی طور پر مساجد میں تشریف فرما ہوتے ہیں۔

اسی طرح کسی بھی گھر میں داخل ہوتے وقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس پر سلام عرض کیا جائے۔ مشہور تابعی حضرت عمر بن دینار رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے ارشاد پاک

﴿فإذا دخلتم بيوتا فسلموا علی انفسکم﴾ کی تفسیر بیان کرتے ہوئے لکھتے ہیں کہ اگر گھر میں کوئی نہ ہوتو گھر میں داخل ہوتے وقت بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر درود سلام بھیجو، اس سے بھی مطلوبہ مقصد حاصل کیا جاسکتا ہے۔

امام فاسیؒ لکھتے ہیں کہ جو شخص حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صورت مبارکہ کا تصور نہ دل میں جما سکے۔ وہ اپنے آپ کو روضہ اقدس کے سامنے تصور کرے۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ذکر کے موقع پر ہر دفعہ اس کی طرف متوجہ ہواور یہ تصور خواہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس کا ہو یا روضہ اقدس کا اس لیے ہے کہ دل میں یکسوئی نصیب ہو جب دل اس طرف متوجہ ہو جاتا ہے تو پھر وہ کسی دوسری طرف متوجہ نہیں ہوسکتا۔

نظام ابن الحاج مکی فرماتے ہیں کہ اگر کسی شخص نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضہ اقدس کی زیارت بھی نہیں کی تو وہ ذہنی طور پر اپنے آپ کو روضہ اقدس کی چوکھٹ پر حاضر تصور کرے جس شخص کو روضہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر حاضری کی سعادت حاصل نہ ہوئی ہو وہ جہاں بھی ہو ہر وقت اپنے دل میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضہ اقدس کی طرف متوجہ رکھے اور یوں سمجھے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے حاضر ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے اللہ کی بارگاہ میں شفاعت اور معافی کا درخواست گار رہے۔

(بحوالہ مطالع المسرات شرح دلائل الخیرات

رہا اب یہ سوال کہ اگر کسی نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا روضہ اقدس نہیں دیکھا تو وہ کیا

کرے۔ تو اس کے بارے میں علماء کرام نے لکھا ہے کہ روضہ اقدس کی تصویر کو دیکھا کرے اس لیے کہ علامہ فاسیؒ روضہ اقدس کی تصویر کی ضرورت پر گفتگو فرماتے ہوئے لکھتے ہیں کہ "جو لوگ درود شریف پڑھتے ہیں اور انہوں نے روضہ اقدس نہیں دیکھا تو تصویر کے ذریعے وہ اس کا تصور اپنے دِل میں جما سکتے ہیں"

(بحوالہ مطالع المبرات شرح دلائل الخیرات)

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں مقبولیت اور رسائی حاصل کرنے کے بارے میں فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی بے مثل صورت سراپا نور کو اپنے دل و دماغ میں ہمیشہ یاد رکھا جائے۔ اگر کوئی شخص خواب میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف ہوا تو وہ اس خواب میں دیکھی ہوئی صورت کو متحضر (حاضر) رکھے اور اگر خواب میں زیارت نہیں ہوئی اور نہ ہی تمام صفات کے ساتھ متحضر رکھنے کی توت ہے تو پھر حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ذکر اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ اقدس میں درود سلام اسی حالت میں عرض کرے کہ گویا حالت حیات میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سامنے حاضر ہے اور اپنی آنکھوں سے صاحب جلال و ہیبت کو ادب و تعظم کے ساتھ دیکھ رہا ہے۔

اے ذاکر تجھے اس بات پر آگاہ رہنا چاہیے کہ نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تجھے دیکھتے ہیں اور تیرا کلام سنتے ہیں اس لیے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ کی صفات سے متصف ہیں۔ اور اللہ تعالیٰ کی صفات میں سے ایک صفت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ اس کا ہم نشین ہوتا ہے اسے یاد کرتا ہے چونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اللہ تعالیٰ کی اس مبارک صفت سے بھی حصہ وافر ملا ہے لہٰذا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اپنے یاد کرنے والوں کے ہم نشین ہوتے ہیں۔ اگر اس تصور کی طاقت نہیں تو پھر اگر حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قبر انور روضہ اقدس اور گنبد خضریٰ کی زیارت سے مشرف ہو چکا ہے تو ذکر درود شریف پڑھتے وقت یوں محسوس کرے جیسے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مزار اقدس گنبد خضریٰ کے پاس مواجہ شریف میں دست بستہ باادب کھڑا ہوا ہوں۔ یہ اس لیے ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح مبارک سے فیض ظاہری اور باطنی دونوں حاصل کر سکے۔ اور اگر کسی نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے روضہ انور کی مبارک جالیاں شہر نبوی اور روضہ اقدس کو نہیں دیکھا تو وہ درود شریف پڑھتے وقت یہ تصور کرلیا کرے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام میرا درود سلام سن رہے ہیں اور ان کی بارگاہ میں اس حال کے ساتھ بیٹھے کہ میرا صلوٰۃ وسلام اسی حالت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تک پہنچ رہا ہے۔ یہ اس لیے ہے کہ حضوری قلب کے ساتھ درود سلام حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بارگاہ میں پیش ہوا اور اسی طرح توجہ مرکوز کر دینا بہت ہی مؤثر ہے۔ اس بات پر انسان کو شرم محسوس کرنی چاہیے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ذکر پاک ہو مگر درود شریف نہ پڑھا جائے۔ یا پڑھا تو جائے مگر توجہ کسی اور کی طرف رہے۔ ایسا درود وسلام بے روح جسم کی طرح ہے اس لیے کہ بندے کے عمل کا دارومدار اس کی

حسن نیت اور حضور قلب پر ہے۔ مگر عمل تو کیا مگر غافل ہو کر کسی اور طرف مشغول رہا تو یہ عمل مردہ کی طرح ہے۔ بے جان اور بے روح ہوگا۔ اسی لیے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے فرمایا ہے "انما الاعمال باالنیات" پس ادب و تعظیم کے ساتھ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صورت مبارکہ کو ہمیشہ متحضر (حاضر) رکھنا اپنے اوپر لازم کرلو کیونکہ اسی میں سعادت کبریٰ ہے۔ اور یہی قربت کا اہم ذریعہ ہے۔ اللہ تعالیٰ ہی توفیق عطا فرمانے والا ہے۔ اور دوسرا طریقہ بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تعلق معنوی کا یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی اس حقیقت کاملہ کا تصور دل میں جمایا جائے تو تمام اوصاف کمال کے ساتھ متصف ہے شانہائے جمال وجلال کی جامع ہے خدائے بزرگ وبرتر کی صفاتی تجلیات سے روشن اور مزین ہے ابدو ازل میں باری تعالیٰ کے نور ذات کے پرتو سے مشرف ہے معلوم اور غیر معلوم ہر کمال پر محیط ہے۔ عالم وجود کی تمام صوری ومعنوی خصائل سے بہرہ یاب ہے۔

خواہ وہ حقیقی ہیں یا حکمی یا عینی ہیں یا شہودی، ظاہری ہیں یا باطنی۔ اور مذکورہ تصور اس وقت تک قائم نہیں کیا جاسکتا جب تک یہ جان نہ لیا جائے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس برزخ کلی کے درجے فائز ہے اور وجود قدیم اور وجود حادث دونوں کے حقائق کے ساتھ قائم ہے اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس ذاتی اور صفاتی طور پر دونوں جہتوں سے تمام مؤمنین کے وجود کی حقیقت ہے۔ کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی تخلیق نور ذات سے ہوئی اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اللہ تعالیٰ کے تمام اسماء وصفات اور افعال وآثار کے حکماً اور عیناً جامع ہیں یہی وجہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی شان میں فرمایا ہے

﴿ثُمَّ دَنَا فَتَدَلّٰی ۝ فَكَانَ قَابَ قَوْسَيْنِ اَوْ اَدْنٰی﴾

اب میں تمہارے لیے اس آیت کریمہ کے معنوی حقیقت پر ایک ایسی مثال کے ذریعہ گفتگو کرتا ہوں کہ ذہن میں اس کا تصور کرنے سے اس آیت کریمہ کا معنیٰ محقق ہو جائے گا۔ تمام موجودات ایک ایسے دائرے کے مانند ہیں جس کو اسکے مرکز سے گزرنے والے خط نے دو حصوں میں تقسیم کر دیا ہو۔ چنانچہ نصف اعلیٰ کا نام وجود قدیم، واجب الوجود اور حق ہے جو تقسیم و انقسام سے منزہ و بالاتر ہے اور نسف اسفلی کو وجود حادث، ممکن اور خلق کا نام دیا گیا ہے۔ دائرہ کا ہر نصف قوس ہے اور اس قوس کا وتر ایک خط ہے۔ پس وہ خط دائرے کی قوس کا وتر ہے۔ اور اسی کے ساتھ قوس بنتی ہے۔ اور دونوں نصف باہم ملتے ہیں اور یہی خط وتر قاب قوسین ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس تمام کمالات الٰہیہ اور کمالات خلقیہ کی صورۃً اور معناً جامع ہے۔ اور حقیقت حق اور دیگر حقائق کے درمیان برزخ ہے۔ اس وجہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات مقدسہ حقیقت الحقائق ہے اور مرتبہ محقق کی حامل ہے۔ کیونکہ شب معراج آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقام عرش بنا اور مخلوقات کی انتہا ہے اور عرش کی قوس مخلوق نہیں۔ پروردگار اس وتر قوس سے اوپر جلوہ گر ہے۔ پس حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حق تعالیٰ اور اس کی مخلوق کے درمیان محسوس صورت میں اس معنی میں برزخ ہوئے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم براہ راست حق کی توجہ اور فیض سے موجود ہیں اور تمام مؤمنین آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فیض سے پس مستفیض ہیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس پر دو جہت سے دونوں صفات کے ساتھ حکماً اور عیناً متصف ہے جو شخص اس مثال اور اس گفتگو کو سمجھ لے گا تو اسے کمال محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا

تصور کرنا انشاء اللہ آسان ہو جائے گا۔ حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور ہر عالم میں اس عالم کے مطابق ہوتا ہے لہٰذا عالم اجسام میں اس کا ظہور اس طرح کا نہیں ہے۔ جس طرح کا ظہور عالم ارواح میں ہے کیونکہ عالم اجسام میں تنگی پائی جاتی ہے۔ یہ عالم بعض ان اشیاء کی گنجائش نہیں رکھتا جن کی عالم ارواح میں گنجائش پائی جاتی ہے۔ اسی طرح عالم ارواح میں اس طرح کا ظہور نہیں ہے جس طرح کا ظہور عالم معنوی میں ہے کیونکہ عالم معنیٰ عالم ارواح سے زیادہ لطیف اور وسیع ہے۔ زمین میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی حقیقت کا ظہور آسمانوں کی طرح اور آسمانوں میں عین عرش کی طرح نہیں ہے۔ اور عین عرش میں بھی اس طرح کا ظہور نہیں جو اللہ تعالیٰ کے یہاں عرش پر ہے کیونکہ وہاں .... کہاں .... اور کیسے کا تصور نہیں ہے۔ مقام جتنا اعلیٰ و بلند ہوتا جائے گا۔ اس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ظہور بھی تام (مکمل) ہوگا۔ اور پھر ہر ظہور کو محل کے مطابق جلال وہیبت حاصل ہوتی ہے۔ یہاں تک کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے مقام عظمت وجلال میں ظہور پذیر ہوتے ہیں کہ کوئی نبی اور ولی اسے دیکھنے کی قوت بھی نہیں رکھتا۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد عالی کا یہی معنی ہے۔ کہ مجھے اللہ تعالیٰ کے ساتھ ایسا وقت نصیب ہوتا ہے کہ اس میں میرے رب کے سوا کسی دوسرے کو دخل نہیں ہوتا اور دوسری روایت میں ہے کہ مجھے اپنے رب کے ساتھ ایسی گھڑی نصیب ہوتی ہے کہ وہاں نہ کسی مقرب فرشتے کو دخل ہو سکتا ہے اور نہ ہی کسی مرسل کو۔

اے ذاکر رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! اپنے عزم وہمت کو اس طرح بلند رکھ کہ تو حقیقت کبریٰ کی معاونت سے عالم بالا میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مظاہر کا مشاہدہ کر سکے۔

پس یہی وہ حقیقت ہے جو مقصود حقیقی ہے۔

وصیت شیخ: حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی

اے بھائی! میں تجھے وصیت کرتا ہوں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی صورت و حقیقت کو ہمیشہ متحضر (حاضر) رکھے۔

اگرچہ اس تصور میں تجھے تکلف ہی کرنا پڑے، اس کا فائدہ یہ ہوگا کہ بہت جلد تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ساتھ مانوس ہو جائے گا۔ اور حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تیرے سامنے ظاہر رونق افروز ہوں گے تو اپنے آقا و مولا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھ لے گا۔ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گفتگو کرنے کا شرف حاصل کرے گا۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام تجھے جواب دیں گے۔ اور تجھ سے گفتگو اور خطاب فرمائیں گے۔ پس تو شان صحابہ کرام کے درجہ پر فائز اور ان کے ساتھ لاحق ہوگا۔ یعنی اگرچہ صحابیت کا ظاہر حکم نہیں لیکن وہ درجہ قرب نصیب ہو جائے گا۔

(مدارج النبوت)

شان رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

شب معراج خالق کائنات نے اپنے پیارے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے خاص قرب کی رفعتوں سے بہرہ ور فرمانے کے لیے قاب قوسین کی منزلیں طے کر کے "فاوحیٰ الی عبدہ مااوحی" کے شب اسرار ورموز اور ہمکلامی اور باہم گفتگو سے سرفراز فرما کر کائنات کو یہ بتلانا مقصود تھا کہ کہیں زمین میں رہتے ہوئے ان کو اپنے جیسا نہ سمجھ لینا کہ یہ محبوب تو وہ ہے کہ اشارہ کریں سورج پلٹ آئے۔ اور چاند دولخت ہو جائے۔ بے جان پتھر ان کے سامنے گویا ہو جاتے ہیں۔ بے زبانوں کو زبان مل جاتی ہے۔ درختوں کو اشارہ فرماویں تو وہ زمین کا سینہ چاک کر کے ان کی بارگاہ میں خود آکر کھڑے ہوتے ہیں۔ کوئی اور ایسا ہے تو مثال دو۔ وہ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایسے ہیں کہ معراج کی رات کو حضرت سیدنا آدم علیہ السلام سے لے کر حضرت سیدنا عیسیٰ علیہ السلام تک تمام انبیاء ومرسلین ان کی زیارت کی سعادت حاصل کرنے کے لیے مسجد اقصیٰ میں تشریف لائے تھے۔ وہ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تو ایسے محبوب ہیں کہ کائنات کا ذرہ ذرہ ان کی زیارت کی سعادت حاصل کرنے کے لیے بے تاب ہے۔ اور ان کی آمد کے لیے راستے میں اپنی پلکیں بچھائے ہوئے منتظر رہا ہے۔

ایسا محبوب نہ ہوا ہے نہ کہیں ہے   بیٹھا ہے چٹائی پہ مگر تخت نشین ہے

اس محبوب یزداں کی شان رفعت یہ ہے کہ ان کی ذات اقدس پر اللہ تعالیٰ خود درود وسلام بھیج رہا ہے۔

فرشتوں کی فوج صبح وشام درود وسلام کے نذرانے اور تحائف پیش کر رہی ہے۔ تمام انبیاء انہی کے حضور نذرانہ عقیدت گزارتے ہیں۔ تمام مرسلین انہی کی شوکتوں کے نغمے الاپ رہے ہیں۔

"غیر صلوٰۃ و سلام و نعت تو بو علی رانیست ذکر دلنشیں"

ترجمہ: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم پر صلوٰۃ وسلام پڑھنے اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی نعت شریف لکھنے پڑھنے کے سوا اور کوئی ذکر ہمارے دل کو خوش کرنے والا نہیں ہے۔ (از بو علی قلندر پانی پتی رحمۃ اللہ علیہ)

دل و دیں بروے و بہوش و خسر و صبر و قرار۔

ترجمہ: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار نے خسرو کے دل، دین، ہوش و عقل اور صبر و قرار سب کچھ چھین لیا اب اس مسکین کے پاس اور کیا ہے جو آپ صلی اللہ علیہ وسلم پر نثار کر سکے۔ (از حضرت امیر خسرو رحمۃ اللہ علیہ)

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی شان حاضر و ناظر

حضرت سید سعید احمد صاحب کاظمی فرماتے ہیں کہ حضور علیہ صلوٰۃ وسلام کے لیے جو حاضر وناظر کا لفظ بولا جاتا ہے اس کا مطلب یہ ہرگز نہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام صفت بشریت کے ساتھ حاضر وناظر ہیں بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی صفت نورانیت، صفت روحانیت اور حقیقت محمدیہ کے ساتھ حاضر وناظر ہیں (تسکین الخواطر)

قرآن کریم میں ارشاد باری تعالیٰ ہے کہ "النبی اولیٰ باالمؤمنین من انفسھم"

ترجمہ: نبی صلی اللہ علیہ وسلم مومنوں کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

(6-17-21)

حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے کہ ہر مومن سے دنیا و آخرت میں میرا تعلق سب سے زیادہ ہے اور اگر اس کا ثبوت چاہتے ہو تو اس آیت کو پڑھ لو النبی اولیٰ بالمؤمنین من انفسھم (تفسیر مظہری جلد ۹ صفحہ ۲۰۲)

بالمؤمنین من انفسھم...... یعنی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اولیٰ بالمؤمنین ہونے کا مطلب یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ان پر ان کی جانوں سے بھی زیادہ مہربانی اور شفقت فرماتے ہیں کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ان کو نجات کی طرف بلاتے ہیں

(ضیاء القرآن جلد ۴ صفحہ ۱۵)

اس طرح کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مہربانیاں اپنی امت پر آج بھی جاری وساری ہیں۔ چونکہ اللہ تعالیٰ کو علم ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اپنی امت پر خود ان کی اپنی جانوں سے بھی زیادہ مہربان ہیں اس لئے آپ صلی اللہ علیہ وسلم کو ان کی جانوں سے زیادہ اختیار دیا ہے۔

(تفسیر ابن کثیر)

مولوی محمد قاسم نانوتوی لکھتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو اپنی امت کے ساتھ وہ قرب حاصل ہے کہ ان کی جانوں کو بھی وہ قرب ان کے ساتھ حاصل نہیں ہے کیونکہ اولیٰ بمعنی اقرب کے ہیں۔ (تحذیر الناس صفحہ ۱۰)

اولیٰ کے معنے ہیں زیادہ قریب زیادہ حقدار زیادہ مالک اور یہاں یہ تینوں معنیٰ درست ہیں تو معلوم ہوا کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مومن کے پاس (اپنی صفت روحانیت اور صفت نورانیت) کے ساتھ حاضر وناظر ہیں کیونکہ جان سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

(تفسیر نور العرفان صفحہ ٦٦٧)

اگر غور سے دیکھا جائے تو مومن کا ایمان اس نور اعظم کی شعاع ہے جو آفتاب نبوت سے پھیلتا اور آفتاب نبوت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم ہیں بنابریں ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وسلم ان اولیٰ الناس بی المتقون من کانوا وحیث کانوا (ترجمہ) بے شک لوگوں میں سے زیادہ قریب وہ لوگ ہیں جو متقی یعنی پرہیزگار ہیں۔ اور وہ جو بھی ہوں (مشکوٰۃ کتاب الرقاق)

اگر انسان اپنی حقیقت سمجھنے کے لئے حرکت فکری شروع کرے اور اپنی ایمانی ہستی سے

پیشتر اس کو رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم کی معرفت حاصل کرنی پڑے گی اس اعتبار سے ہم کہہ سکتے ہیں کہ نبی صلی اللہ علیہ وسلم کا وجود ہماری ہستی سے بھی زیادہ ہم سے نزدیک ہے۔ (قرآن مجید مترجم ومحشی از مولانا محمود حسن دیوبندی وعلامہ شبیر احمد عثمانی دیوبندی صفحہ ۲۴۲)

اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "ان اولیٰ الناس بی المتقون من کانوا وحیث کانوا" (ترجمہ) کہ متقی لوگ میرے قریب ہیں اور وہ جو بھی ہو اور جہاں بھی ہو۔

(مشکوٰۃ، کتاب الرقاق)

اور ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے "اسمع صلوٰۃ اھل مجتی واعرفھم (ترجمہ) کہ میں اپنے صحبت والوں کا درود خود سنتا ہوں اور ان کو پہنچانتا ہوں

(دلائل الخیرات شریف)

امام احمد قسطلانی نے مواہب میں لکھا ہے "لافرق بین موتہ وحیاتہ صلی اللہ علیہ وسلم فی مشاھدۃ الامتہ معرفتہ باحوالھم ونیانھم وعزائمھم خواطرھم وذالک عندہ وجل لاخفار بہ"

ترجمہ: حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی حیات وفات میں اس بات میں کچھ فرق نہیں امت کو دیکھ رہے ہیں۔ ان کی حالتوں، نیتوں، ارادوں اور دلوں کے خیالات کو پہنچانتے ہیں اور یہ سب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر ایسا روشن ہے جس میں اصلاً پوشیدہ کی نہیں (بہار شریعت بحوالہ

عالمگیری جلد ا صفحہ ۱۷۵)

حضرت ابوالعباس عرسیؒ سے منقول ہے فرماتے ہیں کہ حصول زیارت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے سلسلے میں میری چالیس ۴۰ سالوں سے روحانی کیفیات کا یہ عالم ہے "لو حجب عني رسول الله صلى الله عليه وسلم طرفه عين ما عددت نفسي من المسلمين"

(ترجمہ) اگر ایک لمحہ کے لیے بھی چہرہ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم میرے سامنے نہ رہے تو میں اس لمحہ میں خود کو مسلمان نہیں سمجھتا۔

(تفسیر روح المعانی صفحہ ۳۴)

در دل مسلم مقام مصطفیٰ ﷺ است　　　در منزل عشق مرحلہ قرب و بعد نیست

ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے مامن حدٌ یسلم علی الا رد اللہ روحی حتی ارد علیہ السلام (ترجمہ) جب کوئی مجھ پر سلام بھیجتا ہے۔ اللہ تعالیٰ میری روح پھیرتا ہے اور میں اس سلام کا جواب دیتا ہوں۔ (ابوداؤد جلد ا صفحہ ۲۷۹، بروایت حضرت ابوہریرۃؓ)

تشریح:

ا۔ اب سوال یہ پیدا ہوتا ہے کہ دن رات کے چوبیس ۲۴ گھنٹوں میں کوئی وقت خالی نہیں رہتا کہ اس بھری دنیا میں کسی نہ کسی شخص کا درود و سلام نہ پہنچ رہا ہو۔ پھر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح مبارکہ کہ جدا کس وقت ہوتی ہے اور لوٹائی کس وقت جاتی ہے۔ ظاہر ہے کہ ہر وقت روح

موجود ہے۔ ہروقت حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سنتے اور جواب دیتے ہیں۔

۲۔ محدّثین عظام نے اس حدیث کی شرح یوں بیان کی ہے "لیس المراد بعود الروح عودھا لبعد المفارقة من البدن وانما المراد انه صلی الله علیه وسلم فی البرزخ مشغول حول الملکوت مستغرق فی مشاهدة رب العزّة عزوجل کما کان فی الدّنیا فی حالته الوحی وفی الاخرة فعبر الفافتة المشاهدة وذالک الاستغراق بردا لروح"

(حاشیہ مشکوٰۃ صفحہ ۸۶، بحوالہ لمعات)

ترجمہ: کالوٹنا یہ مراد نہیں کہ بدن مبارک سے جدا ہو کر پھر لوٹتا ہے بلکہ مطلب یہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم عالم برزخ میں عالم ملکوت میں اللہ تعالیٰ کے مشاہدہ میں مستغرق ہیں جیسا کہ دنیا میں بحالت وحی استغراق ہوا کرتا تھا۔ اور عالم آخرت میں مشاہدہ حق تعالیٰ سے استغراق سے افاقہ حاصل ہونے کو روح کے لوٹنے سے تعبیر کیا ہے۔

۳۔ علامہ ابن حجر عسقلانی علیہ الرحمہ نے فتح الباری شرح صحیح البخاری میں ردّ اللہ روحی میں روحی سے مراد نطقی مراد لیا ہے یعنی مجھے بولنے کی اجازت دی جاتی ہے۔ کہ سلام کہنے والے کا جواب دوں۔

۴۔ اور امام جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ مرقاۃ الصعود شرح سنن ابوداؤد میں اسی حدیث شریف کی شرح میں فرماتے ہیں "لانی حی اقدر علی روہ"

ترجمہ: میں زندہ ہوں اور سلام کا جواب دینے کی قدرت رکھتا ہوں۔

۵۔ اور علامہ شہاب الدین خفاجی محدث شافعی علیہ الرحمۃ نسیم الریاض شرح شفا جلد ۳ صفحہ ۴۹۹ میں اسی حدیث شریف کی شرح میں لکھتے ہیں کہ "وفیہ دلیل علیٰ انہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حی حیاۃ مستمرۃ لان الکون لا یخلو من مسلم یسلم علیہ فی کل لحظۃ"

ترجمہ: اس میں دلیل ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہمیشہ زندہ ہیں کہ وقت کا کوئی لحظہ خالی نہیں کہ کوئی مسلم حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام پر سلام نہ کہہ رہا ہو۔

۶۔ اور ملا علی قاری محدث علیہ الرحمۃ شرح شفا جلد ۳ صفحہ ۹۹۴ میں اسی حدیث شریف کے تحت لکھتے ہیں "ظاہرہ الا طلاق الشامل لکل مکان و زمان ومن خص الرد بوقت الزیارۃ فعلیہ البیان"

ترجمہ: ظاہر ہے کہ اس سلام کا جواب دینے میں ہر مکان اور ہر زمان شامل ہے جو یہ کہے کہ یہ حدیث روضہ اطہر کی زیارت کرنے والے کے لیے خاص ہے کہ صرف اسے بھی جواب دیتے ہیں اسے اپنے اس خیال کی دلیل لانی چاہئے۔

۷۔ علامہ فہامہ زرقانی علیہ الرحمۃ شرح مواہب میں اسی حدیث شریف کی شرح میں لکھتے ہیں "فی ای محل کان وزیادۃ عند قبری"

ترجمہ: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام ہر مقام سے سلام سنتے اور سلام کہنے والے کا جواب

دیتے ہیں۔ (قبر انور کے زائر کے لیے خاص نہیں)

۸۔ امام حافظ سخاوی علیہ الرحمۃ نے کہا ہے کہ میں نے اسی حدیث کی شرح میں جتنے بھی اسناد دیکھے ہیں کسی میں "عند قبری" کے الفاظ کی زیادتی نہیں دیکھی کہ صرف قبر انور کے پاس ہی سلام کہنے والے کا جواب دیتا ہوں۔

۹۔ علامہ زرقانی علیہ الرحمۃ ایک لمبی بحث کے بعد لکھتے ہیں "ھو عبارۃ من الستمرار حیاۃ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم الدوام وان روحہ لا تفارقتہ ابداً الا السحالۃ خلو الوجود من احدیسلم علیہ عادۃ" (زرقانی جلد ۶ صفحہ ۳۵۵)

ترجمہ: اس سے مراد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا ہمیشہ زندہ ہونا مراد ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح بدن سے کبھی جدا نہیں ہوتی کیونکہ ہر وقت کوئی نہ کوئی امتی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس پر سلام کہہ رہا ہوتا ہے۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام اس کا جواب فرماتے ہیں۔

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہ و نصلی نسلم علی رسولہ الکریم

عاشقان بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تین طریقوں سے حضور نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔

۱۔ عالم خواب میں زیارت

۲۔ حالت کشف میں زیارت

۳۔ حالت بیداری میں زیارت

عشاق بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت حالت بیداری میں نصیب ہونا ممکن ہے۔ عطائے خداوندی سے آفتاب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کی ذات نور الانوار سر الاسرار ہے۔ شعاع محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرنیں عشاق بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلوب پر جلوہ گر ہو کر فیضان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان پر نظر کرم ہو جاتی ہے۔ اور ان کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جمال پر انوار کو دیکھنے کا شرف حاصل ہوتا ہے۔ اور لوگوں میں سے ایسے مردان حق بھی ہیں جن کے دلوں

کے آسمان اور نفسوں کی زمین روشن ہوتی ہے۔ اور اپنی روح کی بیداری میں اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حالت بیداری میں دیکھتے ہیں۔ نہ کہ خواب میں۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عالم خواب اور حالت بیداری میں زیارت کی سعادت نصیب ہوجانے کے متعلق بخاری شریف کی حدیث میں ہے۔

"عن ابی هریره قال رسول لله صلی الله علیه و آلہٖ وسلم من رانی فی المنام فسیرانی فی الیتطة ولا یتمثل الشیطان بی"

(بخاری شریف جلد۲ صفحہ ۱۰۳۵، مسلم شریف جلد۲ صفحہ ۲۴۲)

ترجمہ: حضرت ابو ہریرۃ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب مجھے حالت بیداری میں مجھے دیکھے گا۔ اور شیطان میری شکل اختیار نہیں کرسکتا۔ اس حدیث کی شرح میں امام حجر عسقلانیؒ نے فتح الباری شرح صحیح البخاری جلد۲ صفحہ نمر ۳۸۵ میں لکھتے ہیں کہ جس نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عالم خواب میں دیکھا وہ دنیا میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حالت بیداری میں سر کی آنکھ سے دیکھ لے گا۔ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے گفتگو کرے گا۔ کیونکہ صالحین کی ایک جماعت سے منقول ہے کہ انہوں نے پہلے عالم خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی پھر بعد میں حالت بیداری میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت حاصل کی۔ علامہ آلوسیؒ نے تفسیر روح المعانی جلد ۲۲ میں

اس حدیث پاک کی تائید میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ کو حالت بیداری میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہو جانے کا تفصیلی واقعہ لکھتے ہیں اور حضرت علامہ جلال الدین سیوطیؒ کو پچھتر (۷۵) مرتبہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔1973ء میں راقم الحروف فقیر ابوالحسن محمد سلطان احمد مسعود چشتی کا دوران امامت وخطابت موتی جامع مسجد سی بلاک الفیصل ٹاؤن لاہور کینٹ نمبر13 میں تیس ہزار سے پینتیس ہزار تک روزانہ درود شریف پڑھنے کا معمول تھا۔اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس کے توسل سے اور بکثرت درود شریف پڑھنے کی سبب سے راقم الحروف کو عالم خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہونے کے ساتھ ساتھ دن رات میں کئی کئی مرتبہ حالت کشف میں بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہو جاتی۔حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اس ارشاد مبارک کہ جو مجھے عالم خواب میں دیکھے گا وہ عنقریب مجھے حالت بیداری میں بھی دیکھے گا۔اس نوید وبشارت کے مطابق راقم الحروف فقیر ابوالحسن محمد سلطان احمد مسعود چشتی کو ہمیشہ حالت بیداری میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہونے کی تمنا دل میں رہی ہے۔اسی تمنا اور آرزو کے پیش نظر ایک روز راقم الحروف کے دل میں اس قدر اضطراب پیدا ہوا کہ لاہور رینجرز کی جامع مسجد میں جا کر درود شریف پڑھنا شروع کیا۔اور پھر رینجرز کی جامع مسجد کے ہال کمرہ میں بیٹھ کر درود شریف پڑھنے کی بجائے مسجد کے صحن میں چلتے پھرتے درود شریف پڑھنا شروع کیا۔موسم گرما کا جیٹھ یا ہاڑ کا سخت گرمی کا مہینہ تھا۔دن کے گیارہ بارہ بجے

سورج کی دھوپ کی وجہ سے مسجد کا صحن نہایت گرم ہو چکا تھا۔ جب حدت گرمی کی وجہ سے دل گھبرانے لگتا تو مسجد کی ٹوٹیوں سے وضو کر لیتا اور پانی پی لیتا۔ دل میں بخاری شریف کی حدیث میں ارشاد ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' کے مطابق یعنی جو مجھے عالم خواب میں دیکھے گا وہ عنقریب مجھے حالت بیداری میں بھی دیکھ لے گا کا تصور دل میں منقش تھا اور درود شریف کی ہر مرتبہ پوری تسبیح پڑھنے کے بعد درج ذیل اشعار کو بھی دل کی وجدانہ مضطربانہ کیفیات اور سوختہ جگر سے محبت وعشق اور شوق واشتیاق سے پڑھ لیا کرتا

کجائی یارسول اللہ کجائی : چر در دیدہ تارم نمائی

ترجمہ: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں تشریف فرما ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری تاریک آنکھوں میں تشریف کیوں نہیں لاتے۔

تم مشتاق باصد آرزوھا : چہ خوش باشد دیدارم نمائی

ترجمہ: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں سینکڑوں تمناؤں کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دیدار کا تمنائی ہو گیا ہوں۔ پھر میری کتنی ہی خوش قسمتی ہوگی۔ کہ مجھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دیدار نصیب ہو جائے۔

بہ بوئیت زندہ ام ہر جا کہ ہستم : بروئیت آرزومندم کجائی

ترجمہ: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں جہاں کہیں بھی ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کے سبب سے زندہ ہوں۔ اور پھر میری کتنی ہی خوش قسمتی ہوگی۔ کہ مجھے آپ صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہو جائے۔

اگر نہ بینم ہفتہ ماہ رخت بگذارد آہم ز چرخ ہفتمین

ترجمہ: یعنی خدا کی قسم اگر میں ماہ رخ محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ایک ہفتہ تک نہ دیکھوں تو میرا حال یہ ہوتا ہے۔ کہ میرے دل کی آہیں ساتویں آسمان تک پہنچ جاتی ہیں۔ صبح چھ سات بجے لے کر دوپہر گیارہ بارہ بجے تک رینجر کی جامع مسجد میں جو سورج کی دھوپ سے نہایت گرم ہو چکا تھا چلتے پھرتے درود شریف پڑھنے کے بعد الفیصل ٹاؤن سی بلاک میں واقع موتی جامع مسجد میں ظہر کی نماز کی جماعت کروانے کی غرض سے مسجد میں آکر مسجد کے حجرہ میں آرام کرنے کی بجائے پہلے مسجد کے ہال کمرہ میں چند منٹ آرام کرنے کے بعد دل میں خیال پیدا ہوا کہ ابھی ظہر کی نماز میں کافی وقت ہے۔ مسجد کے حجرہ میں جاکر آرام کرنا بہتر ہے۔ مسجد کا حجرہ جو مسجد سے مشرق طرف واقع تھا۔ جب مسجد کے ہال کمرہ سے جنوب کی طرف والے دروازے سے باہر کی طرف نظر پڑی تو راقم الحروف فقیر ابوالحسن مولوی سلطان احمد چشتی کو حالت بیداری میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت اس طرح نصیب ہوئی کہ مسجد کے صحن میں مدینے کے تاجدار، نبیوں کے سردار، غریبوں کے غمخوار، محبوب پروردگار حضرت محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جلوہ افروز ہیں۔ درمیانہ قد مبارک، آفتاب جیسا چمکتا نورانی چہرہ مبارک جن کے نور سے آفتاب کو اور قمر کو بھی روشنی ملی ہے۔ واللیل زلفیں، سر مبارک پر سبز رنگ کی خوبصورت دستار مبارک، سیاہ گنجان مبارک، نہایت سفید لباس زیب تن فرمائے ہوئے مسجد کے صحن میں جلوہ افروز ہیں۔

اس صورت نوں میں جان آکھاں

جان آکھاں کہ جانِ جہان آکھاں

سچ آکھاں تے رب دی میں شان آکھاں

جس شان توں شاناں سب بنیاں

(پیر مہر علی شاہ صاحبؒ)

اس طرح راقم الحروف کو حالت بیداری میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد کے صحن میں اپنے پورے رعب و جمال نبوت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ مسجد کے صحن میں جلوہ افروز تھے۔ راقم الحروف مولوی سلطان کو دس سے پندرہ منٹ تک حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت حاصل رہی۔

تو زندہ ہے واللہ تو زندہ ہے واللہ

میری چشم عالم سے چھپ جانے والے

راقم الحروف نے جب مسجد میں چھت والا پنکھا بند کرنے کی غرض سے ذرا توجہ ہٹائی تو دوبارہ جب مسجد کے صحن پر نظر پڑی تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد کے صحن میں تشریف فرما نہ تھے۔ راقم الحروف نے مسجد سے بھاگ کر باہر کے دروازے سے نکل کر ادھر ادھر دیکھا لیکن حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہیں بھی نظر نہ آئے۔ راقم الحروف کو اس دن سے لے کر آج

تک اپنی بدقسمتی پر افسوس ہے کہ میں نے نزدیک جا کر حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی قدم بوسی کی سعادت کیوں نہ حاصل کی۔ بہر حال اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ راقم الحروف کو حالت بیداری میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔

﴿ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم﴾

''ایں سعادت بزور بازو نیست تا نہ بخشد خدائے بخشندہ''

بزرگان دین نے لکھا ہے کہ حالت بیداری میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہوتے وقت اگر اللہ تعالیٰ کی مدد شامل نہ ہو تو یہ انسان کی طاقت سے باہر ہے۔

اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے راقم الحروف فقیر ابوالحسن محمد سلطان احمد مسعود چشتی کو پچاس کروڑ کی تعداد میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس پر کثرت سے درود شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔

﴿وَمَا تَوْفِیْقِیْٓ اِلَّا بِاللّٰہِ عَلَیْہِ تَوَکَّلْتُ وَاِلَیْہِ اُنِیْب﴾

(سورۃ المائدۃ: ۸۸)

میری جو بھی استطاعت ہے وہ اللہ تعالیٰ کی عطا کردہ ہے۔ میں اس عطا کردہ نعمتوں پر بھروسا کرتا ہوں اور جہاں مجھ سے کوتاہی ہوتی ہے تو اللہ تعالیٰ کی طرف رجوع کرتا ہوں۔

The source of my success is from now hero else other then from Allah. (Al-Quraan)

اس طرح راقم الحروف نے 1956ء سے تیرہ سال کی عمر سے لیکر اب جون 2010ء تک عربی کے اس جملہ ''وللناس شغل ولی شغل تصور النبی صلی اللہ علیہ و آلہٖ وسلم''

ترجمہ: دنیا میں ہر شخص کا کوئی نہ کوئی شغل ہوتا ہے۔ اور میرا (مولوی سلطان) کا مشغلہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی ذات اقدس پر بکثرت درود شریف پڑھنا ہے۔

مدینے کا سفر ہے اور میں نمدیدہ نمدیدہ
جبیں افسردہ افسردہ قدم لغزیدہ لغزیدہ
چلا ہوں ایک مجرم کی طرح میں جانب طیبہ
نظر شرمندہ شرمندہ بدن لرزیدہ لرزیدہ
کسی کے ہاتھ نے مجھ کو سہارہ دیا ورنہ
کہاں میں اور کہاں یہ راستے پچیدہ پچیدہ
کہاں میں اور کہاں اس روضہ اقدس کا نظارہ

نظر اٹھتی ہے مگر وزیدہ وزیدہ

مدینے جاکر ہم سمجھے تقدس کس کو کہتے ہیں

ہوا پاکیزہ پاکیزہ فضا سنجیدہ سنجیدہ

بصارت کھوگئی لیکن بصیرت تو سلامت ہے

مدینہ ہم نے دیکھا ہے مگر نادیدہ نادیدہ

وہی اقبال جس کو ناز تھا کل خوش مزاجی پر

فراق طیبہ میں رہتا ہے اب رنجیدہ رنجیدہ

صوفیائے کرام کے حالات زندگی کا اگر مطالعہ کیا جائے تو صاف پتہ چلتا ہے کہ انہوں نے دنیا کو ترک کر کے خلوت نشینی کر کے یکسوئی میں عبادت کرنے کا پروگرام بنایا لیکن ان میں سے بعض کو بذریعہ خواب بعض کو بذریعہ ندائے غیبی، بعض کو بذریعہ کشف اور بعض کو القاء من عنداللہ خدمت خلق کے فرائض سرانجام دینے کا حکم دیا گیا۔ کیونکہ ارشاد نبوی ہے کہ:

﴿خَیْرُ النَّاسِ مَنْ یَّنْفَعُ النَّاس﴾

ترجمہ: تم میں سے بہتر وہ شخص ہے کہ جو دوسروں کو بھی فائدہ پہنچائے۔

اس طرح کے مال دار اور مخیر احباب انفاق فی سبیل اللہ سے، علمائے اسلام دینی تبلیغ کی اشاعت سے، اور ارباب طریقت عاشقانِ بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عالم خواب میں

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف فرمانے سے جس طرح سلسلہ اویسیہ کے ولی کامل سید حسن شاہ صاحب کا لقب رسول نما اس لیے مشہور ہو گیا تھا۔ کہ وہ خواہش مند حضرات کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت عالم خواب میں کروا دیا کرتے تھے۔

(سیرت النبی ﷺ بعد از وصال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، مولفہ عبدالمجید صدیقی)

جن بزرگان دین کو خلوت نشینی ترک کر کے خدمت خلق کے فرائض سرانجام دینے کا حکم بذریعہ خواب یا بذریعہ صدائے غیبی کا حکم دیا گیا انہوں نے تعمیل ارشاد ربانی کے سلسلے میں رشد وہدایت کا سلسلہ شروع کیا تو ان کے در اقدس پر حاضر ہونے والوں کے لیے عنایت الٰہیہ سے ان کے فیوض وبرکات کے چشمے جاری کر دیئے گے کہ ان کے ساتھ عقیدت ونسبت رکھنے والوں کو ان کی روحانی فیض رسانی سے قیامت تک بالیدگی روح اور تازگی ایمان کا سامان میسر ہوتا رہے گا۔

۱۔ حضرت شیخ عبدالقادر جیلانیؒ نے ایک مرتبہ بروز جمعۃ المبارک دورانِ خطبہ ارشاد فرمایا کہ جس شخص نے ایک مرتبہ بھی میری اقتداء میں نماز باجماعت ادا کی اللہ تعالیٰ اس کے عذاب قبر میں تخفیف فرمائے گا۔ (سیرت غوث الاعظمؒ)

۲۔ حضرت بابا فرید شکر گنجؒ کے دربار پر واقع جنتی دروازے سے گزرنے والوں کے لیے دخولِ جنت کی مشہور روایت ہے۔ (بحوالہ رسالہ بہشتی دروازہ)

۳۔ حضرت بہاول الحق ذکریا ملتانیؒ نے ایک دفعہ اپنے مریدین کو فرمایا مجھے بذریعہ القاء من عنداللہ مطلع کیا گیا ہے کہ جو شخص خلوص نیت سے تیری زیارت کرے گا اللہ اسے بخش دے

گا۔اس واقع کے بعدان کے پاس لوگوں کا ہجوم رہتا تھا۔

۴۔ حضرت سید آدم بنوریؒ نے ایک مرتبہ اپنے مرید کو فرمایا کہ مجھے آج بذریعہ کشف حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی ہے۔اور بوقت زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک ہاتھ مبارک سے مصافحہ کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔اور حضور نبی کریم نے فرمایا کہ اے آدم بنوریؒ! جو شخص تیرے ساتھ مصافحہ کرے گا اس کو اس قدر ثواب ملے گا جس طرح اس نے میرے ساتھ مصافحہ کیا ہے۔

(بحوالہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

راقم الحروف کا پچاس سال قبل کی مدت سے پروگرام اللہ تعالیٰ کے لشکروں میں سے ایک ایسا ادنیٰ سپاہی جو دنیا میں مشہور ہونے کی نسبت اللہ کے حضور معروف ہونے کو ترجیح دیتے ہیں۔ بننے کا تھا لیکن اب سبب اظہار واقعات زیارات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بذریعہ کشف وخواب بذریعہ القاء من عنداللہ مطلع کیا جانا اور اب اجازت بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور فیضان علوی کا نتیجہ ہے۔

طالبان راہ حق، مسافران راہ مدینہ اور عاشقان بارگاہ نبوی ﷺ کے لیے ایک عظیم خوشخبری:

حصول زیارت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے بزرگان دین کی متعدد اور نایاب سے منقول ایک سو چالیس کی تعداد میں مجموعہ وظائف اور ایسے خاص خاص درود شریف جن کو ایک ہی رات بکثرت پڑھنے سے عاشقانِ بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عالم خواب میں حضور نبی کریم

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہو جاتی ہے۔ ان وظائف اور خاص خاص درود شریف کو بکثرت پڑھنے سے صالحین امت میں سے جن عاشقانِ بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عالم خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ علامہ عبدالمجید صدیقی نے اپنی کتاب سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعداز وصال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں ان بزرگان دین کے تقریباً پانچ ہزار سے سات ہزار تک واقعات زیارات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحریر کر دیئے ہیں۔ یہ کتاب آٹھ ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ راقم الحروف کو ان وظائف اور خاص خاص درود شریف بکثرت پڑھنے سے 1956ء سے (تیرہ سال کی عمر) سے لے کر اب جون 2010ء تک ایک سو کی تعداد میں سے زائد عالم خواب میں، حالت کشف، اور صرف ایک مرتبہ حالتِ بیداری میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی ہے۔ راقم الحروف نے من جملہ مبشرات میں سے اختصار کے پیش نظر پچاس کی تعداد میں اہم اہم واقعات زیارات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے ایک تالیف کردہ رسالہ سعادت دارین فی مبشرات نبی الکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں تحریر کر دیئے ہیں۔

راقم الحروف کے 1973ء سے لاہور دوران امامت وخطابت سے لے کر اب مئی 2010ء تک ان مجموعہ وظائف اور خاص خاص درود شریف کی اشاعت سے بے شمار عاشقانِ بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عالم خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم زیارت کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ 2004ء بمطابق 1430ھ رمضان المبارک کی آخری جمعۃ المبارک کی شب کو راقم الحروف کو عالم خواب میں ہزاروں لاکھوں کی تعداد میں لوگوں کے اجتماع

سے اپنے عالم خواب کے واقعات زیارات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان کرنے کے دوران بذریعہ کشف اور بذریعہ القاء من عند اللہ مطلع کیا گیا ہے کہ حصول زیارت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غرض سے راقم الحروف سے رابطہ کرنے والے محبان رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عالم خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت حاصل ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

فقیر ابوالحسن محمد سلطان احمد مسعود چشتی نے اس واقعہ خواب کے بعد اس واقعہ خواب کے اشتہار کو کئی ایک مرتبہ عالم خواب میں کئی ایک مساجد میں اور ایک مرتبہ لاہور حضرت علی ہجویری داتا گنج بخشؒ کے مزار پر حاضر ہو کر لوگوں میں اس واقعہ خواب کے اشتہار کو تقسیم کرتے ہوئے دیکھا ہے۔ جولائی 2005ء میں راقم الحروف کو بعد از نماز ظہر آرام کرنے کے دوران بذریعہ خواب مطلع کیا گیا کہ حصول زیارت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غرض سے راقم الحروف فقیر ابوالحسن محمد سلطان احمد مسعود چشتی سے رابطہ رکھنے والے عاشقانِ بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سات روز میں عالم خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہوگی انشاء اللہ تعالیٰ۔

اس کے بعد 2008ء میں ستمبر میں راقم الحروف کے ایک رسالہ جہان خستہ جگر سفیران عشق حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تصنیف وتالیف کی تکمیل پر بعد از نماز مغرب حالت کشف میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی اور اسی لمحہ بعد میں بذریعہ کشف اور بذریعہ القاء من عند اللہ مطلع کیا گیا کہ حصول زیارت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غرض سے راقم الحروف فقیر ابوالحسن محمد سلطان احمد مسعود چشتی سے رابطہ رکھنے والے عاشقانِ بارگاہ

نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عالم خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہوگی۔ انشاء اللہ تعالیٰ

ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ''خیر الناس من ینفع الناس''

ترجمہ: تم میں سے بہتر وہ شخص ہے جو دوسروں کو نفع پہنچائے۔

اس طرح کے مالدار حضرات انفاق فی سبیل اللہ، علمائے دین دینی تبلیغ واشاعت سے اور ارباب طریقت عاشقان بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلوب کو شمع عشق بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منور کرنے سے جس طرح سلسلہ اویسیہ کے ایک ولی کامل سید حسن شاہ صاحب کا لقب رسول نما اس لیے مشہور ہو گیا تھا کہ وہ خواہش مند حضرات کو عالم خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کروا دیا کرتے تھے۔

گذارش: حصول زیارت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غرض سے راقم الحروف مولوی سلطان سے رابطہ قائم کرنے والے عاشقانِ بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف ایسے خاص خاص درود شریف جو حصول زیارت نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے سو فیصد مجرب ہیں۔ بذریعہ ڈاک ارسال کرنے کے ساتھ ساتھ ان کے لیے حصول زیارت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سلسلے میں بارگاہ ربوبیت میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس کا وسیلہ اختیار کر کے نہایت عاجزی وانکساری، خضوع وخشوع اور خلوص دل سے دعا کرنے سے اللہ تعالیٰ کے حکم فضل وکرم سے عاشقان بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عالم خواب میں زیارت کی سعادت

نصیب ہو جاتی ہے۔ کیونکہ راقم الحروف کا پختہ عقیدہ ہے کہ جو دعا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس کا توسل اختیار کر کے کی جائے اللہ تعالیٰ اس کو ضرور قبول و منظور فرما لیتا ہے۔

ارشاد فرمایا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "رب اشعت اغبر با الابر اب لو اقسم علی اللہ لا برہ"

(بخاری و مسلم عن ابو ہریرہؓ)

ترجمہ: بہت سے غبار آلود بالوں والے دنیا داروں کے دروازوں سے خالی ہاتھ لوٹائے ہوئے ایسے لوگ ہیں کہ اگر وہ کسی بات کے ہونے کے لیے اللہ تعالیٰ کی قسم کھالیں تو اللہ تعالیٰ (اپنے فضل و کرم سے) ان کی بات کو سچا فرما دیتا ہے۔ (یعنی ان کی قسم کو پورا فرما دیتا ہے)

حافظ شیرازی فرماتے ہیں:

خاکساران جہاں را بحقارت منگر   تو چہ دانی کہ دریں گرد سوارے باشد

ترجمہ: اس دنیا کے مسکین اور خاکسار لوگوں کو حقارت کی نظر سے نہ دیکھو۔ تمھیں کیا پتہ اور کیا خبر ہے کہ شاید اس گرد و غبار میں کوئی شہسوار پوشیدہ ہو۔

زیارت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضرت شیخ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ان کے وصال شریف کے بعد دیکھنا مثال ہی کے ساتھ ہے جس طرح یہ مثالی صورت نیند میں دیکھی جاسکتی ہے۔ اسی طرح بیداری میں بھی دیکھی جاسکتی ہے۔ اور جو ذات مقدسہ مدینہ طیبہ میں قبر انور کے اندر آرام فرما اور زندہ ہے وہی ذات مثالی صورت میں بیک وقت متعدد صورتوں میں متمثل ہو کر عوام کو خواب میں اور خاص کو بیداری میں دکھائی دے سکتی ہے۔

امام شعرانیؒ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال شریف کے بعد اگر کسی نے نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی ہے تو اس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس جسد اطہر کو نہ دیکھا جو مدینہ منورہ میں گنبد خضریٰ جلوہ افروز ہے۔ بلکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی نورانی روحانی اور مثالی صورت کو دیکھا ہے۔ (برھان)

حضرت امام غزالیؒ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کرنے والا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح مقدسہ کی نورانی روحانی مثال کو دیکھتا ہے۔ جو کہ محل نبوت ہے اور اس کو جو شکل نظر آتی ہے وہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح مبارک ہے۔

(شرح مسلم جلد 2 صفحہ 663)

راقم الحروف فقیر ابوالحسن محمد سلطان احمد مسعود چشتی صابری فریدی قادری شاذلی اویسی حنفی رضوی جن کو اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے 1956ء سے تیرہ یا چودہ سال کی عمر سے لے کر اب جون 2010ء تک ایک سو کی تعداد میں عالم خواب میں، حالت کشف اور صرف ایک مرتبہ حالت بیداری میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی ہے، احقر کا نظریہ بلکہ پختہ عقیدہ یہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے جسم مبارک اصلی کے ساتھ بھی تشریف فرما ہو کر زیارت کراتے ہیں کہ معراج کی رات تمام انبیائے کرام علیہم السلام اپنے مجمعہ اصل اجسام کے تشریف لائے۔ لیکن انبیاء کرام علیہ السلام کے امام ایسے نہ آ سکے۔ بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بھی اگر چاہیں تو بالکل اپنے جسم مبارک اصلی یا نورانی روحانی مثالی صورتوں میں دونوں طریقوں سے اپنے عشاق کو عالم خواب یا حالت بیداری میں زیارت سے مشرف فرماتے ہیں۔

عاشقان بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تین طریقوں سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی ہے۔

۱۔ عالم خواب میں زیارت

۲۔ حالت کشف میں زیارت (یعنی حالت بیداری مس دل پر غلبہ حال کی کیفیات پیدا ہونے کی صورت میں دل کی آنکھ سے زیارت)

۳۔ حالت بیداری میں سر کی آنکھوں سے زیارت

عاشقان بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چار اسباب سے عالم خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔

۱۔ کامل اتباع حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ساتھ محبت بھرے دل سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس پر بکثرت درود شریف پڑھنے سے۔

۲۔ حصول زیارت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غرض سے بارگاہ ربوبیت میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس کا وسیلہ اختیار کر کے خلوص دل سے دعا کرنے سے اوراس وظیفہ کو بکثرت پڑھنے سے "اللھم انی اسئلک بحق سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارنی وجہ سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی المنام حالا ومالا"

ترجمہ: یااللہ! میں تجھ سے تیرے پیارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس کا توسل اختیار کر کے دعا کرتا ہوں کہ مجھے عالم خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب فرما (موجودہ وقت میں اور بعد میں)۔

۳۔ حصول زیارت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غرض سے بارگاہ ربوبیت میں اپنے کسی نیک عمل کا توسل زیارت اختیار کر کے خلوص دل سے دعا کرنے سے

۴۔ کسی کامل ولی اللہ کی دعا سے جس طرح سلسلہ اویسیہ کے ایک کامل کا لقب رسول نما اس لیے مشہور ہو گیا تھا کہ وہ خواہشمند حضرات کو عالم خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کی زیارت کروادیا کرتے تھے۔

(بحوالہ سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) بعداز وصال حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! یہ کتاب آٹھ ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے اور اسے فیروز سنز نے چھاپا ہے (مؤلفہ عبدالمجید صدیقی)

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت عالم خواب میں دل وجان سے رکھنے والے عشاقان بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کامل اتباع نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ساتھ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس پر محبت بھرے دل سے بکثرت درود شریف پڑھنے کے ساتھ ساتھ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کا علم بھی جاننا ضروری ہے۔ مثال کے طور پر

1۔ حضرت علامہ سیوطیؒ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وصال شریف کے وقت ایک شخص کو عالم خواب یا حالت بیداری میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی تو اس نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مدینہ منورہ میں موجود جسم مبارک نہ دیکھا ہے بلکہ اس نے اس کی مثال کو دیکھا ہے۔

2۔ بخاری شریف کے مشہور علامہ منیرؒ فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی روح مبارک کے لئے مثال پیدا فرما تا دیتا ہے جو بیدار میں نظر آتی ہے جیسا کہ خواب میں نظر آتی ہے۔

3۔اللہ تعالیٰ جب اپنے کسی بندے کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت سے مشرف فرمانا چاہتا ہے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے نور مبارک کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اطہر کی صورت میں مثالی شکل میں پیدا فرمادیتا ہے اور زیارت کرنے والا بسا اوقات غلبہ حال کی وجہ سے اسے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسم مبارک ہی سمجھ لیتا ہے۔

4۔حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ مبشرات یعنی اچھی خواب نبوت کا چھیالیسواں حصہ ہے۔(مشکوٰۃ)

5۔اشرف علی تھانوی لکھتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی عالم خواب یا حالت بیداری میں زیارت کرنے والا مثالی صحابہ کی مانند قرار دیا جاسکتا ہے۔ورنہ مقبولیت تو کہیں گئی ہی نہیں۔

6۔حضرت علامہ سید سعید احمد کاظمیؒ فرماتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لئے جو حاظر و ناظر کا لفظ بولا جاتا ہے اس کا مطلب ہرگز یہ نہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی صفت بشریت کے ساتھ حاظر و ناظر ہیں بلکہ اس کا مطلب یہ ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی صفت نورانیت، صفت روحانیت اور حقیقت محمدیہ سے حاظر و ناظر ہیں (تسکین الخواطر)۔

7۔ارشاد فرمایا نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے "اسمع صلوۃ اھل محبتی واعرفھم" (ترجمہ) میں اپنے اہل محبت کا درود خود سنتا ہوں اور ان کو پہچانتا ہوں (دلائل

الخیرات شریف)۔

8۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا کہ میں (اپنے امتیوں میں سے) ہر سلام بھیجنے والے کے سلام کا جواب دیتا ہوں۔ (ابوداؤد)۔

9۔ تشریح۔ مذکورہ بالا حدیث گنبد خضریٰ کی زیارت کرنے والے کے لئے تخصیص نہیں بلکہ پوری دنیا میں کسی جگہ سے بھی اگر کوئی شخص سلام بھیجتا ہے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کے سلام کا جواب عطا فرماتے ہیں۔ نوٹ۔ مزید تشریح کے لئے بذریعہ خط مطلع فرمائیں۔

10۔ قرآن پاک کی آیت: النبی اولیٰ بالمؤمنین من انفسھم سے ثابت ہے کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مومنوں کی جانوں سے بھی زیادہ قریب ہیں۔

11۔ ارشاد فرمایا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان اولیٰ الناس بی المتقون من کانوا وحیث کانوا (ترجمہ) ہ متقی لوگ میرے قریب ہیں اور وہ جو بھی ہوں اور جہاں بھی ہوں۔ (مشکوٰۃ: کتاب الرقاق)۔

12۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مومنوں کی نیتوں ارادوں اور دلوں کے خیالات سے بھی باخبر ہیں (بہار شریعت بحوالہ عالمگیری) زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر مسلمان خاص وعام کے لئے۔ جس طرح آفتاب کی روشنی سے تمام دنیا منور ہو جاتی ہے اسی طرح حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی آسمانوں اور زمینوں میں جلوہ گری ہے اور جن روحانی

حضرات کے دلوں کے شیشے صاف ہوتے ہیں وہ ہر وقت زیارت رسول اللہ سے بہرہ ور ہوتے رہتے ہیں جیسے حضرت ابو العباس المرسی سے ان کا قول نقل ہے کہ میری چالیس سالوں سے یہ کیفیت ہے کہ لو حجب عنی رسول الله صلى الله عليه و آله وسلم طرفة عين ما عددت نفسي من المسلمين (ترجمہ) اگر ایک لمحہ آنکھ جھپکنے کے برابر بھی حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری آنکھوں سے اوجھل ہو جائیں تو میں اس لمحہ اپنے آپ کو مسلمان نہیں سمجھتا۔

(تفسیر روح المعانی صفحہ 34)

در منزل عشق مرحلہ قرب وبعد نیست

در دل مسلم مقام مصطفیٰ ﷺ است

تحدیث نعمت

اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں ﴿وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّثْ﴾ فرما کر اپنے بندوں پر اپنی عطا کردہ نعمتوں کے اظہار کا حکم فرمایا ہے۔ عاشقان بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عالم خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہو جانا نعمت و عظمیٰ ہے۔ اور اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا اظہار کرنا در حقیقت اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا شکر ادا کرنا ہے۔ اور اللہ تعالیٰ نے قرآن کریم میں فرمایا ہے ﴿لَئِنْ شَکَرْتُمْ لَاَزِیْدَنَّکُمْ﴾ اگر تم میرا شکر کرو گے تو میں تم کو زیادہ (نعمتیں عطا کروں گا) مذکورہ بالا آیات قرآنی کے پیش نظر جن جن بزرگان دین کو عالم خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی ہے انہوں نے اپنے عالم خواب کے واقعات زیارت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا اظہار بذریعہ تحریر و تقریر فرمایا ہے۔ مثال کے طور پر شاہ عبدالرحیمؒ نے اپنے عالم خواب کے وقعات زیارات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنے تالیف کردہ رسالہ ''در ثمین فی مبشرات نبی الامین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ''میں تحریر کر دیئے ہیں۔ جناب عبدالمجید صدیقی صاحب نے ہزاروں کی تعداد میں بزرگان دین کے عالم خواب کے واقعات زیارت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو اپنی تالیف کردہ کتاب ''سیرت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بعد از وصال النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم'' میں بھی تحریر کر دیئے ہیں۔ یہ کتاب آٹھ ضخیم جلدوں پر مشتمل ہے۔ راقم الحروف نے اپنے عالم خواب کے

واقعات زیارت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پچاس کی تعداد میں تحریر کر دیئے ہیں۔ راقم الحروف مولوی سلطان محمود چشتی کو بذریعہ خواب میں مطلع کیا گیا ہے کہ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے راقم الحروف مولوی سلطان کو 1956ء سے تیرہ چودہ سال کی عمر سے لے کر اب تک ایک سو کی تعداد میں عالم خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔

﴿ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الْفَضْلِ الْعَظِیْم﴾

راقم الحروف کو 2006ء کو چودہ اور پندرہ فروری کی درمیانی شب کو بذریعہ خواب مطلع کیا گیا ہے۔ کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے راقم الحروف کو پچاس کروڑ مرتبہ کی تعداد میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس پر بکثرت درود شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔اس طرح کہ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے راقم الحروف کو ایک مدت تک تیس ہزار تک روزانہ درود شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔2008ء کو اپریل کے مہینے میں راقم الحروف کو دن کے وقت بذریعہ کشف مطلع کیا گیا کہ راقم الحروف کو 1973ء سے لاہور دوران امامت خطابت سے لے کر اب تک سڑسٹھ (67) کی تعداد میں فضائل درود شریف کے موضوع پر رسائل، پوسٹر اور سٹیکر چھپوانے کی توفیق عطا فرمائی ہے۔''الحمدللہ علیٰ حسن توفیقہ'' راقم الحروف 1405ھ میں رمضان المبارک کی آخری شب جمعہ کو عالم خواب میں لاکھوں کی تعداد میں لوگوں کے ایک عظیم اجتماع سے اپنے عالم خواب کے واقعات زیارت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان کرنے کے دوران بذریعہ کشف اور بذریعہ القاء من عنداللہ مطلع کیا گیا کہ حصول زیارت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غرض سے راقم الحروف مولوی سلطان سے رابطہ رکھنے والے

عاشقان بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عالم خواب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی سعادت نصیب ہوگی اور راقم الحروف مولوی سلطان نے اس واقعہ کے بعد اس واقعہ خواب کو عالم خواب میں کئی ایک مساجد میں لوگوں میں تقسیم کرتے دیکھا ہے اور ایک مرتبہ لاہور میں حضرت علی ہجویری داتا گنج بخش رحمۃ اللہ علیہ کے دربار پر لوگوں میں تقسیم کرتے دیکھا ہے۔ غالباً راقم الحروف مولوی سلطان کو روحانی طور پر خدمتِ خلق سے متعلق اس واقع خواب کی بشارت سے اس لیے مطلع کیا گیا ہے کہ راقم الحروف مولوی سلطان نے 1973ء سے لاہور دوران امامت وخطابت سے لے کر اب تک بزرگان دین کی متعدد اور نایاب فضائل درود شریف کی کتابوں سے منقول وظائف برائے حصول زیارت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، ور متعدد بزرگان دین کی فضائل درود شریف کے موضوع پر تصنیف وتالیف کردہ کتابوں سے ایسے خاص خاص درود شریف کے صیغوں کا انتخاب کر کے اب ستمبر 2009ء تک اشاعت کا سلسلہ شروع کر رکھا ہے۔ جس کے سبب سے متعدد عاشقان بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ان خاص خاص درود شریف کو بکثرت پڑھنے سے عالم خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔

بِسْمِ اللّٰهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْم

○اَلْحَمْدُلِلّٰهِ وَحْدَهٗ وَالصَّلوٰةُ وَالسَّلَامُ عَلٰی مَنْ لَّا نَبِیَّ بَعْدَهٗ وَعَلٰی آلِهٖ وَسَلَّمَ تَسْلِیْمًا○

درود شریف وسیلہ زیارت سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

بزرگان دین سے منقول ہے کہ بکثرت درود شریف پڑھنے سے حالت خواب اور عالم کشف میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہو جاتی ہے۔ اور بعض بزرگانِ دین نے لکھا ہے کہ حصول دولت دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے کسب کو دخل نہیں محض رب تعالیٰ کی عطا ہے۔ البتہ غالب یہ ہے کہ اتباع سنت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا غلبہ ہو تو اللہ تعالیٰ فضل وکرم فرما دیتا ہے۔ ایں سعادت بزور باز ونیست۔ تا نہ بخشد خدائے بخشندہ۔ رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جو مقام بارگاہ ربوبیت میں ہے وہ عقل سے وراء الوراء ہے۔ بانی مدرسہ دیو بند قاسم نانوتوی لکھتے ہیں۔

رہا تجھ پر حجاب بشریت　　　　کوئی نہ سمجھا تجھ کو بجز ستار

اس طرح حقیقت محمدیہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ادراک اللہ تعالیٰ کی ذات کے سواء کوئی نہیں کر سکتا۔ اس طرح حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے خیمے مبارک تک رسائی دشوار ہے۔ بہر حال مؤلف رسالہ سعادت دارین فی مبشرات نبی الکونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جو وقتاً فوقتاً حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت عالم خواب اور حالت کشف میں

نصیب ہوئی ہے۔اس کی مثال اس طرح سمجھتا ہے۔جس طرح کوئی بادشاہ اپنی رعایا کے حالات معلوم کرنے کے لیے کہیں تشریف لے جائے تو ہر خاص وعام اس کا دیدار کر لیتے ہیں۔اس طرح احقر العباد فقیر مولوی سلطان احمد مسعود چشتی مؤلف رسالہ سعادت دارین کو متعدد مرتبہ عالم خواب اور حالت کشف میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہو جانا اللہ تعالیٰ کی بہت بڑی عنایت ہے۔اور اظہار رویئت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فی المنام تعمیل ارشاد ربانی ہے کہ اللہ تعالیٰ نے قرآن حکیم میں ارشاد فرمایا:

﴿وَاَمَّا بِنِعْمَةِ رَبِّکَ فَحَدِّث﴾

ترجمہ: ''اور اپنے رب کی نعمتوں کا بیان کرتے رہنا''۔مطلب یہ کہ اللہ تعالیٰ کی نعمتوں کا چرچا کرتے رہنے کا حکم ہے۔اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت حالت خواب میں نصیب ہو جانا نعمت عظمیٰ ہے۔اس لیے احقر العباد راقم الحروف نے من جملہ مبشرات میں سے اختصار کے پیش نظر اہم اہم واقعات مبشرات فی رویئت النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بیان کر دینا مناسب سمجھا ہے۔

زیارت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

مؤلف کتاب ہذا سعادت زیارت نبی ﷺ کے پچاس واقعات

یہاں ان واقعات کا مختصر مختصر ذکر ہے، جو صاحب کتاب کو مختلف اوقات میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔

ا۔ دوران امامت وخطابت جامع مسجد محمدی نزد شاہ عالم مارکیٹ لاہور احادیث مبارکہ کی معتبر کتب سے درود شریف کے چند مسنون صیغے مستند مجموعہ درود شریف کے نام سے رسالہ ایک ہزار کی تعداد میں چھپوا کر تقسیم کیا۔ عالم خواب میں حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی اور حضرت رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درود شریف کے ان صیغوں کو بہت پسند فرمایا۔

۲۔ اسی محمدی جامع مسجد میں دوران امامت وخطابت احادیث مبارکہ کی معتبر کتب مثلاً بخاری، مسلم، ترمذی، نسائی، ابن ماجہ، اور شعب الایمان وغیرہ سے منقول درود شریف کے مسنون صیغوں کا رات کو سونے سے قبل ورد کیا۔ عالم خواب میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔

۳۔ الفیصل ٹاؤن سی بلاک لاہور کینٹ میں واقع جامع مسجد میں دوران امامت وخطابت اسی جامع مسجد کے ہال کمرہ میں بوقت چاشت درود شریف پڑھتے پڑھتے حالت کشف

میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت اس طرح نصیب ہوئی۔ کہ حضو
اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سبز رنگ کا لباس زیب تن فرمائے ہوئے اور دستار مبارک بھی سبز رنگ
کی تھی۔ مسجد کے صحن میں جلوہ افروز تھے اور اس مرتبہ حالت کشف میں جب حضور اقدس صلی ال
علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی تو دل میں یوں محسوس ہو رہا تھا کہ جس طرح می
حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حالت بیداری میں دیکھ رہا ہوں۔ اور اس دوران روزانہ تی
ہزار سے پینتیس ہزار تک درود شریف پڑھنے کا معمول تھا۔

۴۔ اسی جامع مسجد موتی میں دوران امامت وخطابت بعد از نماز عصر محلّہ کے بچے مسج
میں قرآن پاک کی تعلیم حاصل کرتے تھے۔ فراغت کے بعد از نماز عصر یہ سوچ کر میں ابھی مسج
میں بچے کم آئے ہیں جب سارے بچے آجائیں گے تو اس وقت پڑھاؤں گا۔ اس خیال سے مسج
کے حجرہ میں بیٹھ کر اندر سے کنڈی لگا کر درود شریف پڑھنا شروع کیا۔ دس یا پندرہ منٹ سے زیاد
وقت نہ گزرا تھا کہ حالت کشف میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوئی۔
حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت اس طرح نصیب ہوئی کہ حضور نب
کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سبز رنگ کا خوبصورت لباس زیب تن فرمائے ہوئے مسجد کے صحن میں
جلوہ افروز تھے۔ اتنے میں ایک بشیر نامی شخص نے حجرہ کا دروازہ کھٹکھٹایا کہ قاری صاحب بچے صحن
میں شور مچا رہے ہیں۔ ان کو آکر سبق پڑھائیں۔

نوٹ: اس دوران اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے تیس ہزار سے پینتیس ہزار تک
روزانہ درود شریف پڑھنے کی توفیق عطا فرمائی تھی۔

۵۔ اسی جامع مسجد موتی میں ایک روز مسجد کے حجرہ میں پڑی ہوئی دینی کتب کو دیواروں کے ساتھ بلند جگہ پر ترتیب کے ساتھ رکھنے کے بعد بغرض استراحت مسجد کے اسی حجرہ میں پڑی ہوئی چارپائی پر ابھی بیٹھنے کی ہی دیر تھی کہ حالت کشف میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔

نوٹ: اس دوران اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے تیس ہزار سے پینتیس ہزار تک روزانہ درود شریف پڑھنے کی سعادت عطا فرمائی تھی۔

۶۔ لاہور محلہ مصطفیٰ آباد صفدر سٹریٹ میں واقع جامع مسجد اہل سنت وجماعت جو کہ محکمہ اوقاف کے زیر انتظام ہے۔ قاری خلیل احمد ناصر صاحب اس وقت اس مسجد کے امام وخطیب تھے۔ رجب کا مہینہ تھا راقم الحروف مولوی سلطان نے اس مسجد میں واقعہ معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موضوع پر رجب کی ستائیسویں تاریخ کو بعد از نماز عشاء تقریر کی۔ اسی رات حالت خواب میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔

۷۔ پنڈی بھٹیاں کے مین بازار میں واقع مسجد غوثیہ میں دوران امامت صبح کی اذان سے قبل قصیدہ بردہ شریف کے چند اشعار پڑھنے کا معمول تھا ایک روز جب مولوی سلطان صبح کی آذان سے قبل قصیدہ بردہ شریف پڑھ رہا تھا، قریب ہی اونچے مینار والی مسجد کا دیوبندی مؤذن سپیکر میں ہی مولوی سلطان کے خلاف باتیں کر رہا تھا اور اس بات کی اطلاع صبح نمازیوں نے دی۔ لیکن مولوی سلطان نے اس مؤذن کی اس گستاخانہ حرکت کی کوئی پرواہ نہ کی۔ دوسری

رات کو اسی مسجد غوثیہ کے مشرق کی طرف واقع چوبارہ میں بوقت خواب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔

۸۔ مسجد غوثیہ میں پندرہ شعبان کو شب قدر کی رات کو شب بیداری کا پروگرام بنایا تھا۔ بکثرت درود شریف پڑھتے پڑھتے حالت کشف میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔

۹۔ ضلع سیالکوٹ کے گاؤں موضع پڑتانوالی میں جامع مسجد نقشبندیہ میں دوران امامت، وخطابت قبل از اذان فجر پورا قصید بردہ شریف مسجد کے سپیکر میں پڑھا۔ اس مسجد کے حجرہ میں بوقت دوپہر حالت خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔

۱۰۔ 1996ء میں ماہ رمضان میں اپنے ہی گاؤں چھنی کریم داد میں قیام پذیر تھا۔ بکثرت درود شریف پڑھنے کا معمول تھا۔ ایک رات خواب میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت اس طرح نصیب ہوئی کہ راقم الحروف مولوی سلطان محمود نامی شخص جس کا گھر گاؤں کے مشرق اور جنوب کی طرف واقع ہے۔ کہ سامنے کھڑا ہے۔ اور گاؤں کے ساتھ ہی مشرق کی طرف گورنمنٹ پرائمری سکول ہے۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس سکول کی عمارت کے مغرب کی طرف تشریف فرما ہیں۔ راقم الحروف مولوی سلطان نے قدم بوسی کی سعادت حاصل کرنے کے لیے آگے بڑھنے کی کوشش کی۔ ابھی چند ہی قدم چلا تھا کہ دیکھتا ہوں کہ نبی کریم صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ انور سے مثل آفتاب روشنی ظاہر ہورہی تھی۔ روشنی کی تاب نہ لا سکنے کی وجہ سے راقم الحروف مولوی سلطان کو قدم بوسی کی سعادت حاصل نہ ہوسکی۔

۱۱۔ اسی ماہ رمضان شریف میں ایک رات خواب میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔ کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہمارے گھر تشریف لارہے ہیں اور آپ کا چہرہ انور نور سے چمک رہا ہے۔

۱۲۔ بورہ منڈی ضلع ساہیوال کے قریب معروف جگہ اڈا عمر پور بنگلہ کے نزدیکی ایک گاؤں کی مسجد میں معتکف تھا۔ حالت خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی اور حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے راقم الحروف مولوی سلطان احمد کو حصول تعلیم دین کی طرف اشارہ فرمایا۔ (یہ 1967ء کا واقعہ ہے)

۱۳۔ سب سے پہلے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت 1956ء میں اپنے آبائی گاؤں چھنی کریم داد کی جامع مسجد میں دن کے وقت بعد از نوافل اشراق حالت خواب میں نصیب ہوئی۔

۱۴۔ 1956ء میں اپنے گاؤں چھنی کریم داد کی جامع مسجد میں خلوت نشینی کے کئی ماہ تک سادہ روٹی اور سالن کی بجائے نمک اور سادہ پانی پینے پر اکتفا کیا۔ بوجہ جسمانی کمزوری مسجد میں بیٹھ کر درود وظائف نہ پڑھے جاسکے۔ سارا دن گھر میں ہی چار پائی پر بیٹھ کر دینی کتابوں کے مطالعہ میں مصروفیت رہی۔ رات کو بحالت خواب حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی

زیارت کی سعادت اس جگہ نصیب ہوئی جس جگہ دن کے وقت دینی کتب کا مطالعہ کیا تھا۔

۱۵۔ اپنے آبائی گاؤں چھنی کریم داد میں ایک رات گھر میں درود شریف پڑھتے پڑھتے حالت کشف میں بوقت زیارت حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے راقم الحروف مولوی سلطان کو مصافحہ کی سعادت نصیب ہوئی۔ بعد میں ہاتھ سے کستوری کی خوشبو محسوس ہوتی تھی۔

۱۶۔ اپنے آبائی گاؤں چھنی کریم داد میں ہی ایک جمعرات کو گھر میں بیٹھ کر درود شریف کے چند مسنون صیغوں کو بکثرت پڑھا۔ رات کو خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس فقیر سے دریافت فرمایا کہ کیا حاجت ہے؟ مولوی سلطان نے عرض کی یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اللہ تعالیٰ اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خوشنودی مطلوب ہے۔ اس طرح حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے شرف کلام کی سعادت نصیب ہوئی۔

۱۷۔ لاہور محلہ مصطفیٰ آباد گلستان کالونی گلی نمبر 3 میں واقع جامع مسجد مدینہ میں دوران امامت وخطابت راقم الحروف مولوی سلطان احمد کا روزانہ تیس ہزار سے پینتیس ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے کا معمول تھا۔ رمضان شریف کے مہینے میں بعد از نماز عشاء وتراویح مسجد میں سونے کا قصد کیا۔ حالت خواب میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت اس طرح نصیب ہوئی کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سبز رنگ کا لباس زیب تن فرمائے

ہوئے تھے۔ اور دل میں یوں محسوس ہو رہا تھا کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آسمان اول پر تشریف فرما ہیں۔ اتنی دیر میں قاری خلیل احمد ناصر خطیب جامع مسجد صفدر سٹریٹ لاہور اور حافظ عبدالجبار صاحب امام جامع مسجد غوثیہ محلہ مصطفیٰ آباد تشریف لے آئے۔ مطلب یہ کہ رات کا ابتدائی حصہ تھا۔

۱۸۔ 1956ء میں ایک دفعہ اپنے آبائی گاؤں چھنی کریم داد میں گاؤں سے باہر رقبہ میں دن رات مویشی رکھتے تھے۔ ایک روز راقم الحروف مولوی سلطان احمد کی رات کو جاگ کر مویشیوں کی نگہبانی کرنے کی ڈیوٹی تھی۔ اس خیال سے کہ رات بھر بے کار جاگنے کا کیا فائدہ ہے اس لیے گاؤں سے لالٹین تیل کی بھر لی اور درود سلام کے مجموعہ کی مشہور کتاب دلائل الخیرات شریف بھی ساتھ لے گیا۔ صبح کی نماز سے پہلے پہلے تین مرتبہ پوری دلائل الخیرات شریف پڑھی۔ دن کے وقت بحالت خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔

۱۹۔ شاہ عالم مارکیٹ لاہور میں نزد جامع مسجد محمدی میں بعد از نماز عشاء حضرت علی ہجویریؒ داتا گنج بخش کے مزار اقدس پر بلا ناغہ رات کے تین چار بجے تک درود شریف پڑھنے کا معمول تھا ایک رات بکثرت درود شریف پڑھتے پڑھتے کشف میں درود شریف پڑھتے پڑھتے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔

۲۰۔ اسی مسجد میں دوران امامت وخطابت ایک رات بوجہ موسم سرما اور بوجہ زکام

کے معمولی طور پر طبیعت ناساز ہونے کی وجہ سے داتا صاحب کے مزار اقدس پر حاضر نہ ہونے کا ارادہ کیا۔ لیکن دل میں خیال آیا کہ اللہ تعالیٰ کا ذکر پاک کرنے والوں کے پاس بیٹھنا باعث خیر وبرکت ہے۔ اس طرح داتا صاحب کے مزار اقدس پر حاضر ہوکر جتنی تعداد میں درود شریف پڑھا جاسکتا تھا پڑھا۔ بعد میں دربار شریف کے شمال کی طرف ڈیوڑھی میں بیٹھ کر نعتیں سننے لگا۔ حالت کشف میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔ کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میری طرف دیکھ رہے ہیں جب دیکھا تو داتا صاحب کی مسجد کے امام وخطیب حضرت علامہ مولانا جناب سعید احمد صاحب نور اللہ مرقدہ کھڑے ہوکر مصطفیٰ جان رحمت پہ لاکھوں سلام۔ شمع بزم ہدایت پہ لاکھوں سلام پڑھا رہے تھے۔ کہ فوراً اٹھ کر صلوٰۃ والسلام پڑھنے والوں کی محفل میں شامل ہوکر صلوٰۃ والسلام پڑھنا شروع کر دیا۔

۲۱۔ راقم الحروف مولوی سلطان کے آبائی گاؤں چھنی کریم داد میں نمازیوں میں ض، ظ، د کے مخارج میں اختلاف پیدا ہوگیا۔ بعض کہتے کہ ضاد کو دال کی آواز کی طرح اور کچھ کہتے کہ ضاد کو صاد کی آواز کی طرح پڑھنا چاہیے۔ عالم خواب میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ''ض'' کے مخرج کو صحیح طریقہ سے پڑھنے کی طرف راہنمائی فرمائی۔

۲۲۔ چھنی کریم داد کے دکانداروں سے کچھ سودا ادھار لیا تھا۔ ایک دن گھر بیٹھ کر کاپی ادھار کے پیسے لکھ رہا تھا کہ حالت کشف میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔

۲۳۔ اگست 2000ء میں حافظ آباد سے ایک دوکان سے مہر نبوت (علی صاحبہا الف الف صلوٰۃ اسلاما وتحیہ) خرید کر فریم کروا کر گھر میں خیر و برکت کے لیے دیوار سے لٹکا دی۔ رات کو خواب میں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔ دیکھتا ہوں کہ ایک بہت بڑی وسیع اور بلند عمارت ہے لوگ جوق در جوق ان سیڑھیوں پر چڑھ کر اس مکان کی چھت پر جا رہے ہیں۔ راقم الحروف بھی ان لوگوں کے ساتھ عمارت کی سیڑھیوں پر چڑھ کر جب عمارت کی چھت پر پہنچا تو دیکھا کہ بے شمار لوگ صفوں میں اس طرح بیٹھے ہوئے ہیں اور جس طرح نماز سے فراغت پر نمازی بیٹھتے ہیں حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جائے نماز پر جلوہ افروز ہیں۔ جب دوسری طرف نظر پڑی تو دیکھا کہ دینی طلباء علم حاصل کرنے میں مصروف ہیں اور دل میں یہ خیال تھا کہ یہ طلباء درس نظامی کے درجہ کی درسی کتابیں پڑھ رہے ہیں۔

۲۴۔ دوسرے تیسرے روز بعد نماز مغرب گھر میں چارپائی پر بیٹھے دل میں یہ خیال گزرا کہ نقش نعلین شریف بھی فریم کروا کر گھر میں لگوانا چاہیے۔ یہ خیال آتے ہی حالت کشف میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔

۲۵۔ اگست میں جناب حاجی محمد ادریس صاحب مکیریاں اسٹیل ڈیکوریشن بالمقابل ستی تھانہ حافظ آباد والوں نے نے مولوی سلطان کا درود سلام کے موضوع پر تالیف کردہ رسالہ ایک ہزار کی تعداد میں چھپوا کر مفت تقسیم کر دیا۔ مولوی سلطان کو عالم خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت اس جگہ کے نزدیک نصیب ہوئی، جس جگہ جناب حاجی

ادریس صاحب نے دن کے وقت اپنی دوکان میں فضائل درود شریف کے رسائل لوگوں میں تقسیم فرمائے تھے۔

۲۶۔ ضلع سیالکوٹ میں واقع قصبہ پڑتانوالی کی جامع مسجد نقشبندیہ میں امام مسجد کی رہائش کے لیے مسجد سے کچھ فاصلہ پر حجرہ تھا۔ مولوی سلطان نے اس مسجد میں دوران امامت وخطابت اس حجرہ کے سامنے وسیع جگہ میں بعد از نماز مغرب چلتے پھرتے درود شریف پڑھنے کا معمول تھا۔ ایک رات عالم خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت اس جگہ پر نصیب ہوئی جس جگہ حجرہ کے سامنے مغرب سے عشاء تک چلتے پھرتے درود شریف پڑھنے کا معمول تھا۔

۲۷۔ اپنے گاؤں چھنی کریم داد میں دوران قیام گاؤں کی جامع مسجد نقشبندیہ میں بعد از نماز عشاء درود شریف کے چند مسنون صیغوں کو بکثرت پڑھا۔ اسی رات عالم خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔ اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے درود شریف کے ان صیغوں کو بہت پسند فرمایا۔

۲۸۔ لاہور سے ہڈیارہ برکی کی طرف جانے والی غازی روڈ پر واقع ایک خوبصورت مسجد میں جس کو بیکو والوں نے اپنے رقبہ اراضی میں خود ہی تعمیر کیا تھا۔ اس مسجد میں دوران امامت دن رات بکثرت درود شریف پڑھنے کا معمول تھا ایک دن بعد از نماز ظہر حالت کشف میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔

۲۹۔ دوران سیر وسیاحت 1957ء سے 1967ء موسم گرما میں دس گیارہ بجے کے قریب ایک دینی مدرسہ میں تھوڑی دیر آرام کیا اور ایک استاد صاحب جو درسی کتابیں پڑھا رہے تھے ان کے پاس پڑی ہوئی کتابوں کی ورق گردانی شروع کردی تو ایک کتاب میں محمد ادریس کاندھلوی محدث مدرسہ اشرفیہ لاہور کی عربی زبان میں تحریر کردہ نعت شریف نوٹ کرلی جس کو کئی سالوں سے اپنے پاس محفوظ رکھا ہوا تھا۔ محلہ مصطفیٰ آباد گلستان کالونی میں واقع مدینہ جامع مسجد میں دوران امامت وخطابت بعد از نماز عشاء سونے سے قبل اس نعت شریف کو پڑھا۔ عالم خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔

۳۰۔ جامعہ نعیمیہ لاہور میں دوران طالب علمی فارغ اوقات میں مدرسہ کی لائبریری میں بیٹھ کر دینی کتابوں کا مطالعہ کا شوق تھا۔ ایک روز شیخ عبدالحق محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ نے جو اپنی کتاب مدارج النبوت میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک ہزار کی تعداد میں جو صفاتی نام لکھے ہیں بازار سے رجسٹر منگوا کر رجسٹر پر نقل کر کے استاذی المکرم شیخ الحدیث حضرت علامہ مولانا غلام رسول صاحب سعیدی مدظلہ العالی (آج کل کراچی میں مدرسہ نعیمیہ میں شیخ الحدیث ہیں) ان کو دکھائے تو انہوں نے راقم الحروف کو اپنے نام سے پہلے ابوالحسن کنیت لکھنے کا مشورہ دیا اور راقم الحروف مولوی سلطان کو حضرت صاحب کے الفاظ سے پکارتے چونکہ رات کو بعد از نماز مغرب اور عشاء اور بعد از نماز فجر مدرسہ کی چھت پر چلتے پھرتے درود شریف پڑھنے کا معمول تھا۔ اس طرح بکثرت درود شریف پڑھنے کی وجہ سے متعدد مرتبہ عالم خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔ راقم الحروف مولوی سلطان

نے عالم خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہوجانے کا ذکر شیخ الحدیث علامہ غلام رسول صاحب سے کیا۔ انہوں نے قبلہ مفتی محمد حسین نعیمی نور اللہ مرقدہ سے اس بات کا ذکر کیا تو قبلہ مفتی صاحب راقم الحروف سے اکثر فرماتے کہ اب جب حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت نصیب ہوتو ہمارا بھی سلام بارگاہ رسالت مآب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میں عرض کرنا۔ دوران طالب علمی جامعہ نعیمیہ کی دوسری منزل کی تعمیر کا کام شروع تھا۔ قبلہ مفتی صاحب جب مدرسہ کی چھت پر جاتے تو راقم الحروف مولوی سلطان کو مدرسہ میں چھٹی کے بعد جامعہ نعیمیہ کے ساتھ عالی شان مسجد کے میناروں کے سائے میں بیٹھ کر درود شریف باآواز بلند پڑھتے دیکھتے قبلہ مفتی صاحب سے وظائف پڑھنے کی سہولت کے لیے ایک علیحدہ کمرہ کا مطالبہ کیا۔ مفتی صاحب نے ایک علیحدہ کمرہ کا انتظام کردیا۔ تنظیم المدارس کے امتحانات کے بیرون شہر سے علماء دین اور طلباء مدرسہ میں آئے تو مفتی صاحب نے اپنے دفتر میں بلاکر کہا کہ اگر آپ اجازت فرمادیں تو ایک دودن طلباء باہر سے جوامتحان دینے آئے ہیں آپ کے کمرہ میں رہ لیں۔ تو راقم الحروف نے عرض کی کہ قبلہ مفتی صاحب آپ کا مدرسہ ہے۔ تو انہوں نے فرمایا کہ نہیں آپ سے علیحدہ کمرہ کا معاہدہ کیا تھا۔ اللہ تعالیٰ سے دعا گوہوں کہ قبلہ مفتی محمد حسین نعیمی نور اللہ مرقد کی قبر کو اس طرح منور فرمائے جس طرح انہوں نے اپنی زندگی کے ہر لمحہ کو خدمات اسلامیہ میں خرچ کر کے علمائے عظام، طلبائے کرام اور عوام پاکستان کو دولتِ ایمان سے آراستہ اور ان کے قلوب کو شمع عشق رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے منور فرمایا ہے۔ اور ان کے اس چشمہ فیض سے عوام الناس کو علمی فیضیابی کا سلسلہ تا قیامت قائم ودائم رہے اور ان کے صاحبزادگان بالخصوص شہید اہل

سنت ڈاکٹر محمد سرفراز نعیمی صاحب رحمۃ اللہ علیہ پرنسپل جامعہ نعیمیہ لاہور کی خدمات اسلامیہ کے صلہ میں جنت الفردوس میں اعلیٰ وارفع مقام عطا فرمائے۔

آمین بجاہ سید المرسلین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

۳۱۔ 1956ء میں اپنے آبائی گاؤں چھنی کریم داد کی جامع مسجد نقشبندیہ میں خلوت نشینی اختیار کرلی تھی۔ درودسلام کے مجموعہ کی شہرہ آفاق کتاب دلائل الخیرات جو200 سے 250 صفحات پر مشتمل ہے۔ ایک سے تین مرتبہ روزانہ پڑھنے کا معمول تھا۔ بکثرت درود شریف پڑھنے کی وجہ سے1956ء میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت اس طرح نصیب ہوئی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راقم الحروف مولوی سلطان کے سر پر از راہ شفقت اپنا ہاتھ مبارک پھیرتے۔

۳۲۔ دوران امامت وخطابت جس مسجد میں امامت وخطابت کے فرائض سرانجام دینے کی ڈیوٹی ہوئی اس مسجد میں 12 ربیع الاوّل رجب المرجب کے مہینہ میں معراج شریف اور دسویں محرم کو حضرت امام حسین علیہ السلام کا جلسہ ضرور کرواتا اور پھر اپنے آبائی گاؤں چھنی کریم داد میں آکر ان تینوں مقدس تہواروں کو جامع مسجد نقشبندیہ میں مقررین اور نعت خواں حضرات کو بلا کر جلسہ کروانے کا معمول تھا۔ ایک مرتبہ گاؤں چھنی کریم داد میں معراج النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جلسہ کروانے کی رات سے ایک رات قبل عالم خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت اس طرح نصیب ہوئی کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مسجد کی چھت پر جلوہ

افروز ہیں۔

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا"

۳۳۔ جولائی 2004ء بتیس کی تعداد میں واقعات زیارات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک رسالہ کی شکل میں چھپوانے کے لیے لاہور بھیجا۔ رات کو عالم خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔ اور بوقت زیارت حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک ہاتھ مبارک سے مصافحہ کی سعادت حاصل ہوئی۔

نوٹ: یہ واقعہ خواب حافظ آباد کے محلّہ رشید پورہ گلی نمبر 7 میں دوران قیام میں کا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے اس واقعہ خواب سے قبل 1956ء سے لے کر اب مئی 2007ء تک راقم الحروف فقیر مولوی سلطان کو بے شمار مرتبہ عالم خواب میں میں بوقت زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ مبارک سے مصافحہ کرنے کی سعادت حاصل ہونے کے ساتھ ساتھ بے شمار مرتبہ درود شریف پڑھتے پڑھتے حالت بیداری میں حالت کشف میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک ہاتھ مبارک سے مصافحہ کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔

حضرت ابوالعباس المرسیؒ سے کسی شخص نے مصافحہ کرنے کی خواہش اس لیے کی آپ نے متعدد شہروں کی سیر وسیاحت کی ہے۔ حضرت شیخ ابوالعباس المرسیؒ نے فرمایا بے شک میں نے بے

شمار متعدد شہروں کی سیاحت کی ہے۔اور بے شمار لوگوں سے ملاقات اور مصافحہ کرنے کا بھی اتفاق ہوا ہے۔لیکن سب لوگوں سے زیادہ مجھے عالم خواب میں اور حالت کشف نے بوقت زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ مبارک سے مصافحہ کے ساتھ حاصل ہوئی ہے۔ حضرت سید آدم بنوری نے ایک مرتبہ اپنے مریدین کو فرمایا کہ مجھے حالت کشف میں بوقت زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک ہاتھ مبارک سے مصافحہ کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا ہے کہ اے آدم بنوری! جو شخص تیرے ساتھ مصافحہ کرے اللہ تعالیٰ اس کی مغفرت فرمادے گا۔سبحان اللہ

۳۴۔ مورخہ 15-04-2005 کو حافظ آباد کے محلہ رشید پورہ میں قیام رات کو قبل از نوم راقم الحروف کے ساتھ تقسیم وراثت کے سلسلہ میں رشتہ داروں کی ناانصافی۔حق تلفی اور ان کے تشدد آمیز ظالمانہ رویہ کے متعلق سوچ بچار کرتے کرتے رات کا کافی حصہ گزر چکا تھا۔عالم خواب میں دیکھتا ہوں کہ اپنے آبائی گاؤں چھنی کریم داد میں اپنے حقیقی چچا غلام محمد بھٹی (مرحوم) کے مکان کی چھت پر کھڑا ہوں اور مکان کے ساتھ والی گلی میں مشرق کی طرف سے آگ بھڑکتی ہوئی گاؤں میں داخل ہوتی نظر آئی۔اور پھر اسی لمحہ راقم الحروف نے اپنے آپ کو گاؤں کی جامع مسجد نقشبندیہ میں موجود پایا۔عالم خواب میں دیکھتا ہوں کہ مسجد کے محراب کے ساتھ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک شاندار کرسی پر جلوہ افروز ہیں اور مسجد کا پورا ہال کمرہ سفید پوش اجنبی آدمیوں سے بھرا ہوا ہے۔سب لوگوں کے سروں پر سنت طریقہ کے مطابق سفید عمامے باندھے

ہوئے ہیں اور اپنے گاؤں کا ایک آدمی بھی مسجد میں موجود نہ تھا۔ راقم الحروف نے اپنی جگہ سے سر اٹھا کر سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس جا کر مصافحہ کی سعادت حاصل کی۔

میں قربان اس ادائے دستگیری پر میرے مولا

مدد کو آگئے جب بھی پکارا یا رسول اللہ ﷺ

۳۵۔ ضلع سیالکوٹ کے مشہور قصبہ پڑتانوالی میں دوران امامت وخطابت قومی اتحاد اور پیپلز پارٹی کا باہمی سیاسی اختلاف پیدا ہو جانے کی وجہ سے قومی اتحاد والے عشاء کی نماز کے بعد مساجد میں اذانیں پڑھتے تھے۔ اور پیپلز پارٹی والے اذانوں کے خلاف تھے راقم الحروف مولوی سلطان نے جامع مسجد نقشبندیہ میں عشاء کی نماز کے بعد خود بھی مسجد کے سپیکر کے اندر ہی کہا کہ مصیبت کے وقت اللہ کا ذکر کثرت سے کرنا بزرگانِ دین سے ثابت ہے۔ اس لیے اگر کوئی بھی اپنے مکان کی چھت پر اذان پڑھ لے تو کوئی مضائقہ نہیں۔ بہت سے لوگوں نے اپنے اپنے مکانوں کی چھتوں پر اذانیں پڑھیں۔ راقم الحروف کو اسی رات عالم خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت اس طرح نصیب ہوئی کہ سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سفید خوبصورت لباس زیب تن مبارک فرمائے مسجد نقشبندیہ اور مسجد کے حجرہ کے درمیاں جو پندرہ بیس فٹ کا فاصلہ تھا اس جگہ پر دیکھا کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چلتے پھرتے آیت الکرسی کی تلاوت بالجبر فرما رہے ہیں۔

۳۶۔ راقم الحروف نے چودہ سال کی عمر سے سلوک کی منازل طے کرنے کے سلسلے

میں 1957ء سے 1967ء تک سیر وسیاحت کے دوران ضلع بہاولنگر کے علاقہ جات تک پہنچ گیا اور ایک روز دل میں بار بار خیال آرہا تھا کہ میں کہاں دور دراز علاقہ میں پہنچ گیا ہوں۔ بہاولنگر کے ریلوے سٹیشن پر پہنچ کر حافظ آباد جانے والی ٹرین کا اتہ پتہ پوچھنے پر پتہ چلا کہ یہاں سے براہ راست کوئی ٹرین نہیں جاتی البتہ کچھ اسٹیشنوں سے بدل بدل کر حافظ آباد ٹرین جاتی ہے۔ دل میں گھبراہٹ اور پریشانی لاحق ہوئی۔ اگلی رات راقم الحروف کو عالم خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔ اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے راقم الحروف کو سلوک کی منازل کرنے کے سلسلے میں اپنے مرشد کریم کے آستانہ عالیہ چک جھمرہ پر سکونت اختیار کر کے طے کرنے کے متعلق فرمایا یہ واقعہ خواب راقم الحروف کا 1957ء سے 1967ء کے درمیان کا سیر وسیاحت کے دروان کا ہے۔

تعمیل ارشاد نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سلسلے میں راقم الحروف مولوی سلطان چک جھمرہ میں آکر اپنے مرشد کریم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوا جب آستانہ عالیہ چشتیہ چک جھمرہ میں پہنچا تو اس وقت تقریباً عشاء کا وقت تھا۔ اور اسی دوران موسم گرما تھا۔ دن کے وقت تھوڑی دیر اپنے مرشد کریم کے پاس حلقہ مریدین میں بیٹھنے کے بعد جب دوپہر کے وقت آستانہ عالیہ چشتیہ جو کہ آٹھ کنالی رقبہ پر مشتمل تھا جس میں ایک خوبصورت مسجد بھی ہے۔ آرام کرنے کی غرض سے مسجد میں آکر لیٹنے کے دوران راقم الحروف کو عالم خواب میں اپنے مرشد کریم کی زیارت نصیب ہوئی اور مرشد کریم مولوی سلطان کو فرمانے لگے کہ بیٹا! ''فنافی الشیخ'' فنافی الرسول اور فنافی اللہ کی منازل یہاں ہمارے پاس رہ کر طے کرو۔ راقم الحروف مولوی سلطان نے مزید کچھ عرصہ اپنے

مرشد پاک کی خدمت اقدس میں رہ کر روحانی فیوض و برکات حاصل کیئے۔

۳۷۔ 2002ء میں بمطابق رجب 1423ھ میں حافظ آباد میں ایک پرائیویٹ اسکول شاہین پبلک ہائی سکول میں درس وتدریس کے سلسلے میں ملازمت اختیار کرلی یہ سکول عبداللطیف صاحب جو کہ ایک فوجی ریٹائر افسر تھے ان کا ساگر روڈ میں کرایہ کی جگہ پر سکول اب ان کا یہ سکول ان کی اپنی ذاتی جگہ پر محلہ کشمیر نگر میں ہے۔ ابھی چند ہی روز اسکول میں پڑھاتے ہوئے گزرے تھے کہ راقم الحروف نے عالم خواب میں ایک بہت وسیع خشک دریا دیکھا، دوسرے لمحہ میں اپنے آپ کو ایک دینی مدرسے میں دیکھا۔ اس دینی مدرسہ میں بے شمار طلباء مختلف شعبہ جات میں علیحدہ علیحدہ پڑھ رہے تھے۔ تھوڑی دیر مدرسہ میں ٹھہرنے کے بعد دل میں یہ سوچ کر کہ اس مدرسہ میں نہ میرا کوئی طالب علم واقف ہے اور نہ کوئی استاد۔ اس لیے بے مقصد یہاں ٹھہرنا نامناسب ہے یہ سوچ کر میں مدرسہ میں سے باہر آ گیا۔ ابھی مدرسہ سے باہر قدم رکھا ہی تھا کہ ایک طالب علم نے آواز دی کہ مولوی صاحب! ہمارے استاد صاحب آپ کو بلا رہے ہیں۔ دوبارہ جب مدرسہ میں گیا تو مدرسہ کے طلباء ایک جگہ پر جمع تھے۔ مدرسہ کے ایک استاد نے راقم الحروف کو فضائل قرآن پاک کے موضوع پر تقریر کرنے کو کہا۔ راقم الحروف نے آج تک جناح کیپ نہیں پہنی تھی۔ لیکن خواب میں دیکھتا ہوں کہ جناح کیپ پہنی ہوئی ہے۔ اور خوبصورت بڑا رومال دونوں طرف کندھوں پر ہے۔ راقم الحروف نے عالم خواب میں ہی فضائل قرآن پاک کے موضوع پر چند احادیث مبارکہ بیان کیں۔ بیداری پر دل میں خیال آیا کہ مجھے ایک مدرسہ تعمیر کرنا چاہیے۔ صبح اسکول والوں کو استعفیٰ دے کر گاؤں چھنی کریم داد آ کر دو ایکڑ اپنا ذاتی رقبہ فروخت کر کے مدرسہ

اشاعت اسلام کے نام سے دس مرلہ جگہ پر عمارت کی تعمیر کی۔ گاؤں کے بچے، بچیاں اکھٹے تقریباً ڈیڑھ سو کے قریب قرآن پاک پڑھتے تھے۔ قاری غلام نبی صاحب، قاری سید شاہ صاحب، اور قاری غلام فرید صاحب یکے بعد دیگرے مدرسہ اشاعت الاسلام میں بچوں کو قرآن پاک کی تعلیم دیتے رہے۔ گاؤں والوں نے لڑکیوں کی پڑھائی کے لیے علیحدہ انتظام کرنے کو کہا۔ راقم الحروف نے گاؤں چھنی کریم داد میں محمد امیر بھٹی ولد حاجی رحیم بخش (مرحوم) کے گھر میں بچیوں کو قرآن پاک کی علیحدہ تعلیم دلوانے کا بندوبست کیا۔ حافظ آباد کے مدرسہ فاطمۃ الزہرا کی پرنسپل خالہ جمیلہ کی وساطت سے ایک حافظہ قاریہ کو گاؤں چھنی کریم داد بلا کر امیر بھٹی کے گھر درس وتدریس کا سلسلہ شروع کیا۔

۳۸۔ راقم الحروف نے دوران امامت وخطابت 100 سی الفیصل ٹاؤن، لاہور کینٹ نمبر 13 میں متعدد دینی رسائل تالیف کر کے لوگوں میں مفت تقسیم کیے اور ادارہ تبلیغ الاسلام کا کام 1973ء سے 1990ء سلسلہ جاری رکھا۔ بعد میں 1990ء کے بعد دوران قیام چھنی کریم داد میں ادارہ تبلیغ الاسلام کے نام سے دینی تبلیغ واشاعت کا کام شروع کیا۔ ایک روز موسم گرما میں اپنے قریبی رشتہ دار محمد یٰسین کے گھر میں بوقت دوپہران کے گھر میں موجود بر کے درخت کے سایہ میں سوتے وقت حالت خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت اس طرح نصیب ہوئی کہ حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نہایت سفید خوبصورت لباس زیب تن فرمائے ہوئے ہمارے گھر میں تشریف لا کر گھر کے کمرہ میں بچھی ہوئی چٹائی پر تشریف فرما ہوئے۔ (کہ اس چٹائی پر بیٹھ کر راقم الحروف کا تصنیف وتالیف کا کام ادارہ تبلیغ الاسلام کے نام سے دینی

تبلیغ واشاعت کا معمول تھا) راقم الحروف کو عالم خواب میں دن کے وقت حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی اور راقم الحروف کو حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک سے مصافحہ کی سعادت حاصل ہوئی۔

۳۹۔ 29 اگست 2004ء کو راقم الحروف کو محلّہ رشید پورہ میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت اس طرح نصیب ہوئی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک سبز رنگ کا لمبا کرتہ مبارک (چولا مبارک) زیب تن فرمائے ہوئے ہیں۔ اور راقم الحروف کو حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے معانقہ کی سعادت حاصل ہوئی اور معانقہ کے بعد مصافحہ کی سعادت حاصل ہوئی اور فرمایا کہ تجھے یہ سعادت اس لیے حاصل ہوئی ہے کہ تو نے بکثرت درود شریف پڑھا ہے۔

نوٹ: 1956ء سے لے کر اگست 2007ء تک صرف ایک مرتبہ بوقت زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم راقم الحروف کو معانقہ کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ اور صرف ایک ہی مرتبہ حالت بیداری میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔

۴۰۔ 30 اگست 2005ء راقم الحروف کو عالم خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت اس طرح نصیب ہوئی کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ایک ایسا خوشنما پیارا خوبصورت اور مبارک مقدس لباس زیب تن فرمائے ہوئے ہیں کہ جس طرح دنیا میں بہت بڑے جیّد مفسرین محدثین پہنتے ہیں۔ راقم الحروف کو حضور نبی کریم کے مقدس مطہر، معطر اور ہاتھ

مبارک سے مصافحہ کرنے کی سعادت حاصل ہوئی۔

۴۱۔ راقم الحروف نے چونکہ تعلیم مروجہ ایف اے تک حاصل کی ہے اس طرح بعض اوقات پرائیویٹ اسکولوں میں درس وتدریس کے سلسلے میں ملازمت کے مواقع میسر آئے۔ اس طرح ایک مرتبہ حافظ آباد میں دنکلے چوک کے نزدیک جناب محمد اکرم صاحب ایم ایس سی اور جناب مشتاق احمد مغل ایم اے انگلش نے ایک ڈان پبلک ہائی سکول کے نام سے اسکول کھولا تھا۔ مولوی سلطان نے اس سکول میں درس وتدریس کے دوران ایک مرتبہ حافظ آباد میں ونیکے چوک کے نزدیک جامعہ اشرفیہ جوکہ علی پور روڈ پر واقع ہے رات کو قیام کیا۔ چونکہ دینی مدارس خیر و برکت کی جگہ ہوتی ہے مولوی سلطان کو رات کو عالم خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا"

نوٹ: جامعہ اشرفیہ مسلک دیوبندی کا مدرسہ ہے اس مدرسہ کے ناظم اعلیٰ حضرت علامہ مولانا جناب محمد الطاف صاحب اور دیگر مدرسین حیات انبیاء کرام کے عقیدہ کے چونکہ قائل ہیں غالباً اس وجہ سے راقم الحروف کو اس مدرسہ میں رات کو دوران قیام حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔

۴۲۔ چونکہ درویشی طریقہ میں یہ طریقہ رائج ہے کہ جو پیسے ملیں وہ دینی امور اور خدمت خلق کے کاموں میں خرچ کر ڈالو اور دوسرے دن (Next Day) کے لیے اللہ پر

بھروسہ اور توکل کرو۔ اور یہ توکل کی منزل ہے۔ راقم الحروف نے اسی توکل علی اللہ کی منزل کو طے کرنے کے سلسلے میں 1973ء سے 1990ء تک جو وظیفہ مسجد سے ایک ماہ کے بعد ملتا وہ فضائل درود شریف کے موضوع پر رسائل تصنیف و تالیف کر کے لوگوں میں مفت تقسیم کرنے کا معمول رہا۔ اور 1990ء کے بعد جب درود شریف کے رسائل چھپوانے کے سلسلے میں مالی کمزوری رکاوٹ بنتی نظر آئی تو راقم الحروف کو جو اپنے گاؤں چھنی کریم داد جو کہ شہر حافظ آباد سے تقریباً چار میل مغرب کی طرف نزد جلال پور پنڈی بھٹیاں روڈ پر واقع ہے میں 1/2 4 ساڑھے چار ایکٹر رقبہ اراضی اور چند مویشی حصہ وراثت میں آئے تھے۔ اب جولائی 2009ء تک وقتاً فوقتاً فروخت کر کے درود شریف کے فضائل پر رسائل تصنیف و تالیف کر کے اور دینی مدارس تعمیر کرنے اور دینی مدارس میں متعین اساتذہ کرام کو ماہانہ وظیفہ ادا کرنے میں خرچ کر دیے ہیں۔

کروں تیرے نام پہ جاں فدا ۔۔۔ نہ بس اک جاں، دو جہاں فدا
دو جہاں سے بھی نہیں جی بھرا ۔۔۔ کروں کیا کروڑوں جہان فدا

2007ء میں ذوالحجہ کے ماہ مبارک میں نویں اور دسویں ذوالحجہ کو گھر کے اخراجات کے سلسلے میں کچھ عرصہ معاش کے سلسلے میں ذہنی پریشانی لاحق تھی اسی پریشانی کے عالم میں ذوالحجہ کی نویں اور دسویں کی درمیانی رات کو عالم خواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔

میں قربان اس ادائے دستگیری پر میرے مولا
مدد کو آ گئے جب بھی پکارا یا رسول اللہ ﷺ

۴۳۔ 2007ء میں محلہ جیلانی پورہ میں دوران قیام رمضان المبارک کا مقدس مہینہ تھا۔ بچوں کے اصرار پر اس نیت سے ٹیلی ویژن خرید لیا گیا کہ رمضان شریف میں T.V پر بہت اچھے پروگرام مثلاً نعت خوانی اور علمائے کرام وعظ و تقاریر فرماتے ہیں لیکن دس پندرہ دنوں میں باوجود بکثرت درود شریف پڑھنے کے بھی راقم الحروف کو عالم خواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی سعادت نصیب نہ ہو سکی۔ اس پریشانی لاحق ہونے کے سبب میں T.V فروخت کیا گیا اگلی شب کو راقم الحروف کو عالم خواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا"

۴۴۔ 1973ء سے جامعہ نعیمیہ لاہور سے درس نظامی سے فراغت پر اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل و کرم سے 1973ء سے 1990ء تک امامت خطابت درس و تدریس تصنیف و تالیف کے مقدس فرائض سرانجام دینے کی توفیق عطا فرمائی اور یہ سترہ (17) سال کا زیادہ تر وقت لاہور میں ہی گزرا۔ راقم الحروف لاہور سے اپنے آبائی گاؤں چھنی کریم داد آیا ہوا تھا دو چار روز چھنی کریم داد میں رہنے کے بعد جب لاہور جانے کے لیے ٹیوٹا پر بیٹھے ہوئے گوجرانوالہ کے پاس عالم چوک کے قریب نیند کا غلبہ ہوا تو حالت کشف میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا

كَثِيْرًا كَثِيْرًا"

۴۵۔ درود مستغاث شریف چونکہ سلسلہ چشتیہ کے معمولات میں شامل ہے اور درود شریف مستغاث قبل از نماز فجر یا بعد از نماز فجر درود شریف پڑھا جاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے راقم الحروف کو بھی اس درود شریف مستغاث کو ایک مدت سے روزانہ پڑھنے کی توفیق عطا فرمائی گئی ہے۔

اور درود شریف مستغاث کی زکوٰۃ کا طریقہ یہ ہے کہ نوچندی جمعرات کو شروع کر کے پہلے دن ایک مرتبہ، دوسرے دن دو مرتبہ، اسی طرح ایک مرتبہ کا اضافہ کرتے ہوئے گیارھویں روز گیارہ مرتبہ اور اس کے بعد بارھویں دن دس مرتبہ اور اس کے بعد ایک مرتبہ روزانہ کم کرتے ہوئے اکیسویں روز ایک مرتبہ پڑھے اور بعض بزرگان دین نے لکھا ہے کہ ہر ماہ نوچندی کو یہ زکوٰۃ ادا کرنا چاہیے۔ یہ درود شریف 32 صفحات پر مشتمل ہے۔ راقم الحروف نے صرف ایک ہی مرتبہ درود شریف کی زکوٰۃ ادا کی ہے۔ جب گیارہویں روز گیارہ مرتبہ درود شریف مستغاث کو رات کو سونے سے قبل پڑھا تو رات کو عالم خواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی سعادت اس طرح نصیب ہوئی۔ کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پاس اس قدر زیادہ .... اور بے شمار لوگ .... دور دراز تک بیٹھے ہوئے ہیں جس طرح کوئی مذہبی جلسہ ہو تو لوگ علمائے دین کی تقریر پر سننے کے لیے دور دراز سے سفر کر کے آتے ہیں۔

"اَللّٰهُمَّ صَلِّ عَلٰى سَيِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِيِّ الْاُمِّيِّ وَعَلٰى اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِيْمًا كَثِيْرًا كَثِيْرًا"

۴۶۔ درود شریف کبریت احمر حضرت غوث الاعظم سیدنا شیخ عبدالقار جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کی تصنیف ہے۔32 صفحات پر مشتمل ہے سلسلہ چشتیہ میں درود شریف کبریت احمر روزانہ پڑھنا ان کے معمولات میں شامل ہے۔اور اس کی تین زکوٰۃ ہیں۔

پہلی زکوٰۃ میں 41 روز۔41 مرتبہ روزانہ

دوسری زکوٰۃ میں 21 روز۔21 مرتبہ

تیسری زکوٰۃ میں 11 روز۔11 مرتبہ

زکوٰۃ کے بعد بعد از نماز فجر۔ بعد از نماز مغرب اور بعد از نماز عشاء ایک مرتبہ درود شریف کبریت احمد پڑھا جاتا ہے۔لیکن چونکہ بغیر زکوٰۃ کے 11 مرتبہ روز پڑھنے والے کے لیے بہت فیوض و برکات ہیں۔اس لیے راقم الحروف پہلی دوسری زکوٰۃ نہ ادا کرسکا، بہر حال کچھ عرصہ تک گیارہ مرتبہ روزانہ پڑھنے کا معمول رہا ہے۔گیارہ مرتبہ روزانہ درود شریف کبریت پڑھنے کے دوران راقم الحروف کو متعدد مرتبہ عالم خواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا"

۴۷۔ 2008ء ربیع الاوّل کے ماہ مقدس میں راقم الحروف نے دو صفحات پر ابوداؤد کی ایک حدیث جس میں ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کہ جو مجھ پر ایک مرتبہ سلام الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ پڑھتا ہے۔میں اس کے سلام کا جواب دیتا ہوں خواہ وہ دنیا کے

کسی حصہ میں رہ رہا ہوں۔

صلوٰۃ وسلام بصیغہ ہذا روضہ اطہر کے سامنے پڑھنے کی شرط نہیں..........اس حدیث کی شرح پر چند دلائل تحریر کر کے کمپوزنگ کروا کر لوگوں میں مفت تقسیم کیے۔ رات کو عالم خواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔ اسی ربیع الاوّل کے مبارک مہینہ کے دوسرے جمعہ کی نماز پڑھنے کے لیے محلّہ عثمان گنج جامعہ مسجد سیدہ فاطمۃ الزہراء میں سید فدا حسین شاہ صاحب جو سید شبیر حسین شاہ صاحب کے بھائی ہیں جمعہ کے روز تقریر اور وعظ فرماتے تھے۔

شاہ صاحب وعظ فرما رہے تھے کہ احقر کو دیکھتے ہی فرمانے لگے کہ دیکھو کہ یہ مولوی سلطان صاحب ہیں جامعہ نعیمیہ لاہور سے فارغ التحصیل ہیں اور کافی عرصہ لاہور میں امامت کرواتے رہے ہیں۔ بہت لکھے پڑھے اور فاضل عالم ہیں راقم الحروف اپنے تعارف کو شاہ زمان مبارک سے سن کر بہت متعجب تھا کہ میں تو ایک ناکارہ خلائق اور گنہگار آدمی ہوں۔ اور دوران وعظ ہی شاہ صاحب نے فرمایا کہ میں عمرہ پر جا رہا ہوں اگلے دو تین جمعہ کے روز مولوی سلطان صاحب ہی تقریر اور وعظ فرماویں گے۔

اور کچھ مالی معاونت بھی فرمائی۔ راقم الحروف نے دل میں سوچا کہ جناب شاہ صاحب مجھے درود شریف چھپوانے کے لیے ہی یہ پیسے دے گئے ہیں لہٰذا دوسرے جمعہ کو دو تین سو کی تعداد میں "صلوٰۃ والسلام بصیغہ ندا یعنی الصلوٰۃ والسلام علیک یا رسول اللہ" فوٹو سٹیٹ کروا کر جمعہ کی نماز کے بعد لوگوں میں مفت ہی تقسیم کر دیں۔ جب دوسرے جمعہ کی نماز کے

بعد یہ درود شریف لوگوں میں تقسیم کیے تورات کو عالم خواب میں فروغ عشق نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس فرائض انجام دینے کے سلسلے میں راقم الحروف کو اس قدر تاکید کی گئی کہ راقم الحروف کے پاس کتابی شکل میں چھپوانے کے وسائل نہ ہونے کے سبب سے بکثرت تعداد میں فوٹوسٹیٹ کرنے پر ہی اکتفا کر رکھا ہے۔ دو تین مرتبہ تورات کو عالم خواب میں اور پھر دن کے وقت حالت کشف فروغ عشق نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مقدس فرائض سرانجام دینے کی راقم الحروف کو تاکید کی گئی۔

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ ن النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلیٰ اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا"

۴۸۔ 2007ء میں غالباً اکتوبر کی 31 تاریخ کو ایک رسالہ دو جہاں سفیران عشق حضرت محمد مصطفٰے صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تصنیف کی تکمیل پر بعد از نماز مغرب راقم الحروف کو حالت بیداری میں ہی حالت کشف میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی اور اسی لمحہ بذریعہ کشف اور بذریعہ القاء من عنداللہ مطلع کیا گیا کہ حصول زیارت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو عالم خواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی سعادت نصیب ہوگی۔

(انشاء اللہ تعالیٰ)

۴۹۔ 2009ء میں محلہ جیلانی پورہ میں نزد مدھریانوالہ بائی پاس نزد گورنمنٹ اسپیشل ایجوکیشن سنٹر سکول سڑک پر ہی ربیع الاوّل کے مہینہ میں میلاد النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سلسلے میں جلسہ منعقد ہوا۔ حافظ آباد کے علمائے کرام مثلاً حضرت علامہ مولانا فیصل گیلانی کے علاوہ

دیگر علمائے کرام نے عملی تقاریر فرمائی۔ راقم الحروف نے ایک سو کی تعداد میں درود شریف "اللھم صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِنِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ" فوٹوسٹیٹ کروا کر مدینہ چکی والے سرفراز صاحب کو دیے کہ ان درود شریف کو جلسہ میں لوگوں میں مفت تقسیم کر دینا۔ انہوں نے جلسہ کے اختتام پر لوگوں میں وہ درود شریف مفت تقسیم کر دیے۔ اسی شب راقم الحروف کو عالم خواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلیٰ اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا"

۵۰۔ 7 جولائی 2009ء کو راقم الحروف نے فضائل درود شریف کے موضوع پر 180 احادیث مبارکہ کی متعدد فوٹوسٹیٹ کروا کر بذریعہ ڈاک بک پوسٹ لاہور میں جن جن مساجد میں امامت و خطابت کا موقع ملا ہے ان کے پتہ جات پر بذریعہ ڈاک ارسال کیں۔ راقم الحروف کو اس کام میں تقریباً دن ایک بجے تک مصروفیت رہی۔ کچھ تھکاوٹ محسوس ہونے کے سبب سے بغرض استراحت مسلم جامع مسجد جو کہ حافظ آباد میں مین بازار میں ہے اور پنجاب میڈیکل سٹور کے سامنے ہے میں آ کر آرام کرنے کی دوران آنکھ لگتے ہی عالم خواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔

"اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلیٰ سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلیٰ اٰلِهٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا"

راقم الحروف نے اختصار کے پیش نظر پچاس کی تعداد میں اہم اہم واقعات زیارات نبوی

صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تحریر کر دیے ہیں۔

دیکھا گیا ہزار بار گرچہ جمال مصطفےٰ ﷺ ہائے مگر فرید کی حسرت دل مٹی نہیں

در دل مسلم مقام مصطفےٰ ﷺ است در منزل عشق مرحلہ قرب و بعد نیست

ترجمہ: عشق کی منزل میں نزدیک اور دور کا مسئلہ نہیں ہوتا اور تفسیر روح المعانی صفحہ 34 میں حضرت ابو العباس المرسی رحمۃ اللہ علیہ کا قول ہے کہ میری چالیس سالوں سے یہ کیفیت ہے کہ اگر ایک لمحہ کے لیے بھی چہرہ مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم میرے سامنے نہ رہے تو میں اپنے آپ کو مسلمان نہیں سمجھتا۔

بِسۡمِ اللّٰهِ الرَّحۡمٰنِ الرَّحِيۡم

﴿لَقَدْ جَآءَ كُمْ مِّنَ اللّٰهِ نُوْرٌ﴾

چشم تصور کے دیدار کا آئینہ ایک پیکر نور کا

حلیہ مصطفیٰ

علیہ التحیۃ الثناء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

موئے مبارک:

راویان سرپائے اقدس بیان کرتے ہیں کہ سرکار کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سر کے بال شریف نہ بہت زیادہ گھونگروالے تھے نہ بالکل سیدھے، مہکتے ہوئے گیسوؤں کی درازی کبھی گوش مبارک تک ہوتی اور کبھی دوش اطہر تک پہنچ جاتی تھی۔ علمائے حدیث نے ان دونوں روایتوں میں یوں تطبیق دی ہے کہ جب زلفیں بکھر جاتی تھیں تو ان کی لمبائی گوش مبارک تک ہوتی تھی اور جب شانہ مبارک کر لیتے تھے تو دوش اقدس تک پہنچ جاتی تھیں۔ گویا دونوں روایتیں حق ہیں اور دونوں محبوب خدا کی ہر دو اداؤں کی آئینہ دار ہیں۔ یعنی گیسوے مبارک تا گوش رہتے تھے او رتا دوش بھی۔ اس کا پیارا جواب امام اہلسنت قدس سرہ سے سنیئے۔

سرکار کے موئے مبارک کی حرمت وتوقیر سے متعلق حضرت مولائے کائنات علی مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ ایک نہایت ایمان فروز حدیث روایت کرتے ہیں کہ ایک دن سرکار انور صلی

اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مجلس انور میں حاضر تھا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے موئے مبارک ہاتھ میں لے کر فرمایا:

"من اذی شعرة من شعری فالجنة علیہ حام"

(جامع صغیر جز ثانی ص: ۱۴۵)

ترجمہ: جس نے میرے ایک بال کی بھی بیحرمتی کی تو اس پر جنت کی نعمت حرام ہے۔

سرکار انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے موئے مبارک کو دارین کی برکتوں کا ذخیرہ بنانے کے لیے صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم کس درجہ مشتاق ، ہا کرتے تھے اس کے متعلق حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ بیان کرتے ہیں کہ حج کے موقعہ پر جب حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے سر کے حلق کرانے کے لیے بیٹھے تو صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے گرد حلقہ باندھ کر کھڑے ہو گئے۔اس کے بعد فرماتے ہیں۔

﴿فما یریدون ان تقع شعرة الا فی ید رجل﴾

(مسلم شریف جلد نمبر ۱)

ترجمہ: ہر شخص ی یہی کوشش تھی کہ سرکار کا ایک بال بھی اس کے ہاتھ لگ جائے۔

۲۔ بخاری شریف کی ایک روایت سے پتہ چلتا ہے کہ سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے سر کے بال مبارک حضرت ابو طلحہ کو عنایت فرمائے اور انہیں حکم دیا کہ اسے لوگوں میں تقسیم کر دو۔

سرکار انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی یہ ادائے رحمت اس عقیدے پر مہر تصدیق ثبت کرتی ہے کہ محبوبان الٰہی کی طرف منسوب چیزوں کو تبرک بنانا اسلام کا محمود پسندیدہ طریقہ ہے۔

ایک ایمان افروز واقعہ:

دنیائے کفر کے لیے قہر الٰہی کی ننگی تلوار حضرت خالد بن ولید رضی اللہ تعالیٰ عنہ جن کی نوک شمشیر سے اسلام کی عالمگیر فتوحات کی عظیم تاریخ مرتب ہوئی ہے ان کے نام سے کون واقف نہیں ہے معرکہ یرموک کے چشم دید گواہوں کا بیان ہے کہ ٹھیک اس وقت جب کہ جنگ چھڑی ہوئی تھی اور حضرت خالد کی تلوار کے قہرے کمان سے ہر طرف ایک شور محشر برپا تھا۔ قدم قدم پر تڑپتی ہوئی لاشوں اور کٹے ہوئے سروں کا انبار لگ رہا تھا کہ اچانک انہوں نے اپنا ہاتھ روک لیا اور وہ جھک کر زمین کی طرف کچھ دیکھنے لگے۔ لوگوں کو سخت حیرت ہوئی کہ ایسے نازک وقت میں جب کہ پل بھر کا وقفہ تقدیر کا پانسہ پلٹ دیتا ہے یہ کیا کر رہے ہیں چند ہی لمحوں کے بعد لوگوں نے محسوس کیا کہ کفر کے حرمن پر برسنے والی بجلی پھر چمکنے لگی، پھر قہر الٰہی کا سیلاب قیصر و کسریٰ کے پایہ تخت کی طرف بڑھنے لگا۔ پھر حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی تلوار خون کے لہراتے ہوئے سمندر میں تیرنے لگی۔

شام کے وقت جب لڑائی ختم ہو چکی اور اسلام کے سرفروش مجاہدین اپنی اپنی پیشانیوں میں فتح کی تابندگی لیے ہوئے اسلامی کیمپ میں واپس لوٹ آئے تو لوگوں نے حضرت خالد رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے اس واقعہ کے متعلق دریافت کیا۔ انہوں نے جواب دیا کہ میری تلوار کا یہ

سارا جوہر جس نے کفر کی دنیا کو تہہ و بالا کر دیا ہے او جس کی دہشت سے بڑے بڑے سورماؤں کا جگر پانی ہے دراصل یہ کچھ میرے دست وبازو کا کمال نہیں بلکہ میری ٹوپی میں سرکارِ انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا موئے مبارک ہے اس کی برکت سے بڑے بڑے معرکے پلک جھپکتے ہی سر کر لیتا ہوں۔ آج عین میدانِ جنگ میں جب دشمنوں کی یلغار کا میں تنہا مقابلہ کر رہا تھا اچانک میری ٹوپی زمین پر گر پڑی۔ اس حادثے کے بعد میری آنکھوں میں اندھیرا چھا گیا اور میں شدتِ اضطراب سے بے خود ہو گیا اور فیروز بختی کا گمشدہ یقین اس وقت تک واپس نہیں ہوا جب تک کہ میں نے ٹوپی دوبارہ حاصل نہیں کر لی۔

(نسیم الریاض وشفا شریف ص: ۴۴۳۴)

موئے مبارک سے ملے فتح وظفر

اس کا سایہ بھی کسی وقت میں نہ آیا نظر

سبحان اللہ! اصحاب کرام کے دلوں میں سرکار ابد قرار کی برکتوں کا کیسا شگفتہ و پختہ یقین تھا کہ پیشانی کا ایک بال ان تیئں متاعِ کونین سے بھی عزیز تھا۔

چہرہ مبارک:

چاند سے منہ پہ تاباں درخشاں درود

نمک آگین صباحت پہ لاکھوں سلام

جس کے آگے چراغ قمر جھلمائے

ان عذاروں کے طلعت پہ لاکھوں سلام

کس قلم میں یارا ہے کہ سرکار عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخ زیبا کا نقشہ کھینچ کر وہ روئے تاباں جس کی زیبائی پر سارا عرب وعجم دیوانہ تھا۔ اور جس کا ایک بار نظارہ بندۂ مومن کو عام انسانوں کی سطح سے بلند کر دیتا۔ دیکھنے والے سرکار کے حسن خداداد کا کل ورخ کی دلکشی کا عالم دیکھ کر بے ساختہ چیخ اٹھتے تھے۔

"لم ارقبلہ ولا بعدہ" (ترمذی شریف)

ترجمہ: ''ایسا حسین ودل کش چہرہ نہ پہلے کبھی دیکھا گیا نہ بعد میں دیکھا جائے گا۔''

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے رخ زیبا کی چاندنی شاعروں کا فرضی تخیل نہیں تھا بلکہ ماتھے کی آنکھوں سے نظر آنے والی نور کی ایک کرن تھی جو ہر وقت عارض تاباں سے پھوٹتی رہتی تھی۔

چنانچہ ام المومنین سیدۃ عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ ایک مرتبہ ایسا ہوا کہ رات کے وقت میں کپڑے سی رہی تھی ناگہاں میرے ہاتھ سے سوئی گر پڑی۔ میں نے ہر چند تلاش کیا لیکن وہ نہ ملی۔ اتنے میں سرکار دو عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہیں باہر سے تشریف لے آئے، گھر میں ہر طرف اجالا پھیل گیا۔ اب انہی کے الفاظ میں یہ ایمان افروز واقعہ سنیئے۔ اور سرکار انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرے مبارک کی نورانیت ودرخشانی کے متعلق عالم اسلام کی محترم ماں کا مشاہدہ ملاحظہ فرمائیے، فرماتی ہیں:

"فتبینت الابرۃ بشعاع نور وجهه صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم"

ترجمہ: سرکار کے رخ نور کی شعاع سے ایسا اجالا پھیلا کہ سوئی مل گئی۔ (حجۃ اللہ علی العالمین ص:۶۰)

امام اہل سنت علیہ الرحمۃ نے کیا خوب کہا ہے۔

سوزن گم شدہ ملتی ہے تبسم سے ترے
شام کو صبح بناتا ہے اجالا تیرا

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں نے حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ خوبصورت کسی کو نہیں دیکھا یوں معلوم ہوا کہ آفتاب آپ کے چہرہ اقدس میں چل رہا ہے۔ اب آگے انہی کی زبان میں ایمان افروز واقعہ سماعت کیجیے، فرماتے ہیں۔

"کان اذاضحک یتلألؤفی الجدر" (ترمذی)

ترجمہ: اور جب ہنستے تو دیواریں روشن ہو جاتیں۔

حضرت حسان بن ثابت رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

"متی یبدہ فی اللیل البهیم جبینه یلج مثل مصباح الدجی الموقد"

(شرح دیوان حسان ص:۱۵۷، دارالاندلس، بیروت)، (زرقانی علی المواهب جز رابع ص:۱۹۱)

یعنی جب اندھیری رات میں آپ کی پیشانی ظاہر ہوتی تو تاریکی روشن چراغ کی مانند چمکتی۔

حضرت جابر بن سمرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے کسی نے پوچھا کیا سرکار انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا چہرہ اقدس تلوار کی طرح چمکیلا تھا؟

فرمایا: "لا بل مثل الشمس والقمر" (مسلم شریف)

نہیں نہیں سرکار انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا چہرہ مبارک آفتاب و ماہتاب جیسا تھا۔ غرض کہ چہرہ نبوی، حسن و جمال ایزدی کا مظہر اور خوبی و کمال کا معدن ہے۔

چشمان مبارک:

جس طرف اٹھ گئی دم میں دم آ گیا
اس نگاہ عنایت پہ لاکھوں پہ سلام
کس کو دیکھا یہ موسیٰ سے پوچھے کوئی
آنکھ والوں کی ہمت پہ لاکھوں سلام

سرکار دو عالم کی چشمان مبارک نہایت خوبصورت، خوش نما و دراز تھیں۔ قدرت الٰہی سے سرگیں کہ بغیر سرمہ کے معلوم ہوتا کہ سرمہ لگا ہوا ہے۔ چشمان مبارک کی سفیدی میں باریک سرخ ڈورے تھے جن کو علامات نبوت میں شمار کیا گیا ہے۔

ہر وہ شخص جس کا دل ایمانی جذبہ رکھتا ہے اور دولت ایمان سے مالا مال ہے اس بات کا یقین واذعان رکھتا ہے کہ حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے رب کی عطا سے جب عالم فانی کے مخفی امور کو بالکل مشاہدات کی طرح جانتے ہیں ان کے متعلق یہ عقیدہ رکھنے میں اب کوئی تامل نہیں ہے کہ وہ عالم کی حقیقتوں سے بھی یقیناً باخبر ہیں۔

اس کے ثبوت کے لیے آگے پڑھیے:

"انی لا نظر الی ماورانی کما انی لانظر الی ما بین یدی"

(حاکم ابونعیم، مصنف عبدالرزاق)

ترجمہ: میں اپنے پیچھے سے بھی ایسا ہی دیکھتا ہوں جیسے کہ اپنے آگے سے دیکھتا ہوں۔

حضرت سیدۃ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتی ہیں کہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رؤیت پاک کا یہ عالم تھا کہ

"یری فی اللیل فی الظلمة کما یری فی النهار فی لضوؤ"

(خصائص کبریٰ ص:٦١ ج)

ترجمہ: اندھیرے میں بھی اس طرح دیکھتے تھے جس طرح روشنی میں دیکھتے تھے۔

حضرت عقبہ بن عامر رضی اللہ تعالیٰ روایت کرتے ہیں کہ رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا ہے تمہاری ملاقات کی جگہ حوض کوثر ہے۔

"وانی لا نظر الیہ وانا فی مقامی ھذا"

(بخاری شریف، مسلم شریف)

ترجمہ: اور میں اس کو یہاں سے دیکھ رہا ہوں۔

دانائے غیوب علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں کہ:

"مامن شئ لم اکن اریتہ الا تدرأیتہ فی مقامی ھذا حتی الجنۃ والنار"

(بخاری شریف ۱/۱۸)

ترجمہ: کوئی بھی چیز نہیں ہے جو ہونے والی ہو مگر میں نے اس کو یہاں کھڑے اس کو دیکھ لیا ہے یہاں تک جنت اور دوزخ بھی۔

فائدہ: جنت ساتویں آسمان پر ہے اور دوزخ ساتویں زمین کے نیچے جیسا کہ حضرت علامہ جلال الدین سیوطی علیہ الرحمۃ نے حضرت ابن عباس سے نقل کیا ہے۔

"ماذا کان غدا جعلھا اللہ حیث یشاء"

ترجمہ: اور قیامت کے دن خدا تعالیٰ جہاں چاہے گا رکھے گا۔

اور دوزخ ابھی ساتویں زمین کے نیچے ہے اور قیامت کے دن خدائے تعالیٰ جہاں چاہے گا رکھے گا۔

معلوم ہوا کہ نگاہ مصطفےٰ علیہ التحیۃ والثناء کی رسائی تحت الثریٰ سے لے کر ثریا بلکہ اس سے بھی وراء الوریٰ تک ہے نیز نکرہ حیز نفی میں عموم کا مفید ہے۔ ''کما ہو مصرح فی کتب الاصول'' پس ثابت ہوا کہ کوئی چیز حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی رؤیت پاک سے خارج نہیں ہے۔

سر عرش پر ہے نظر دل فرش پر ہے تری گزر
ملکوت وملک میں کئی شے نہیں وہ تجھ پر عیاں

گوش مبارک:

دور ونزدیک کے سننے والے وہ کان
کان لعل کرامت پہ لاکھوں سلام

سلطان دارین علیہ الصلوٰۃ والسلام کے ہر دو کان مبارک کامل وتام تھے قوت بصر کی طرح قوت سماعت بھی خدا نے آپ کو بطریق عادات غایت درجہ کی عطا فرمائی۔ آپ قریب وبعید کو یکساں سماعت فرماتے تھے۔ اس کا ثبوت خود سرکار انور کی زبان پاک سے سنئے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا۔

''انی اریٰ مالا ترون واسمع مالا تسمعون''

(خصائص کبریٰ ص: ۶۷ ج:۱)

ترجمہ: جو شے تم نہیں دیکھتے میں دیکھتا ہوں اور جو تم نہیں سن سکتے میں سن لیتا ہوں۔

حضرت ابوایوب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ارشاد فرماتے ہیں اے ابوایوب کیا تو سنتا ہے جو میں سنتا ہوں۔

"مااسمع اصوات الیھود فی قبورھم"

(طبرانی شریف)

ترجمہ: میں یہودیوں کی آواز سنتا ہوں جن کو قبروں میں عذاب ہو رہا ہے۔

حضرت عبداللہ بن عباس وحضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہم فرماتے ہیں۔ کہ ہم سرکار مدینہ کی خدمت بابرکت میں حاضر تھے۔ کہ ناگہاں سرکار نے اپنے سر انور کو اٹھا کر فرمایا "وعلیکم السلام ورحمۃ اللہ وبرکاتہ" حاضرین نے عرض کیا سرکار! آپ نے کس کو سلام کا جواب دیا ہے۔ فرمایا! حضرت جعفر بن ابی طالب فرشتوں کی جماعت کے ساتھ اوپر سے گزرے ہیں۔ "فسلم علی" انہوں نے مجھے سلام کیا جس کا میں نے جواب دیا ہے۔ (المستدرک دار قطنی)

حضرت ابودرداء رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ پیارے آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا کہ کوئی شخص ایسا نہیں ہے کہ مجھ پر درود شریف پڑھے مگر اس کی آواز مجھ تک نہ پہنچتی ہو۔ (یعنی میں اس کی آواز کو سنتا ہوں) وہ کہیں بھی ہو صحابہ نے عرض کیا سرکار! "یارسول اللہ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)" وفات کے بعد بھی سنئے گا فرمایا وفات کے بعد بھی کیونکہ

"ان اللہ حرم علی الارض ان تاکل اجساد الانبیاء"

(جلال الافہام، ابن قیم ص:۷۳)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ نے حرام قرار دیا ہے۔ زمین پر انبیاء کے جسموں کا کھانا یعنی وہ اپنی قبور میں جسموں کے ساتھ زندہ ہوتے ہیں۔ (ابوداؤد ج:۱، ص:۲۲۱، مجتبائی)

لب شیریں و دندان مبارک

پتلی پتلی گل قدس کی پتیاں
ان لبوں کی نزاکت پہ لاکھوں سلام
جس کے گچھے سے لچھے نور کے
ان ستاروں کی نزہت پہ لاکھوں سلام

حضور شرف انبیاء محبوب کبریا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لب مبارک نہایت خوبصورت اور سرخی مائل تھے، دندان مبارک کشادہ روشن وتاباں تھے جب کلام فرماتے تو دندان پیشین میں سے نور نکلتا دکھائی دیتا اور جب تبسم ریز ہوتے تو درودیوار روشن ہوجاتے۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو کبھی جماہی نہیں آئی۔

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مدنی سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کلام فرماتے تو

"رأی کالنور یخرج من بین ثنایاہ" (حجۃ اللّٰہ: ۶۸۱ و ترمذی شریف)

ترجمہ: ایک نور نظر آتا تھا جو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دندان مبارک سے نکلتا تھا۔

جگمگاتے ہوئے سرکار کے دلکش دنداں

خود بنا دیتے ہیں ذروں کو بھی ماہِ تاباں

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ آقائے اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب تبسم فرماتے تو

"یتلا لأ فی الجدر" (ترمذی شریف)

ترجمہ: تو دندان مبارک سے نور کی شعاعیں نکلتیں) جن سے دیواریں منور ہو جاتیں۔

دہن مبارک

وہ دہن جس کی ہر بات وحی خدا

چشمۂ علم وحکمت پہ لاکھوں سلام

جس کے پانی سے شاداب جان وجناں

اس دہن کی طراوت پہ لاکھوں سلام

رسول کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دہن مبارک فراخ، رخسار سے ہموار، سب سے زیادہ خوبرو اور خوش آواز تھا۔ آواز مبارک جان دار اور کچھ ایسی کہ خاموش ہو جائیں تو وقار چھا جائے اور کلام فرمائیں تو پھول جھڑیں۔ واضح بیان کلام، الفاظ کی کمی بیشی سے پاک، بولیں تو معلوم ہو کہ کلام کیا ہے، پروئی ہوئی لڑیاں ہیں جو ترتیب آہنگ سے نیچے گرتی جا رہی ہیں۔ آپ کی آواز قریب و بعید والے دونوں کو یکساں سنائی دیتی۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ میں جو کچھ شہنشاہِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنتا اس کو لکھ لیا کرتا، قریش نے مجھے منع کیا کہ ہر بات نہیں لکھنی چاہئے کیونکہ بہ تقاضائے بشریت ممکن ہے کہ غصہ کی حالت میں کبھی کوئی ایسی بات نکل جائے، پس میں لکھنے سے رک گیا اور اس بات کو بارگاہ رسالت میں پیش کیا۔ حضرت انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"اکتب فو الذی نفسی بیدہ مایخرج منہ الا حق" (ابوداؤد شریف)

ترجمہ: بے شک لکھ اور انگلی مبارک سے دہن مبارک کی طرف اشارہ کر کے فرمایا، خدا کی قسم اس دہن سے ہر حالت میں حق ہی نکلتا ہے۔

محفل نور کے پروانہ حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ان کے گھر میں ایک کنواں تھا ایک دن سرور کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس کنوئیں میں اپنا لعابِ دہن ڈال دیا۔

"فلم یکن بالمدینۃ بئر اعذب منھا" (حجۃ اللہ ص: ۶۸۵)

ترجمہ: لعاب دہن کی برکت سے اس کا پانی ایسا شیریں ہوگیا کہ مدینہ بھر میں اس سے میٹھا کنواں کوئی نہ تھا۔

دنیائے اسلام کے تاجدار امام الائمہ سراد الام سیدنا امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ اپنے قصیدہ میں فرماتے ہیں

علی ان المرمد اذداویته   فی خیبر فشفی بطیب کماک

ترجمہ: یعنی درہ خیبر کی لڑائی میں جب کہ مولائے کائنات علی مشکل کشا رضی اللہ تعالیٰ عنہ کی چشمان کو آشوب ہوا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لعاب دہن مبارک لگانے سے اسی وقت شفاء ہوگئی اور درد جاتا رہا۔

(قصیدہ نعمان ص:۱۱)

حضرت ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ محمد بن حاطب جو بچے تھے انکے ہاتھ پر پکتی ہوئی ہانڈی گر پڑی جس سے ان کا ہاتھ جل گیا پس اس رسول مسیحائے نفس نے جلی ہوئی جگہ پر دست مبارک پھیر کر اوپر لعاب دہن لگادیا تو وہ ہاتھ اسی وقت اچھا ہوگیا۔

(شفا شریف، ص:۲۲، ج:۱)

حضرت ابو سعید حذری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ غزوہ ذی قرہ (محرم ۷ھ میں) حضرت ابو قتادہ کے چہرہ پر ایک تیر لگا حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو بلایا اور زخم پر

لعاب دہن لگایا حضرت قتادہ فرماتے ہیں۔

"فما ضرب علی ولا قاح" (شفا شریف، ص:۲۷۲، ج:۱مطبوعہ شرک صحافہ)

ترجمہ: کہ اس وقت سے نہ میرے درد ہوا اور نہ زخم میں پیپ پڑی بلکہ شفا ہوگئی۔

حضرت خبیب کے والد حضرت فدیک یا فریک کی آنکھیں سفید ہوگئیں اور انہیں کچھ نظر نہ آتا تھا یعنی نابینا ہوگئے تھے۔ رسول مکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کی آنکھوں میں لعاب دہن ڈال دیا۔

"بابصر فرأیته یدخل الخیط فی الابرة وھو ابن ثمانین"

(مطبوعہ شرکتہ صافیہ، شفا شریف، جلد اصفحہ:۲۷۳)

ترجمہ: وہ بینا ہوگئے اور سب کچھ نظر آنے لگا یہاں تک کہ اسی (۸۰) برس کی عمر میں وہ سوئی میں دھاگہ ڈال لیا کرتے تھے۔

جنگ احد میں حضرت کلثوم بن حصین کے سینے میں ایک تیر لگا وہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں حاضر ہوئے حضور نے ان کے سینے پر لعاب دہن لگایا وہ فی الفور اچھے ہوگئے۔

(شفا شریف ص:۲۷۱)

جنگ بدر میں جب نور وظلمت کا مقابلہ تھا اور ایک ہزار کا لشکر جرار اسلام کو فنا کر دینے کے

عزم سے بدر کے میدان میں اتر پڑا تھا اس لشکر میں دنیائے کفر کے بڑے بڑے سورماؤں نے اپنے معبودان باطل کے سامنے حلف اٹھایا تھا کہ وہ روئے زمین کے مٹھی بھر مسلمانوں کو صفحہ ہستی سے نیست و نابود کر کے ہی واپس لوٹیں گے۔

مگر سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے تین سو تیرہ (۳۱۳) جاں نثاروں کے ساتھ مقابلے پر آ کھڑے ہوئے، آخر فرزندان توحید نے فیضانِ نبوی سے میدان بدر میں ایک عظیم الشان فتح حاصل کی۔ اس جنگ میں ابو جہل نے حضرت معوذ بن عفراء کا ہاتھ کاٹ ڈالا تو وہ اپنا ہاتھ اٹھائے ہوئے حاضر درِ رسالت ہوئے، حضور سید عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس پر لعاب دہن لگا دیا اور اس کو ملا دیا وہ اسی وقت جڑ گیا اور ایسا معلوم ہوتا کبھی کٹا ہی نہ تھا۔

(شفا شریف، ص:۲۸۱، جلد ۱)

زبان مبارک

وہ زبان جس کو سب کن کی کنجی کہیں

اس کی نافذ حکومت پہ لاکھوں سلام

اس کی باتوں کی لذت پہ لاکھوں درود

اس کے خطبے کی ہیبت پہ لاکھوں سلام

حضور انور شافع محشر صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "افصح الخلق" تھے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ

وسلم کا کلام شیریں حق و باطل میں فرق کرنے والا، افراط و تفریط سے مبرہ، واضح اور مبین گویا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کلام موتیوں کی لڑی ہیں جو گر رہیں ہیں۔

اس کے علاوہ اللہ تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تمام علوم سے مالا مال فرمایا کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر ایک زبان میں بامحاورہ کلام فرمانے تھے۔ جیسے آپ عربی زبان کے فصیح تھے ویسے ہی دوسری زبانوں کے۔

جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دوسری زبان میں گفتگو فرماتے تو اس زبان کے قواعد فصاحت و بلاغت کے مطابق فرماتے کہ زبان داں حیران رہ جاتے۔ محدثین کرام نے تصریح فرمائی ہے کہ جب کوئی شخص خواہ وہ کسی ملک کا ہوتا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حضور حاضر ہو کر اپنی زبان میں کچھ بولتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسی بولی میں اس سے باتیں کرتے یہ آپ کی زبان مبارک میں خداداد قدرت قوت تھی۔

ایک مرتبہ چند لوگ کسی ملک سے وفد کی صورت میں میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس وقت مسجد حرام میں تشریف فرما تھے۔ وہ لوگ مسجد میں آئے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پہچان نہ سکے کیونکہ (آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بادشاہوں کی طرح امتیازی شان سے نہیں بلکہ صحابہ کرام میں مل جل کر بیٹھا کرتے تھے) تو ان میں ایک شخص نے کہا "من ایوان اسران" یعنی تم میں رسول کون ہے؟ حاضرین میں کوئی بولی نہ سمجھا، سرکار نے فرمایا! اشکدارو" یعنی آگے آؤ یہ سن کر وہ آگے بڑھے اور اپنی بولی میں جو

پوچھتے رہے سرکار انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس کا جواب ان ہی کی بولی میں دیتے رہے۔ جس کو سوائے ان لوگوں کے کوئی نہ سمجھا۔ آخرانہوں نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو برحق رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تسلیم کیا اور دولتِ ایمان سے مشرف ہوگئے۔ اور اپنے ملک کو واپس ہوئے۔

(نسیم الریاض شرح شفا شریف)

کونین کا عظیم المرتبت امام جن کی جلالت شان کا ڈنکا کائنات ہستی کے شش جہات میں بج رہا ہے اور جن کی خداد شوکتوں کے پرچم پہاڑوں کی چوٹیوں پر لہرا رہے ہیں وہ امام الائمہ امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ لکھتے ہیں۔

"والذئب جاء ک والغزالة خد اتت بک تستجیر وتحتمی بحماک"

یعنی رحمت عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دربار میں بھیڑیا اور ہرنی فریادی بن کر آئے اور اپنی حفاظت کے خواستگار ہوئے و نیز لکھتے ہیں۔

"وکذالوحوش اتت الیک وسلمت لو شکا البعیر الیک حین یراک"

(قصیدہ نعمان، ص:۱۱)

اور ایسے ہی تمام وحشی جانور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو سلام کرتے اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت اقدس میں حاضر ہوتے اور اونٹ نے آپ کے حضور آتے ہی اپنی شکایت

پیش کی۔

یہ ہے عالم ماکان وما یکون سرکار انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دامن رسالت کے ساتھ کائنات کی وابستگی کا دلکش نظارہ، کیا اس سے سرکار کی شان مرکزیت اور کائنات کی تابعیت نمایاں نہیں ہوتی؟ جس طرح سراپا رحمت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اس دنیا میں کسی کا دکھ نہیں دیکھ سکتے۔ اسی طرح عالم برزخ میں بھی سرکار کی رحمت غم زدوں اور عذاب سے تڑپنے والوں کی مدد فرماتی ہے۔ آج بھی سرکار اپنے حریم اقدس سے عالم دنیا اور عالم برزخ کے دردمندوں کی بھرپور مدد فرماتے ہیں۔ رسالت کی سلطانی کہیں نہیں بدلی۔ صرف راجدھانیاں بدلتی ہیں۔

تمہارے منہ سے جو نکلی، وہ بات ہو کے رہی

حضرت زبیر بن بکار حضرت ابراہیم بن حارث سے روایت کرتے ہیں کہ سرکار نے غزوہ ذی قرد ۷ھ میں ایک چشمہ پر قیام فرمایا اصحابہ نے عرض کیا سرکار! (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) اس چشمہ کا ''بیسان'' ہے اور اس کا پانی نمکین یعنی کھاری ہے سرکار نے فرمایا۔

''بل ھو نعمان وماء ہ طیب فطاب'' (شفا شریف ص: ۲۷، ج ۱)

ترجمہ: نہیں بلکہ اس کا نام نعمان اور اس کا پانی میٹھا ہے تو وہ میٹھا ہو گیا۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک شخص وحی لکھتا تھا وہ مرتد ہو گیا تو سرور عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"ان الارض لا تقبله" (بخاری ومسلم وہکذا مشکوٰۃ شریف، ص ۵۳۵)

ترجمہ: اس کو زمین قبول نہیں کرے گی۔

چنانچہ ایسا ہی ہوا کہ جب وہ مرا اور مشرکوں نے اس کو زمین میں گاڑا تو زمین نے اس کو اوپر پھینک دیا کئی مرتبہ اس کو گاڑا گیا لیکن زمین نے اسے قبول نہ کیا۔ باہر پھینک دیا۔ آخر اس کی نعش قبر کے باہر پڑی رہی یہاں تک اس کا جسم نیست و نابود ہو گیا۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک مرتبہ محبوب رب العالمین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، حضرت ابی طلحہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے گھوڑے پر سوار ہو کر کہیں تشریف لے گئے اور وہ گھوڑا بہت سست رو تھا جب حضور واپس آئے تو فرمایا:

"وجدنا فرسک بحرا فکان بعد لا یجاریٰ" (شفا شریف، ص:۲۷۶، ج:۱)

ترجمہ: ہم نے تمہارے گھوڑے کو نہایت تیز پایا۔ اس کے بعد وہ ایسا تیز ہو گیا کہ کوئی گھوڑا اس کا مقابلہ نہ کرتا تھا۔

جو شب کو کہہ دیا دن تو دن نکل آیا

جو دن کو کہہ دیا شب تو رات ہو کے رہی

ریش مبارک

ریش خوش معتدل مرہم ریش دل

ہالۂ ماہ ندرت پہ لاکھوں سلام

خط کی گرد دہن وہ دل آرا پھبن

سبزہ نہر رحمت پہ لاکھوں سلام

آقائے کریم حضور سیدنا محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی داڑھی مبارک گھنی تھی اور چہرہ انور اس کے گھیرے میں ایسا ہوتا جیسے رحل پر قرآن رکھا ہوا ہو۔

آپ ریش مقدس کو تیل بھی لگایا کرتے تھے اور شانہ (شانہ یعنی کنگھی مبارک) بھی کیا کرتے تھے۔اور مونچھیں شریف کٹوایا کرتے تھے۔

گردن کندھے، پشت مبارک

جس میں نہریں ہیں شیر وشکر کی رواں

اس گلے کی نضارت پہ لاکھوں سلام

دوش بر دوش ہے جن سے شان شرف

ایسے شانوں کی شوکت پہ لاکھوں سلام

حضور محبوب کبریا علیہ الصلوٰۃ والسلام کی گردن مبارک نہایت خوبصورت تھی اعتدال کے ساتھ طویل اور چاندی کی طرح سفید اور حسین ایسی کہ

"کان عنقه ابریق فضة" (ترمذی شریف)

گویا کہ آپ کی گردن چاندی کی صراحی تھی۔

اور آپ کے کندھے مبارک بھی عجیب شان کے تھے نہایت حسین وخوبصورت کہ ایسے کسی انسان کے نہ تھے۔ حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ سرکار انور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے کندھے مبارک جب کبھی کھل جاتے

"فکانه سبیکة فضة"

تو یوں معلوم ہوتا کہ یہ چاندی کے ڈھلے ہوئے ہیں۔

حضرت علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ایک دن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ان کو اپنے کندھوں پر چڑھایا تو ان مبارک کندھوں کا یہ عالم تھا کہ "انی شئت نلت افق تلسلما" (مستدرک)

ترجمہ: اگر میں چاہتا تو مجھے آسمان تک پہنچا دیتے۔

حضرت محرص کعبی رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ رسول کونین صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ہجرت کے وقت جعرانہ سے عمرہ کا عزم فرمایا تو میری نظر آپ کی پشت مقدس پر پڑی۔

"فکانه سبیکة فضة" (احمد)

ترجمہ: تو گویا وہ چاندی کی ڈھلی ہوئی تھی۔ (مسند احمد بن حنبل ۳/۴۲۶)

بغل مبارک

اللہ تعالیٰ کے طیب وطاہر رسول سرکار دو جہاں صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مبارک بغلیں صاف، پاکیزہ اور خوشبودار تھیں۔ آپ کی بغلوں کا رنگ متغیر نہیں ہوتا تھا اور نہ ہی آپ کی بغلوں میں بال تھے۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ جو شمع نبوت کے پروانہ ہیں فرماتے ہیں کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دعا میں اس قدر ہاتھ بلند فرماتے دیکھا کہ

''حتیٰ یری بیاض ابطیة'' (بخاری شریف، ص:۱۳۵)

ترجمہ: آپ کی مبارک بغلوں کی سفیدی نظر آ رہی تھی۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خصوصیات میں سے ہے کہ

''ان الابط من جمیع الناس متغیر اللؤن غیرہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم'' (حجۃ اللہ، ص:۶۸۲)

ترجمہ: آپ کی بغلوں کا رنگ متغیر نہیں ہوتا تھا حالانکہ دیگر تمام لوگوں کی بغلوں کا رنگ متغیر ہوتا ہے۔

دارمی نے بنی حریش کے ایک ثقہ سے روایت کیا ہے کہ حضرت آمنہ کے لال سرکار عربی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ماعر بن مالک کو اس کے اقرار بالزنا پر سنگبار کرنے کا حکم دیا تو اس کے

بدن پر پتھر برستے دیکھ کر مجھے کھڑا رہنے کی طاقت نہ رہی قریب تھا کہ میں گر پڑتا تو سرکار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے اپنے ساتھ لگالیا۔ (وہ وقت ایسا تھا)

"فسال علی من عرق ابطه مثل ریح المسک" (خصائص کبریٰ)

ترجمہ: آپ کی مبارک بغلوں کا پسینہ مجھ پر ٹپک رہا تھا جس سے کستوری کی سی خوشبو آتی۔

دست وبازو مبارک

جس کو باردوعالم کی پرواہ نہیں
ایسے بازو کی قوت پہ لاکھوں سلام
ہاتھ جس سمت اٹھا غنی کردیا
موج بحر سماعت پہ لاکھوں سلام
نور کے چشمے لہرائیں دریا بہیں
انگلیوں کی کرامت پہ لاکھوں سلام

حضور خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دست مبارک کشادہ اور پر گوشت تھے۔ جو مصافحہ کرتا اس کا ہاتھ معطر ہو جاتا۔ انگلیاں لمبی اور بخشش وعطا کے لیے پھیلی ہوئی رہتی تھیں جن

کے اشارے سے چاند کا کلیجہ شق ہوا۔ بازو مبارک بھی گوشت سے پر تھے۔ ریشم سے زیادہ نرم۔

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

"مامست دیباجۃ ولا حریرا الین من کف رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ولا شممت مسکا ولا عنبرا اطیب من زائحۃ النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم"

ترجمہ: میں نے کسی ریشم اور دیباج کو نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے کف دست سے نرم نہیں پایا اور نہ کسی خوشبو کو آپ کی خوشبو سے بڑھ کر پایا۔

ابن عساکر سے روایت ہے کہ حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دست مبارک اسید بن ابی طالب کے چہرے اور سینہ پر پھیرا تو

"فکان اسید یدخل البیت الظلم فیضیء" (کنز العمال، ص:۹، ج:۷)

ترجمہ: اسید کا چہرہ مقدر روشن ہو گیا کہ وہ اندھیری کوٹھڑی میں داخل ہوتے تو وہ روشن ہو جاتی تھی۔

حضرت فاتح ولایت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ فتح مکہ کے دن سرکار مدینہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے مجھے کندھوں پر چڑھایا تو ان مبارک کندھوں کی قوت کا یہ عالم تھا کہ

"انی لوشئت نلت افق السماء" (مستدرک)

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ مختار عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم خود فرماتے ہیں۔

''اوتیت بمفاتیح خزائن الارض فوضعت فی یدی'' (بخاری شریف)

ترجمہ: زمین کے تمام خزانوں کی کنجیاں میرے ہاتھوں میں دے دی گئی ہیں۔

ونیز مدنی تاجدار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد ہے۔

''اعطیت الکنزین الحمر والأبیض'' (مسلم شریف)

ترجمہ: مجھے دو خزانے سرخ اور سفید یعنی سونا اور چاندی عطا فرمائے گئے۔

خدائے قدیر کے طیب وطاہر رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ارشاد گرامی ہے۔

''اوتیت مفاتح کل شئ'' (مسند امام احمد طبرانی ومعجم کبیر)

ترجمہ: مجھے ہر چیز کی کنجیاں دے دی گئی ہیں۔

سلطنت خداوندی کے دولہا علیہ الصلوٰۃ والسلام فرماتے ہیں

''ولؤشئت لسارت معی جبال الذھب'' (مشکوٰۃ شریف)

ترجمہ: اگر میں چاہوں تو میرے ساتھ سونے کے پہاڑ چلا کریں۔

قصیدہ امام اعظم رحمۃ اللہ علیہ کے صفحہ نمبر ۱۱ میں ہے۔

''شاہ مست لام معبدن التی   کشفت قدررت شفار صیاک''

ترجمہ: ام معبد کی اس بکری پر جس کا دودھ خشک ہو گیا تھا جب آپ نے دست اقدس پھیرا وہ دودھاری ہو گئی۔

سرورِ کونین صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا دستِ رحمت وہ دست رحمت ہے کہ جب کسی گنجے کے سر پر پھیرتے تو نئے نئے سیاہ بال نکل آتے ہیں۔ جب کسی ایک مشت خاک کفار پر پھینک دیتے ہیں تو کفار کو شکست فاش ہوتی ہے۔ جب کبھی بیمار پر پھیرتے ہیں شفا ہوتی ہے۔ اسی دست رحمت کو یوں بشارت دی جاتی ہے۔

﴿یَدُ اللّٰہِ فَوقَ اَیدِیھِم﴾ (القرآن)

ترجمہ: ان کے ہاتھوں پر اللہ کا ہاتھ ہے۔

اور یہی وہ دست رحمت ہے کہ کبھی کوئی محروم نہیں جاتا یہی وہ دست قدرت ہے کہ اشارے پاتے ہی چاند دو پارہ ہو گیا اور ڈوبا ہوا سورج واپس لوٹ آیا۔ یہی وہ نورانی ہاتھ ہیں کہ کونین کی نعمتیں انہیں مبارک ہاتھوں سے تقسیم ہوتی ہیں اور کائنات کی جملہ برکتیں ان ہی بے مثل ہاتھوں میں پوشیدہ ہیں۔

سینہ اقدس وقلب مبارک

رفع ذکر جلالت پہ ارفع درود

شرح صدر صدارت پہ لاکھوں سلام

دل سمجھ سے وراء ہے مگر یوں کہوں

غنچۂ رازِ وحدت پہ لاکھوں سلام

سرور کائنات صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سینہ اقدس کی شرح اور قلبِ اطہر کی وسعت کا بیان طاقت انسانی سے باہر ہے۔

قرآن پاک میں ارشاد ہے۔

﴿اَلَمْ نَشْرَحْ لَکَ صَدْرَکَ﴾ (القرآن، پارہ نمبر30)

ترجمہ: اے حبیب (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)! کیا ہم نے تیرا سینہ کھول دیا۔

شرح صدر کے لفظی ہیں کھول دینا، یہ ہدایت کا آخری مرتبہ ہے۔ اس مرتبہ میں تمام حقائق ملک وملکوت ولاہوت وجبروت منکشف ہو جاتے ہیں۔ زبان مبارک اسرار غیب کی کنجی اور دل مبارک خزانہ ہو جاتا ہے۔ پھر وہ جو کچھ فرماتا ہے عالم غیب میں مشاہدہ کر کے فرماتا ہے۔

اور یہ اسی شرح صدر کی تاثیر تھی کہ دنیا ومافیہا آپ کے نزدیک مچھر کے پر کے برابر وقعت نہیں رکھتے تھے۔ اور لک کی قید بتلا رہی ہے کہ وہ شرح صدر ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہی کے واسطے ہے یہی وجہ ہے کہ جو اسرار آپ کے قلب اقدس کو عطا ہوئے وہ کسی اور مخلوق کو عطا نہیں ہوئے۔ اور نہ ہی کوئی اور قلب اس کا متحمل ہو سکتا تھا۔ اور اسی قلب کے متعلق حضرت سیدہ

صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں۔

میں نے ایک مرتبہ حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں عرض کی کہ یارسول اللہ!
(صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم)

''اتنام قبل ان توتر فقال یا عائشة ان عینی تنامان ولا ینام قلبی'' (بخاری شریف، ص:۱۶۸، جلد:۴)

ترجمہ: آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وتروں سے پہلے سو جاتے ہیں اور اٹھ کر بغیر وضو فرمائے وتر شروع فرما دیتے ہیں فرمایا اے عائشہ! میری آنکھیں سوتی ہیں اور مرا دل نہیں سوتا۔

ہمارا مے خانہ بہت ہوشیار ہے ساقی
کہ آنکھیں سو رہی ہیں اور دل بیدار ہے ساقی

حضور ہادی عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا سینہ مبارک وہ سینہ مبارک ہے کہ جس میں اسرار الٰہیہ اور معارف ربانیہ وعلم وحکمت کے ہزار در ہزار بے حد بے کنار سندر لہرا رہے ہیں جن کی حقیقت وہ جانیں ان کا رب تعالیٰ جانے۔ اعلیٰ حضرت قدس سرہ لکھتے ہیں

شمع دل مشکوٰۃ تن سینہ زجاجہ نور کا تیری صورت کے لیے آیا ہے سورہ نور کا

جانشین مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم حضرت فاروق اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ حبیب اللہ صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے ہم میں قیام فرما کر ابتدائے آفرینش سے لے کر

جنتیوں کے جنت میں داخل ہونے اور دوزخیوں کو دوزخ میں داخل ہونے تک تمام خبریں دیں۔

"حفظه من ذالک حفظه ونیبه من نیسیه"

(بخاری، بدرالخلق ۱/۴۵۳، مشکوٰۃ شریف ۴۵۳)

ترجمہ: یادرکھا جس نے یادرکھا اور بھلادیا جس نے بھلادیا۔

حضرت عمرو بن اخطب انصاری رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں:

"فاخبرنا بما کان وبما هو کائن فاعلمنا احفظنا"

(مسلم شریف، مشکوٰۃ شریف، ۴۵۳)

ترجمہ: حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ہمیں ہر اس چیز کی خبر دی جو ہو چکی اور قیامت تک ہونے والی تھی۔ ہم میں زیادہ علم اسے ہے جسے زیادہ یادرہا۔

حضرت عبدالرحمٰن بن عائش سے منقول ہے کہ حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا میں نے اپنے رب عزوجل کو حسین صورت میں دیکھا رب تعالیٰ نے فرمایا ملائکہ کس بارے میں جھگڑ رہے ہیں میں نے عرض کیا تو بہتر جانتا ہے۔ فرمایا! حضور انور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے

"فوضع کفه بین کتفی فوجدت بردها بین ثدی فعلمت مافی السموت وما فی الارض" (مشکوٰۃ شریف، ص:۱۰۷)

ترجمہ: ''پروردگار عالم نے اپنا دست قدرت میرے دونوں شانوں کے درمیاں رکھا پس میں نے اس کے وصول فیض کی ٹھنڈک اپنی دونوں چھاتیوں کے درمیان محسوس کی پس اس کی برکت سے جان لیا میں نے ان تمام چیزوں کو جو آسمانوں اورزمینوں میں ہیں''

اس حدیث کی شرح میں حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمۃ نہایت ایمان افروز حقائق کا اظہار فرماتے ہیں۔

''فعلمت مافی السموت والارض ''پس دانسته هرچه در آسما نها وهرچه زمین بود عبارتست از حصول تمامه علوم جوی و کلی احاطه آن

(اشعة اللمعات ص: ۲۶۲)

ترجمہ: پس جان لیا میں نے ان تمام چیزوں کو جو آسمانوں اورزمینوں میں ہیں۔

حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس فرمان کا مطلب یہ ہے کہ سرکار نے زمین و آسمان کے سارے علوم جزوی وکلی کا احاطہ کیا۔

غرض کہ علم محمدی اولین وآخرین، شرق وغرب، فرش تا عرش، روز اول تا روز آخر ہر صغیرو کبیر ہر رطب دیا۔ بس ان سب کو محیط ہے نہ صرف اجمالا بلکہ تفصیلاً۔

اتنی واضح شہادتوں کے بعد بھی حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے علم وغیب کا انکار چمکتے ہوئے سورج کا انکار ہے۔

شکم مبارک

کل جہاں ملک اور جو کی روٹی غذا
اس شکم کی قناعت پہ لاکھوں سلام
جو کہ عزم شفاعت پہ کھینچ کر بندھی
اس کمر کی حمایت پہ لاکھوں سلام

حضور سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم سواء البطن والصدر تھے یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا شکم مبارک اور سینہ اطہر ہموار اور برابر تھا۔ سینہ اقدس کے درمیان بالوں کا ایک باریک خط تھا جو ناف تک تھا۔ سینہ پاک کے اوپر بال نہ تھے۔ سینہ اقدس کسی قدر ابھرا ہوا اور چوڑا تھا۔

حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا فرماتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی شکم سیر ہو کر نہیں کھایا۔ اور کبھی فاقہ کا شکوہ کسی سے نہیں فرمایا۔ یہ اختیاری فقر و فاقہ تھا جو آپ کو غنا سے زیادہ پیارا تھا۔ ورنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم چاہتے تو کیا کچھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھوں میں نہ تھا۔ دنیا کے خزانوں کی کنجیاں اور اللہ تعالیٰ کی تمام نعمتیں اور کائنات کی ساری برکتیں آپ کے بے مثل ہاتھوں میں تھیں۔

حضرت صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ عینی مشاہدہ بیان کرتی ہیں کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فاقہ کی حالت دیکھ کر میں رو پڑتی تھی اور اپنا ہاتھ حضور اقدس صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے شکم

مبارک پر پھیرا کرتی (کہ کیا فاقہ سے دب گیا ہے) اور کہا کرتی واری جاؤں دنیا میں سے اتنا تو قبول فرمالیجئے جو جسمانی قوت کے قائم رکھنے کو کافی ہو۔ تو جواب مرحمت فرماتے اے عائشہ!

"مالی واللدنیا اخوانی من اولی العزم من الوسل صبروا علی ما هواشد من هذا" (شفا شریف)

ترجمہ: مجھے دنیا سے کیا کام میرے برادر اولی العزم رسول تو اس سے بھی زیادہ حالت پر صبر کیا کرتے تھے۔

حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم بغیر افطار کے کئی روزہ پہ روزہ رکھتے تھے۔ صحابہ کرام رضی اللہ تعالیٰ عنہم نے بھی روزے رکھنے شروع کر دیئے جب ان حضرات میں کمزوری کے آثار نمایاں ہوئے تو حضور تاجدار مدینہ علیہ الصلوٰۃ والسلام نے انہیں منع فرمایا۔ صحابہ نے عرض کیا یارسول اللہ! (صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم) آپ خود تو روزہ رکھتے ہیں ہمیں منع فرماتے ہیں۔ حضور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

"لست کاحد منکم انی اطعم واسقی او انی ابیت اطعم واسقی"

(بخاری شریف، ۱/۲۶۳)

ترجمہ: میں تمہارے جیسا نہیں ہوں۔ مجھ کو روحانی غذا ملتی ہے۔

زانوئے مقدس اور پائے مبارک

زانوان کے حضور زانوؤں کی وجاہت پہ لاکھوں سلام

ساق اصل قدم شاخ نخل کرم

شمع راہ اصابت پہ لاکھوں سلام

کھائی قرآن نے خاکِ گزر کی قسم

اس کفِ پا کی حرمت پہ لاکھوں سلام

حضور اشرفِ انبیاء علیہ الصلوٰۃ والسلام کے زانوئے اقدس، دونوں مبارک ساقیں اور ہر دو پائے مبارک نرم اور پر گوشت تھے اور خوبصورت ایسے کہ کسی انسان کے ایسے نہ تھے۔ جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم چلتے تو قدم پاک کو قوت اور وقار اور تواضع سے اٹھاتے جیسا کہ اہل ہمت وشجاعت کا قاعدہ ہے۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں۔

"مارأیت احد اسرع فی مشیة من رسول اللہ صلی اللہ علیه وسلم کانما الارض تطوی له لنجهد انفسنا وانه لغیر مکترث"

(ترمذی، شمائل ترمذی)

ترجمہ: میں نے تیز چلنے میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے بڑھ کر کسی کو نہیں دیکھا، جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم چلتے تو یوں معلوم ہوتا کہ گویا کہ آپ کے لیے زمین لپٹی جارہی

ہے۔ آپ بآسانی بے تکلف چلتے مگر پھر بھی سب سے آگے رہتے۔

حضرت ابوہریرہ وحضرت ابوامامہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

"کان إذا مشی فی الصخرة غاصت قد ماہ فیه" (بیہقی، ابن عساکر)

ترجمہ: حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام جب پتھروں پر چلتے تو آپ کے پاؤں مبارک کے نشان ان پر لگ جاتے (یعنی وہ آپ کے پاؤں کے نیچے نرم ہو جاتے تاکہ چلنے میں سہولت ہو)۔

حضرت علامہ امام شہاب الدین خفاجی علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ سید عالم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلمجب کبھی ننگے پاؤں پتھر پر چلتے تو پتھر آپ کے مبارک قدموں کے نیچے نرم ہو جاتے اوران میں نشان پڑ جاتا چنانچہ ان پتھروں کو تبرکاً محفوظ کیا گیا جو کہ اب بھی موجود ہیں اور مصر میں، بیت المقدس میں متعدد پتھر پائے جاتے ہیں۔

"والناس یتبرک وتزوروہ وتعظمه" الخ (نسیم الریاض وغیرہ)

ترجمہ: اور وہ لوگ ان سے برکت حاصل کرتے اور ان کی زیارت کرتے ہیں اور ان کی تعظیم وتوقیر کرتے ہیں الخ

حضرت جابر رضی اللہ تعالیٰ عنہ کے پاس ایک اونٹ تھا حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم نے اس کے پہلو پر ایک ٹھوکر لگائی تو وہ "فنشط حتی کان میھلک رسالہ" (شفا شریف ص: ۲۷۶، جلد ۱، مطبوعہ مصر) ایسا نشاط میں آیا کہ حضرت جابر اس کی باگ نہ تھام سکتے تھے۔

سبحان اللہ یہی وہ قدم مبارک ہے جنہوں نے ناقہ مبارک کو نوازا تھا۔ یہی وہ قدم مبارک ہیں جو کبھی عرش پر ہیں تو کبھی فرش پر چراغ قدس کے پروانے، ان ہی قدم مبارک کو بوسہ دیکر سعادت دارین حاصل کرتے ہیں۔ حضرت زرائم رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم ایک وفد کی صورت میں مدینہ تشریف لائے۔

''فنتبل یدرسول اللہ صلی صلی اللہ تعالیٰ علیہ و آلہٖ وسلم ورجلہ''

(مشکوۃ شریف)

ترجمہ: تو ہم نے حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کے ہاتھ پاؤں کو بوسہ دیا۔

قد مبارک

قد بے سایہ کے سایۂ مرحمت
ظلِ ممدودِ درافت پہ لاکھوں سلام
طائران قدس جس کی ہیں قمریاں
اس سہی سروقامت پہ لاکھوں سلام

رسول اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم نہ بہت دراز اور نہ کوتاہ بلکہ میانہ قد مائل بہ درازی تھے مگر لوگوں کے ساتھ ہوتے تو سب سے بلند وسرفراز ہوتے، درحقیقت یہ آپ کا معجزہ تھا کہ جب علیحدہ ہوتے تو میانہ قد مائل بہ درازی ہوتے اور جب اوروں کے ساتھ چلتے یا بیٹھتے تو سب

سے بلند و بالا دکھائی دیتے تاکہ باطن کی طرح ظاہر میں بھی کوئی آپ سے بڑا معلوم نہ ہو۔

ہمارا ایمان و عقیدہ ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نور ہیں آپ کی مثل نہ کوئی ہوا ہے اور نہ ہی ہوسکتا ہے۔ امت کے جلیل القدر شہرہ آفاق علماء کرام محدثین عظام کا بھی یہی مذہب ہے جیسا کہ حضرت مولا علی رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا ارشاد گرامی ہے:

''لم ار قبله ولا بعده'' یعنی آپ کی مثل میں نے نہ آپ سے پہلے اور نہ آپ سے بعد کسی کو دیکھا۔

سرکار امام اعظم رضی اللہ تعالیٰ عنہ عرض کرتے ہیں

''واللہ یا یٰسین مثلک لم یکن فی العالمین وجق من انباک''

ترجمہ: یعنی خدائے قدیر کی قسم اے یٰسین لقب والے! آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی مثل سارے جہان میں اب کوئی نہ ہوگا اس حق تعالیٰ کی قسم جس نے آپ کو نبی بنایا۔

حضرت امام قسطلانی شارح بخاری علیہ الرحمۃ کی ایمان افروز بات ملاحظہ کریں فرماتے ہیں کہ حضور انور صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ ایمان کامل کا یہ مطلب وہ اس بات پر ایمان رکھے۔

''جعل خلق بدنه الشريف على وجه لم يظهر قبله ولا بعده خلق ادمى مثله'' (مواہب لدنیہ جلد ۳، ص: ۷۰)

ترجمہ: کہ خدا تعالیٰ نے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا بدن شریف ایسا بے مثل مخلوق کیا ہے کہ نہ آپ سے پہلے نہ بعد کوئی آدمی آپ جیسا پیدا کیا ہے اور نہ کرے گا۔

تاجدار روحانیت حضرت امام بوصیری علیہ الرحمۃ والرضوان لکھتے ہیں۔

''منزہ عن شریک فی محاسنہ فجوھر الحسن فیہ غیر منقسم''

ترجمہ: اے ہمارے آقا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنی صفات تورانیہ میں شریک نہیں یعنی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لاثانی نورانی ہیں۔ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسن منیر تقسیم ہونے والا نہیں بے مثل و بے نظیر ہے۔

حضرت علامہ زرقانی رضی اللہ تعالیٰ عنہ مندرجہ بالا شعر کی شرح فرماتے ہیں۔

''اختارہ خلاق الانسان حبیبا لا شریک لہ فی الحسن وجوھرہ لا یقبل لہ القسمۃ'' (زرقانی ص:۷۰، جلد۴)

ترجمہ: انسانوں کے خالق نے حضور کو اپنا حبیب بنالیا اور حسن میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا کوئی شریک نہیں اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسن تقسیم ہونے والا نہیں ہے۔

قرآن پاک میں آپ کو نور فرمایا گیا ہے۔ اور ظاہر ہے کہ نور کا سایہ نہیں ہوتا حضور کا سایہ نہ ہونے پر علماء حدیث نے کافی وجہیں بیان کی ہیں منجمد ان میں سے ایک یہ ہے کہ کوئی شخص اس پر پاؤں نہ رکھ دے۔ (مالک)

حضرت قاضی عیاض مالکی علیہ الرحمۃ لکھتے ہیں کہ حضور نے نبوت ورسالت میں سے یہ بات بھی مذکور ہے کہ ''لاظل مشخصه فی شمس ولا قمر لانه کان نورا وان الذباب کان لایقع علی جسده ولا علی ثیابه'' (شفاشریف، مصری، ص: ۳۰۷، ج:۱)

ترجمہ: آپ کے جسم انور کا سایہ نہ دھوپ میں ہوتا نہ چاندنی میں، اس لیے کہ آپ نور تھے اور مکھی آپ کے جسم مبارک پر اور لباس پاک پر نہ بیٹھتی تھی۔

امام العارفین حضرت مولانا رومی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں۔

چو فناس از فقر پیرایه شود   او محمد وار بے سایه شود

یعنی جب فقر کی منزل میں درویش فنا کا لباس پہن لیتا ہے تو محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرح اس کا سایہ بھی زائل ہو جاتا ہے۔

حضرت علامہ بحر العلوم مندرجہ بالا شعر کی شرح میں فرماتے ہیں۔

''در مصرع ثانی اشاره بمعجزه آں سرور صلی الله علیه وآله وسلم که آں سرور اسایه نمی افتاد''

ترجمہ: مصرع ثانی میں حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی طرف اشارہ ہے کہ حضور کا سایہ نہ تھا۔

حضرت امام علامہ احمد بن محمد خطیب قسطلانی علیہ الرحمۃ ارشاد فرماتے ہیں۔

"لم یکن له صلی اللّٰہ علیه وسلم ظل فی شمس ولاقمر"

ترجمہ: سرورِ عالم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جسم اطہر کا سایہ نہ آفتاب کی روشنی میں پڑتا تھا نہ ماہتاب کی چاندنی میں۔

پسینہ مبارک، لباس مبارک

شبنم باغ حق · یعنی رخ کا عرق

اس کی سچی براقت پہ لاکھوں سلام

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اوصاف حمیدہ سے ایک صفت یہ بھی ہے کہ بغیر خوشبو لگائے آپ سے ایسی خوشبو آتی تھی کہ کوئی خوشبو اس کا مقابلہ نہیں کرتی تھی۔ آپ کا پسینہ مبارک بھی بہت خوشبودار ہوتا تھا۔ بوجہ نفاست آپ کے بدن مبارک پر کپڑا میلا نہ ہوتا تھا۔

آپ کا لباس مبارک عمامہ، چادر قمیص، اور تہ بند تھا۔ عمامہ شریف اکثر سفید کبھی سیاہ کبھی سرخ کبھی سبز بھی ہوتا تھا۔ شملہ مبارک کبھی چھوڑتے اور کبھی نہ چھوڑتے شملہ اکثر دونوں شانوں کے بیچ میں اور کبھی شانہ پر پڑا رہتا تھا بعض اوقات تحنک بھی فرماتے یعنی دستار مبارک کا ایک پیچ ٹھوڑی مبارک کے نیچے سے گزار کر باندھتے۔ عمامہ کے نیچے سر اقدس پر لپیٹی ہوئی ٹوپی بھی ہوا کرتی تھی۔ اونچی ٹوپی آپ نے استعمال نہیں فرمائی۔

آپ اکثر عمامہ، قمیص اور تہ بند استعمال فرماتے تھے۔ اور آپ کو لباس سفید رنگ کا پسند

تھا کبھی جبہ رومی بھی زیب تن فرماتے جس کی آستین اس قدر تنگ تھیں کہ بوقت وضو دست مبارک آستینوں سے نکالنے پڑتا اور جبہ کسرانی بھی آپ نے پہنا ہے۔ جس کی جیب وچاکوں پر دیبا کی سنجاف تھی۔ یمن کی دھاری دار چادریں آپ کو پسند تھیں۔ ایسی اونی چادر بھی آپ نے استعمال فرمائی ہے جس پر کجاوہ کی شکل بنی ہوئی تھی۔ نعلین شریفین چپل کی شکل کی تھیں۔ ہر ایک دو، دو تسمے دوہری تہ والے تھے۔ ایک تسمہ انگوٹھے اور متصل کی انگشت کے بیچ میں، اور دوسرا انگشت میانہ یعنی بیچ والی انگلی اور بنصر کے بیچ میں ہوا کرتا۔

حضرت امام قاضی عیاض علیہ الرحمۃ فرماتے ہیں کہ ان تمام مقامات اور ان تمام اشیاء کی تعظیم وتکریم کی جائے جس کو آپ کے جسم اطہر کے ساتھ لگنے کا شرف حاصل ہوا ہے یا نسبت ہے۔ (شفا شریف، ص:۵۶، جلد۱)

خاط طیبہ از دو عالم خوشتر است

دے خنک شہرے کہ درد دلبر است

حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے منقول ہے کہ میں نے عنبر کستوری اور کسی خوشبو کو بوئے محبوب صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے زیادہ خوشبودار نہ پایا۔ (بخاری ومسلم)

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ فرماتے ہیں

"کان عرقه فی وجهه مثل اللؤلؤ اطیب من المسک" (ابونعیم)

ترجمہ: سرکار اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو پسینہ آتا تو پسینہ کے قطرے چہرہ انور سے موتیوں کی طرح گرتے جو کستوری سے زیادہ خوشبودار تھے۔

حضرت ابو عبداللہ عطار علیہ الرحمۃ عرض کرتے ہیں۔

بطیب رسول الله طاب نسیمها المسک ما الکافور ما الصندل الطیب

ترجمہ: آپ کی خوشبو سے مدینہ منورہ کی ہوائیں خوشبودار ہوگئیں کیا ہے کستوری اور کافور اور کیا ہے عطر صندل تروتازہ۔

اللھم صل وسلم علی سیدنا محمد واله واصحابه علی قدر حسنه وجماله وجوده ونواله والله تعالیٰ اعلم باالصواب

فائدہ:

حصول زیارت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لیے رات کو سونے سے قبل ایک ہزار مرتبہ درود شریف پڑھنے کے بعد حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حلیہ مبارک کو جو موجودہ صفحہ نمبر ایک سے صفحہ نمبر دس تک ہے پڑھ لینا ضروری ہے اور حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حلیہ مبارک کو پڑھنے کے بعد یہ دعا دس مرتبہ پڑھی جائے:

"اللھم انی اسئلک بحق سیدنا محمد صلی اللہ علیه وآله وسلم ارنی وجه سیدنا محمد صلی اللہ علیه وآله وسلم فی

المنام حالا و مالا"

ترجمہ: یااللہ! میں تجھ سے تیرے پیارے پیغمبر حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس کے توسل سے سوال کرتا ہوں (دعا کرتا ہوں) کہ مجھے عالم خواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی سعادت نصیب فرما۔ موجودہ وقت میں اور بعد میں۔

آمین بجاہ سید المرسلین

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم کی عالم خواب میں زیارت

۔ علامہ سیوطی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال شریف کے بعد اگر کسی شخص نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو عالم خواب یا حالت بیداری میں یعنی جاگنے کی حالت میں سر کی آنکھوں سے دیکھا ہے تو اس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے مدینہ منورہ میں موجود جسم کو نہ دیکھا ہے بلکہ اس کی مثال کو دیکھا ہے۔

۲۔ بخاری شریف کے مشہور شارح علامہ منیر فرماتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی روح مبارک کے لئے مثال پیدا فرما دیتا ہے جو بیدار میں نظر آتی ہے جیسا کہ خواب میں۔

۳۔ جب اللہ تعالیٰ کسی بندے کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے مشرف فرماتا ہے تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے نور مبارک کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے جسم اطہر کی صورت میں مثال پیدا فرما دیتا ہے اور زیارت کرنے والا بسا اوقات غلبہ حال کی وجہ سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جسم مبارک ہی سمجھ لیتا ہے۔

حضرت شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ مدارج النبوت جلد ا صفحہ ۲۷ میں بے شمار خصوصیات نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو بیان کرنے کے بعد فرماتے ہیں کہ حاصل کلام یہ ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وصال شریف کے بعد دیکھنا مثالی صورت میں ہے جیسا کہ خواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی مثال شریف کا دیدار ہوتا ہے۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ السلام کا وہ مبارک جسم جو مدینہ منورہ

میں قبر اطہر کے اندر آرام فرما ہے وہ زندہ ہے مثالی صورت میں ظاہر ہوتا ہے اور ایک وقت میں کئی مثالی وجود عوام کو خواب میں اور خاص کو حالت بیداری میں یعنی جاگنے کی حالت میں نظر آتے ہیں۔ قبر میں سوال و جواب کے وقت بھی حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی مثالی صورت ظاہر ہوتی ہے۔

عاشقان بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی تمام دنیا میں مختلف ملکوں مختلف شہروں اور مختلف مقامات پر ایک ہی وقت میں زیارت نصیب ہو سکتی ہے۔ مختلف لوگوں کو زیارت کے لئے یہ ضروری نہیں کہ حضرت رسول اکرم صلی اللہ علیہ وسلم سب جگہ تشریف لے جائیں بلکہ ایک ہی وقت میں اور ایک ہی جگہ سے عاشقان بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت ہو سکتی ہے۔ جس طرح آفتاب اپنی جگہ قائم ہوتا ہے اور تمام دنیا میں ہر ملک اور ہر شہر سے اسے دیکھا جا سکتا ہے۔

مولانا اشرف علی تھانوی فرماتے ہیں کہ جن نفوس قدسیہ کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی حیات مبارکہ میں شرف صحبت و مکالمت حاصل ہوا۔ اور انوار نبوت سے ظاہراً باطناً مستفید ہوئے وہ صحابی ہیں۔ تمام دنیا کے غوث، قطب، ابدال علماء، فضلاء حفاظ، قرّاء، مفسرین، محدثین اگر جمع ہو جائیں تو بھی ان سب کو وہ فضیلت حاصل ہو نہیں ہو سکتی جو ایک صحابی کو بلا واسطہ اکتساب انوار رسالت صلی اللہ علیہ وسلم سے شرف صحابیت کی وجہ سے حاصل ہوا ہے۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم خواب میں دیکھنے والا نبوت کے چھیالیسویں حصہ سے بہرہ ور اور عالم مثال میں شرف صحابیت سے مشرف و ممتاز ہوتا ہے۔ اگر خوش قسمتی سے یہ دولت دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم

حالت بیداری میں بار بار نصیب ہو جائے تو اس کا شمار مثالی صحابہ کی قسم اوّل میں ہے ورنہ معمولیت تو کہیں گئی ہی نہیں جو خود اپنی حالت میں تمام تشریفات عالم سے افضل و اعلیٰ ہے۔

دیدار مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وسلم جنت میں جانے سے بھی افضل ہے اس کی وجہ یہ ہے کہ جو لوگ جنت میں جائیں گے انہیں جنت کی نعمتیں عطا ہوں گی بلکہ ہر شخص کے لئے مخصوص نعمتیں ہوں گی اور جس کو حضرت نبی اکرم صل اللہ علیہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہوگی اس کو جنت کی تمام نعمتوں سے نوازا جائے گا۔

اگر کوئی شخص دل وجان سے حضور علیہ الصلوٰۃ السلام کی زیارت کی سعادت عالم خواب میں نصیب ہونے کی تمنا رکھتا ہے تو اس کو رات کو سونے سے قبل درود شریف صلی اللہ علے النبی الأ می ایک ہزار مرتبہ پڑھنے کے بعد درج ذیل اشعار کو بکثرت پڑھنے سے عالم خواب میں انشاء اللہ زیارت نصیب ہوگی۔

کجائی یا رسول اللہ کجائی

چرا در دیدہ تارم نیائی

ترجمہ: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم آپ صلی اللہ علیہ وسلم کہاں تشریف فرما ہیں۔ میری تاریک آنکھوں میں تشریف کیوں نہیں لاتے۔

منم مشتاق باصد آرزوہا چہ خوشی باشد دیدارم نمائی

ترجمہ: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں سینکڑوں تمناؤں کے ساتھ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے دیدار کا تمنائی ہوگیا ہوں کیا ہی اچھا ہو کہ مجھے آپ (صلی اللہ علیہ وسلم) کا (عالم خواب) میں دیدار نصیب ہو جائے۔

بہ بوئیت زندہ ام ہر جا کہ ہستم ،، رؤیت آرزومندم کجائی

ترجمہ: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم میں جہاں کہیں بھی ہوں آپ صلی اللہ علیہ وسلم کی صحبت کی خوشبو سے تو زندہ ہوں اور آپ صلی اللہ علیہ وسلم کے دیدار کا تمنائی ہوں۔

بعض بزرگان دین نے لکھا ہے کہ حصول زیارت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سلسلے میں سبب کو دخل نہیں محض رب تعالیٰ کی عطا ہے لیکن غالب امر یہ ہے کہ اگر انسان کامل اتباعِ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس پر محبت بھرے دل سے بکثرت درود شریف پڑھے تو اللہ تعالیٰ فضل وکرم فرما دیتا ہے۔

عاشقان بارگاہ نبوی ﷺ کو تین طریقوں سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔

(۱) عالم خواب میں زیارت

(۲) حالت کشف میں زیارت (یعنی حالت بیداری میں دل پر غلبہ استغراق کی کیفیات کی کیفیات پر پیدا ہونے کی حالت میں دل کی آنکھ سے زیارت)

(۳) عالت بیداری میں یعنی جاگنے کی حالت میں سر کی آنکھوں سے زیارت ایک جماعت نے حالت بیداری میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت سے انکار کیا ہے جبکہ دوسری جماعت نے جائز اور ممکن قرار دیا ہے۔ اور یہی درست رائے ہے۔ کیونکہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا ہے

"من رانی فی المنام فسیرنی فی الیقظة ولا یتمثل الشیطان بی"

ترجمہ: جو مجھے عالم خواب میں دیکھے گا وہ عنقریب مجھے حالت بیداری میں میں بھی دیکھے گا۔ اور شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا۔ (بخاری و مسلم بروایت ابو ہریرۃ ؓ)

اور جو لوگ اس حدیث میں لفظ یقظہ سے مراد روز قیامت لیتے ہیں ان کا نظریہ کسی طرح بھی درست نہیں کیونکہ قیامت کے روز تو سب لوگ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کرسکیں گے خواہ ان کو دنیا میں حضور علیہ الصلوٰۃ السلام کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی ہو یا نہ نصیب ہوئی

ہو۔

علمائے محققین صاحب بصارت ایقان ویقین لکھتے ہیں کہ جس شخص کو دنیا میں ایک مرتبہ بھی عالم خواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ السلام کی زیارت نصیب ہوئی اس کو وفات سے پہلے حالت بیداری میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی سعادت نصیب ہوگی اور اس کی روح اس کے جسم سے اس وقت تک پرواز نہ کرے گی جب تک اس کو حالت بیداری میں حضور علیہ الصلوٰۃ السلام کی حالت بیداری میں زیارت نہ ہو جائے۔ خواہ اس کو یہ سعادت جان کنی کے وقت ہی حاصل ہوتا کہ وعدہ فرمان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم "من رزنی فی المنام فیسرانی فی الینقطة بر ایفا" نہ ہو جائے۔

حدیث شریف جس میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے ارشاد فرمایا "من رانی فی المنام فسیرانی فی الیقطة ولا یتمثل الشیطان بی"

ترجمہ: جس نے مجھے خواب میں دیکھا وہ عنقریب حالت بیداری میں دیکھے گا اور شیطان میری صورت اختیار نہیں کرسکتا۔

اس حدیث کی شرح میں امام حجر عسقلانی "فتح الباری شرح صحیح البخاری جلد ۴ صفحہ نمبر ۳۸۵ میں لکھتے ہیں کہ جس نے حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم خواب میں دیکھا وہ دنیا میں بھی حالت بیداری میں سر کی آنکھوں سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کو دیکھ لے گا۔ اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام سے گفتگو کرے گا۔ کیونکہ:

صالحین کی ایک جماعت سے منقول ہے کہ انہوں نے پہلے عالم خواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ السلام کی زیارت کی پھر بعد میں حالت بیداری میں حضور علیہ الصلوٰۃ السلام کی زیارت کی۔ حضرت علامہ آلوسیؒ نے تفسیر روح المعانی میں حضرت شیخ عبدالقادر جیلانی رحمۃ اللہ علیہ کو حالت بیداری میں حضور علیہ الصلوٰۃ السلام کی زیارت کی سعادت ہونے کا تفصیلی واقعہ لکھ کر تائید کر دی ہے۔ علامہ انور شاہ کشمیریؒ فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ السلام عاشقان بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم کو عالم خواب میں روح مبارک سے وجود مثالی کے ساتھ جلوہ افروز ہوتے ہیں۔ میرے نزدیک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حالت بیداری میں یعنی جاگنے کی حالت میں سر کی آنکھوں سے دیدار نصیب ہونا ممکن ہے جس طرح حضرت علامہ سیوطیؒ کو بائیس سے بھی زائد مرتبہ حالت بیداری میں حضور علیہ الصلوٰۃ السلام کی زیارت نصیب ہوئی اور انہوں نے حضور علیہ الصلوٰۃ السلام سے چند احادیث کے بارے میں دریافت کیا اور ان کی تصدیق فرمائی اسی طرح امام عبدالوہاب شعرائیؒ نے بمعہ اپنے آٹھ ساتھیوں کے حضور علیہ الصلوٰۃ السلام سے بخاری شریف پڑھی۔

(فیض الباری شرح بخاری، جلد ا صفحہ ۲۰۴)

عشاق بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حالت بیداری میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی سعادت نصیب ہونا ممکن ہے۔ عطائے خداوندی سے آفتاب رسالت صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جن کی ذات نورالانوار اور سرالاسرار ہے۔ شعاع محمدی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی کرنیں عشاق بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے قلوب پر جلوہ گر ہو کر فیضان نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ان پر نظر کرم ہو جاتی ہے۔ اور ان کو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے جمال پر انوار کو دیکھنے کا

شرف حاصل ہوتا ہے۔ اور لوگوں میں سے ایسے مردان حق بھی ہیں جن کے دلوں کے آسمان اور دلوں کی زمین روشن ہوتی ہے۔ اور وہ اپنی روح کی بیداری میں اپنے پیارے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو حالت بیداری میں یعنی جاگنے کی حالت میں سر کی آنکھوں سے دیکھتے ہیں نہ کہ خواب میں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت عالم خواب اور حالت بیداری میں نصیب ہونے کے متعلق بخاری شریف کی حدیث ہے

"عن ابی هريرة رضی الله تعالیٰ عنه قال! قال رسول الله صلی الله علیه وآلهٖ وسلمٖ من روانی فی المنام فسیر الی فی الیتقظة ولا یتمثل اشطان لی"

ترجمہ: حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت ہے کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جس نے مجھے عالم خواب دیکھا وہ عنقریب مجھے حالت بیداری میں بھی دیکھے گا۔ اور شیطان میری صورت اختیار نہیں کر سکتا۔

(بخاری و مسلم۔ بروریت ابو ہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

راقم الحروف فقیر ابوالحسن محمد سلطان احمد مسعود چشتی کا 1973ء میں لاہور کینٹ نمبر 13 میں الفیصل ٹاؤن سی بلاک میں واقع موتی جامع مسجد میں دوران امامت وخطابت تیس ہزار سے پینتیس ہزار تک روزانہ درود شریف "صلی اللہ علی النبی الامی" پڑھنے کا معمول تھا۔ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس کے توسل سے اور بکثرت درود شریف پڑھنے سے راقم الحروف (مولوی سلطان) کو عالم خواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام

کی زیارت کی سعادت نصیب ہونے کے ساتھ ساتھ دن رات میں کئی کئی مرتبہ حالت کشف میں بھی حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی سعادت نصیب ہوجاتی۔ لیکن حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اس ارشاد مبارک کہ جو مجھے عالم خواب میں دیکھے گا وہ عنقریب مجھے حالت بیداری میں بھی دیکھے گا کی نوید اور بشارت کے پیش نظر ایک روز لاہور رینجرز کی جامع مسجد جو موتی مسجد سے نزدیک ہی تھی وہاں جاکر رینجرز کی جامع مسجد کے ہال کمرہ میں بیٹھ کر درود شریف پڑھنے کی بجائے رینجرز کی مسجد کے صحن میں چلتے پھرتے درود شریف پڑھنا شروع کیا۔ اور درود شریف کی ایک پوری تسبیح پڑھنے کے بعد مضطریانہ کیفیات اور محبت و عشق اور اشتیاق سے درج ذیل فارسی کے اشعار کو بھی پڑھ لیتا۔

۱۔ کجائی یارسول اللہ ﷺ کجائی ‍ ‍ ‍ چرا در دیدہ تارم نیائی

ترجمہ: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کہاں تشریف فرماہیں کہ میری تاریک آنکھوں میں تشریف کیوں نہیں لاتے۔

۲۔ منم مشتاق باصد آرزوہا ‍ ‍ ‍ چہ خوش باشد دیدارم نمائی

ترجمہ: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں سینکڑوں آرزوؤں کے ساتھ آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے دیدار کا تمنائی ہوگیا ہوں پھر میری کتنی خوش قسمتی ہوگی کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مجھے دیدار نصیب ہوجائے۔

۳۔ بہ بوئیت زندہ ام ہر جا کہ ہستم ‍ ‍ ‍ آرزومندم کجائی

ترجمہ: یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں دنیا میں جہاں کہیں بھی ہوتا ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت کی خوشبو سے زندہ ہوں۔ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! میں آپ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے دیدار کا مشتاق ہوں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کہاں تشریف فرما ہیں۔

؎ اگر نہ بینم ہفتہ ماہ رخت　　　　بگذارد آہم آہم ز چرخ ہفتمیں

ترجمہ: یعنی خدا کی قسم! اگر میں ماہ رخ محبوب حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کو ایک ہفتہ تک نہ دیکھوں تو میرا یہ حال ہوتا ہے کہ میرے دل کی آس ساتویں آسمان تک پہنچ جاتی ہیں۔

جیٹھ ہار سخت گرمی کا مہینہ تھا، صبح سات بجے سے لے کر بارہ بجے دوپہر تک رینجرز کی جامع مسجد کے صحن میں .... (جو سورج کی دھوپ سے نہایت گرم ہو چکا تھا) چلتے پھرتے درود شریف پڑھنے کے بعد الفیصل ٹاؤن سی بلاک میں واقع موتی جامع مسجد میں ظہر کی نماز باجماعت پڑھنے کی غرض سے مسجد میں آکر مسجد کے حجرہ میں آرام کرنے کی بجائے پہلے مسجد کے ہال کمرہ میں چند منٹ آرام کرنے کے بعد دل میں خیال پیدا ہوا کہ ابھی ظہر کی نماز .... کا وقت ہونے میں کافی وقت ہے مسجد کے حجرہ میں جا کر آرام کرنا بہتر ہے۔ مسجد کا حجرہ جو مسجد سے مشرق کی طرف واقع تھا جب مسجد کے ہال کمرہ کے جنوب کی طرف والے کمرہ کی طرف والے دوازے سے باہر کی طرف نظر پڑی تو راقم الحروف (فقیر ابوالحسن محمد سلطان احمد مسعود چشتی) کو حالت بیداری میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی سعادت اس طرح نصیب ہوئی کہ مسجد

کے صحن میں مدینے کے تاجدار، غریبوں کے غمخوار، محبوب پروردگار حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم جلوہ افروز ہیں درمیانہ قد مبارک، آفتاب جیسا چمکتا ہوا نورانی چہرہ مبارک جن کے نور سے آفتاب کو روشنی ملی ہے۔ والیل زلفیں، سرِ مبارک پر سبز رنگ کی دستار مبارک سیاہ گنجان ریش مبارک، نہایت سفید لباس زیب تن فرمائے ہوئے مسجد کے صحن میں جلوہ افروز تھے۔

۵ اس صورت نوں میں جان آکھاں — جان آکھاں کہ جانِ جہاں آکھاں
سچ آکھاں تے رب دی شان آکھاں — جس شان توں شاناں سب بنیاں

(پیر مہر علی شاہ رحمۃ اللہ علیہ)

اس طرح راقم الحروف فقیر ابوالحسن محمد سلطان احمد مسعود چشتی کو حالت بیداری میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی سعادت حاصل ہوئی۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد کے صحن میں اپنے پورے رعب و جمال نبوت کے ساتھ جلوہ افروز تھے مولوی سلطان کو دس پندرہ منٹ تک حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی سعادت حالت بیداری میں سر کی آنکھوں سے حاصل رہی۔

۶ تو زندہ ہے واللہ! تو زندہ ہے واللہ — میری چشم عالم سے چھپ جانے والے

راقم الحروف نے جب مسجد کے ہال کمرہ کا چھت والا پنکھا بند کرنے کی غرض سے ذرا توجہ ہٹائی تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام مسجد کے صحن میں تشریف فرما نہ تھے۔ راقم الحروف کو اس دن سے لے کر آج تک اپنی بدقسمتی پر افسوس ہے کہ میں نے نزدیک جا کر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے

(۳) حضرت ملا علی قاریؒ علمائے محققین کے حوالہ سے فرماتے ہیں کہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حسن و جمال بام اوج کمال پر تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے روشن جمال وکمال کو صحابہؓ پر مخفی رکھا۔ کیونکہ اگر وہ پوری آب وتاب کے ساتھ جلوہ فگن ہوتا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے چہرہ انور کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنا بھی دشوار ہو جاتا۔

(جمع الوسائل جلد۲ صفحہ۹)

(۴) حضرت ملا علی قاریؒ اس حقیقت پر دوسرے مقام پر شرح قصیدہ بردہ شریف میں لکھتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے اسم گرامی کی حقیقی برکات کو آج ظاہر کردے تو اس کی برکت سے مردہ زندہ ہو جائے۔ کافر کے کفر کی تاریکی چھٹ جائے۔ اور غافل دل اللہ کی یاد میں مگن ہو جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کاملہ کے پیش نظر اس انمول جوہر کے جمال پر پردہ ڈال رکھا ہے۔ شاید وہ حکمت یہ ہو کہ ایمان بالغیب پردہ کی صورت میں ہی ممکن ہے۔ اور مشاہدہ حقیقت اس کے منافی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حسن و جمال کو کما حقہ اس لیے بھی آشکارا نہیں کیا گیا۔ کہیں ناسمجھ لوگ غلو میں مبتلا ہو کر اپنے رب کی معرفت سے غافل نہ ہو جاویں۔

(البزیدۃ فی شرح ابردہ، ملا علی قادریؒ)

(۵) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد شاہ عبدالرحیمؒ کو عالم خواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔ تو انہوں نے عرض کیا

فضل وکرم سے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس کے توسل سے اور بکثرت درود شریف پڑھنے کے سبب سے 1956ء میں تیرہ چودہ سال کی عمر سے ہی راقم الحروف کو عالم خواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی سعادت حاصل ہے۔

﴿ذٰلِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡم﴾

۶ ما ذا من شم تربۃ احمد ﷺ الا یشم مدا الزامان غوا الیہا

ترجمہ: جس نے ایک مرتبہ بھی خاکپائے احمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سونگھ لی تعجب کیا ہے اگر وہ ساری عمر کوئی خوشبو نہ سونگھے

راقم الحروف نے فضائل درود شریف کی ایک کتاب میں جب اس حدیث پاک کو پڑھا کہ ارشاد فرمایا رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے

"من رانی فی المنام فسیرانی فی الیقظۃ ولا یتمثل الشیطان لی"

ترجمہ: کہ جس نے مجھے عالم خواب میں دیکھا وہ عنقریب مجھے حالت بیداری میں دیکھے گا۔ اور شیطان میری صورت نہیں اختیار کر سکتا۔

(بخاری و مسلم۔ بروایت ابوہریرہ رضی اللہ تعالیٰ عنہ)

راقم الحروف کے دل میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی سعادت حالت بیداری میں نصیب ہونے کا دل میں شوق پیدا ہوا۔ راقم الحروف نے اپنے دل میں سوچا کہ حصول زیارت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے لیے درود شریف کا پیارا وظیفہ ایک عمدہ ذریعہ ہے مجھے ترک وطن کر کے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس پر بکثرت درود شریف پڑھنا چاہیے اللہ تعالیٰ کی

رحمت سے کیا بعید ہے کہ راقم الحروف کا نصیب بیدار ہو جائے قسمت جاگ اٹھے۔ قسمت کا ستارہ چمک اٹھے، دین وایمان کے باغ و بوستاں میں پھر موسم بہار آجائے۔ بذریعہ کشف الشہو دیقین کے سمندر میں اضافہ ہو جائے۔......... اور میری امیدوں کی کھیتی سر سبز اور شاداب ہو جائے۔ اور اس آقا و مولیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت حالت بیداری میں نصیب ہو جائے۔ جن کے نعلین مبارک کی بدولت عرش اعظم کو شرف حاصل ہوا اور جن کے توسل سے اہل دل حضرات کی باطنی آنکھوں میں روشنی پیدا ہوئی۔ جن کے جودو کرم کی بارش کرنے والے بادلوں سے زمین میں بسنے والے سبھی فیضیاب ہوتے ہیں جن کی یاد سے......... دل ودماغ ہوش وتھل تسکین اور قرار پاتے ہیں۔ مملکت رسالت کے شہنشاہ حضور رحمۃ اللعالمین شفیع المذنبین حضرت محمد رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حالت بیداری یعنی جاگنے کی حالت میں سر کی آنکھوں سے دیدار نصیب ہو جائے۔

راقم الحروف نے 1957ء سے 1967ء تک ترک وطن کر کے ملتان، بہاول نگر، ساہیوال اور پاکپتن کے علاقہ جات میں گزارے۔ اس دس سال کے طویل عرصہ میں کبھی کسی شہر میں، کبھی کسی گاؤں میں، کبھی آبادی میں، کبھی صحرا میں، کبھی سفر میں اور کبھی حضر میں گزارے۔ اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے راقم الحروف مولوی سلطان کو سفر وحضر میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا فرمایا ہوا ایک آسان درود شریف "صلی اللہ علی النبی الامی" پڑھنے کی توفیق عطا فرمائی۔ اشعار میں درود شریف پڑھنے کی تعداد کا تعین دشوار تھا بہر حال حالت قیام میں تیس ہزار سے پینتیس ہزار تک روزانہ درود شریف پڑھنے کا معمول رہا۔ راقم الحروف نے ہمیشہ اپنے نکھے پن پر

اس سبب سے ملامت کی ہے کہ مجھ سے (پچاس ہزار مرتبہ روزانہ درود شریف) نہ پڑھا جا سکا۔ بہر حال کبھی کبھی درود شریف پڑھنے کی تعداد پینتالیس ہزار (45000) تک پہنچ جاتی تھی۔ (الحمدللہ علی حسن توفیقہ)

اللہ تعالیٰ کے فضل و کرم سے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس کے توسل سے اور بکثرت درود شریف پڑھنے کی سبب سے راقم الحروف کو اس دروان عالم خواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی سعادت نصیب ہونے کے ساتھ ساتھ دن رات میں حالت کشف میں (یعنی حالت بیداری میں دل پر غلبہ استغراق کی کیفیات پیدا ہونے کی حالت میں دل کی آنکھ سے زیارت کئی مرتبہ ہو جاتی) لیکن صحیح بات یہ ہے کہ راقم الحروف مولوی سلطان کو 1957ء سے 1967ء تک اس دس سالہ طویل مدت میں حالت بیداری میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت نہ ہو سکی۔

1967ء میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے راقم الحروف کو عالم خواب میں بوقت زیارت حصول تعلیم دینیہ کا حکم فرمایا۔ راقم الحروف اس دوران ضلع ساہیوال میں بورہ منڈی میں واقع ایک معروف جگہ اڈا عمر پور کے قریب ایک گاؤں کی مسجد میں معتکف تھا۔

راقم الحروف نے چالیس دن کی مدت اعتکاف پوری کر کے نزدیکی مدرسے فیض السلام میں حضرت علامہ مولانا الحافظ القاری جناب محمد شریف صاحب دامت برکاتہم فاضل انوار العلوم ملتان سے چند درسی کتابیں پڑھنے کے بعد لاہور میں آ گیا پہلے ضرب الضاف میں اور بعد میں

جامعہ نعیمیہ لاہور سے تکمیل درس نظامی کی تکمیل پر اسناد حاصل کرنے کے بعد 1973ء میں لاہور کینٹ نمبر 13 الفیصل ٹاؤن سی بلاک میں واقع موتی جامع مسجد میں امامت وخطابت کا سلسلہ شروع کیا۔

راقم الحروف کو اسی موتی جامع مسجد میں دوران امامت وخطابت .... راقم الحروف کو 1973ء میں حالت بیداری میں یعنی جاگنے کی حالت میں سر کی آنکھوں سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔

﴿ذٰلِکَ فَضْلُ اللّٰهِ یُؤْتِیْهِ مَنْ یَّشَآءُ وَاللّٰهُ ذُوالْفَضْلِ الْعَظِیْم﴾

عاشقان بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو چار اسباب سے عالم خواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی سعادت نصیب ہوتی ہے۔

حصول زیارت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غرض سے بارگاہ ربوبیت میں اپنے کسی نیک عمل کا توسل اختیار کر کے دعا کرنے سے۔

(۲) محبت بھرے دل سے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس پر بکثرت درود شریف پڑھنے سے۔

(۳) کسی ولی اللہ کی دعا سے جس طرح سلسلہ اویسیہ کے ایک ولی کامل السید حسن شاہ صاحب قدس سرہ کا لقب رسول نما اس لیے مشہور ہو گیا تھا کہ وہ خواہشمند حضرات کو عالم خواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کروا دیا کرتے تھے۔

(۴) حصول زیارت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی غرض سے بارگاہ ربوبیت میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس کا وسیلہ اختیار کر کے دعا کرنے سے اور اس سلسلے میں اس دعائیہ وظیفہ کو بکثرت پڑھنے سے

"اللھم انی اسئلک بحق سیدنا محمد صلی اللّٰہ علیه وآلہٖ وسلم ارنی وجه سیدنا محمد صلی اللّٰہ علیه وآلہٖ وسلم فی المنام مالا ومالا"

(ترجمہ) یا اللہ! میں تجھ سے تیرے پیارے پیغمبر حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس کا توسل اختیار کر کے تجھ سے دعا کرتا ہوں کہ مجھے عالم خواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی سعادت نصیب فرما۔ (موجودہ وقت میں اور بعد میں)

نقطہ:

بارگاہ ربوبیت میں جو دعا حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس کا توسل اختیار کر کے کی جائے اللہ تعالیٰ اس دعا کو ضرور مقبول اور منظور فرما لیتا ہے۔

اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے، حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی ذات اقدس کے توسل سے اور بکثرت درود شریف پڑھنے سے راقم الحروف کو 1956ء سے لے کر اب جون 2010ء تک ایک سو کی تعداد سے کچھ زائد مرتبہ عالم خواب، حالت کشف، اور صرف ایک مرتبہ حالت بیداری میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ اور متعدد مرتبہ عالم خواب

میں بوقت زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے شرف کلام کی سعادت اور متعدد مرتبہ عالم خواب میں بوقت زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے مبارک ہاتھ مبارک سے مصافحہ کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔

﴿ذٰلِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ وَاللّٰہُ ذُو الۡفَضۡلِ الۡعَظِیۡمِ﴾

راقم الحروف نے جو ایک سو کی تعداد میں عالم خواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کا ذکر کیا ہے وہ اس طرح کہ ایک روز دن کے وقت بعد از فراغت نوافل اشراق آرام کرنے کے دوران راقم الحروف مولوی سلطان نے عالم خواب میں اپنے آپ کو.........لوگوں کے ایک بہت بڑے اجتماع میں دیکھا۔ ان میں سے ایک شخص نے کھڑے ہو کر سب لوگوں کی طرف متوجہ ہو کر دریافت کیا کہ تم سب لوگوں میں سے کسی شخص کو عالم خواب میں حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ لوگوں کے پورے اجتماع میں سے ایک شخص بھی کھڑا نہ ہوا۔ مولوی سلطان نے اس شخص کے اعلان کو سن کر کھڑے ہونے کا قصد تو کیا لیکن سب لوگوں کی توجہ اپنی طرف مبذول ہوتے دیکھ کر فوری طور پر بیٹھنے کی کوشش کی۔

مذکورہ بالا واقعہ خواب میں اللہ تعالیٰ نے اپنے فضل وکرم سے راقم الحروف کو ایک سو کی تعداد میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی سعادت عالم خواب میں نصیب ہونے سے بذریعہ خواب مطلع فرمایا ہے۔

راقم الحروف فقیر ابوالحسن محمد سلطان احمد مسعود چشتی نے ایک مرتبہ درود وسلام کے مجموعہ کی

شہرہ آفاق کتاب ''شارق الانوار فی ذکرۃ الصلوٰۃ علی النبی المختار صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المعروف دلائل الخیرات شریف کی پانچویں ضرب جو کہ جمعۃ المبارک کی شب کو یا جمعۃ المبارک کے دن کو ہی پڑھی جاتی ہے اور تقریباً دلائل الخیرات شریف کے چوبیس (24) صفحات پر مشتمل ہے راقم الحروف مولوی سلطان نے شب جمعہ کو دلائل الخیرات شریف کی پانچویں ضرب کو بیس مرتبہ رات کو سونے سے قبل پڑھا۔ راقم الحروف مولوی سلطان کو عالم خواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی سعادت اس طرح نصیب ہوئی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام راقم الحروف مولوی سلطان سے کچھ دور فاصلہ پر جلوہ افروز ہیں۔ راقم الحروف کے ازراہ عقیدت ومحبت نزدیک جا کر قدم بوسی کی سعادت حاصل کرنے کی غرض سے ابھی چند قدم آگے چلنے کی دیر تھی کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے چہرہ انور سے مثل آفتاب تیز روشنی ظاہر ہوتے دیکھ کر راقم الحروف کو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نزدیک جا کر قدم بوسی کی سعادت حاصل نہ ہو سکی۔

''اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدِ نِ النَّبِیِّ الْاُمِّیِّ وَعَلٰی اٰلِہٖ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا''

رہا تجھ پہ حجاب بشریت　　　کوئی نہ سمجھا تجھ کو بجز ستار

اس واقعہ زیارت میں اگرچہ بوقت زیارت رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے مبارک ہاتھ مبارک سے مصافحہ کی سعادت حاصل نہ ہو سکی۔ لیکن اس کے علاوہ متعدد مرتبہ عالم خواب میں بوقت زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ہاتھ مبارک سے مصافحہ کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔ راقم الحروف فقیر ابوالحسن مسعود احمد چشتی نے پچاس کی تعداد میں اپنے عالم خواب کے واقعات زیارات نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تحریر کر دیا ہے۔

جمال و حسن مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حقیقی حسن و جمال مخلوق سے مخفی رکھا گیا۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن و جمال کو اہل جہاں پر صرف اسی حد تک ظاہر کیا گیا جس حد تک انسانی آنکھ میں تاب نظارہ تھی اور حسن مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے وہ جلوے جن کے مشاہدہ کی آنکھ متحمل نہ ہوسکتی تھی مستور و محجوب اور پوشیدہ رکھے گئے۔

(۱) ہم پر حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا حسن و جمال کامل طور پر ظاہر نہیں کیا گیا اگر حضور سید عالم کا تمام حسن و جمال ظاہر کردیا جاتا تو ہماری آنکھ تاب نظارہ نہ لاسکتی۔

(زرقانی علی المواہب جلد ۴ صفحہ ۱۷)

(۲) استاذ المحدثین شیخ عبدالحق محدث دہلویؒ لکھتے ہیں کہ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سر انور سے قدم مبارک تک سراپا نور تھے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے حسن و جمال کو دیکھنے سے آنکھیں چندھیا جاتیں۔

حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا جسم اطہر چاند اور سورج کی طرح روشن تھا۔ اگر آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم بشری لباس میں نہ ہوتے تو حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی طرف نظر بھر کر دیکھنا اور حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حسن و جمال کا ادراک ناممکن ہوتا۔

(مدارج النبوت صفحہ ۱۷۳)

(۳) حضرت ملا علی قاریؒ علمائے محققین کے حوالہ سے فرماتے ہیں کہ محبوب خدا صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا حسن و جمال بام اوج کمال پر تھا۔ اللہ تعالیٰ نے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے روشن جمال و کمال کو صحابہؓ پر مخفی رکھا۔ کیونکہ اگر وہ پوری آب و تاب کے ساتھ جلوہ فگن ہوتا تو حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے چہرہ انور کی طرف نظر اٹھا کر دیکھنا بھی دشوار ہو جاتا۔

(جمع الوسائل جلد۲ صفحہ۹)

(۴) حضرت ملا علی قاریؒ اس حقیقت پر دوسرے مقام پر شرح قصیدہ بردہ شریف میں لکھتے ہیں کہ اگر اللہ تعالیٰ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے اسم گرامی کی حقیقی برکات کو آج ظاہر کر دے تو اس کی برکت سے مردہ زندہ ہو جائے۔ کافر کے کفر کی تاریکی چھٹ جائے۔ اور غافل دل اللہ کی یاد میں مگن ہو جائے۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے اپنی حکمت کاملہ کے پیش نظر اس انمول جوہر کے جمال پر پردہ ڈال رکھا ہے۔ شاید وہ حکمت یہ ہو کہ ایمان بالغیب پردہ کی صورت میں ہی ممکن ہے۔ اور مشاہدہ حقیقت اس کے منافی ہے۔ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حسن و جمال کو کما حقہ اس لیے بھی آشکارا نہیں کیا گیا۔ کہیں نا سمجھ لوگ غلو میں مبتلا ہو کر اپنے رب کی معرفت سے غافل نہ ہو جاویں۔

(الزبدۃ فی شرح البردہ، ملا علی قادریؒ)

(۵) حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ فرماتے ہیں کہ میرے والد ماجد شاہ عبدالرحیمؒ کو عالم خواب میں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔ تو انہوں نے عرض کیا

کہ یارسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! زنان مصر نے حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر اپنے ہاتھ کاٹ لیے تھے اور بعض لوگ انہیں دیکھ کر بے ہوش ہو جاتے تھے لیکن کیا سبب ہے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلمکو دیکھ کر ایسی کیفیات طاری نہیں ہوتیں۔ اس پر حضور علیہ السلام نے ارشاد فرمایا کہ میرا جمال عزت الٰہی سے پوشیدہ ہے اگر اسے ظاہر کر دیا جاتا تو لوگ اس سے بڑھ کر عمل کرتے جو انہوں ے حضرت یوسف علیہ السلام کو دیکھ کر کیا تھا۔

(در ثمین فی مبشرت نبی الا مین ﷺ)

حضرت یوسف علیہ السلام اور دیگر حسینوں کا حسن و جمال حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حسن کی خیرات ہے۔ اگر اللہ تعالیٰ نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے حسن و جمال کو ہیبت و وقار کے پردوں میں نہ ڈھانپا ہوتا تو یہ دنیوی آنکھیں حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا مشاہدہ ہی نہ کر پاتیں۔
(مطالعہ المبشر ات شرح دلائل الخیرات صفحہ نمبر ۳۹۴

حسن یوسف دم عیسیٰ ید بیضا داری　　آنچہ خوباں ہمہ دارند تو تنہا داری

(٦) حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام نے حضرت سیدنا ابوبکر صدیق رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے فرمایا، اے ابوبکر!

"والذی بعثنی باالحق یعلمنی حقیقة غیر ربی"

(ترجمہ) قسم ہے اس ذات کی جس نے مجھے حق کے ساتھ مبعوث فرمایا۔ میری حقیقت میرے رب کے سوا کوئی نہیں جانتا۔

(مطالعہ المبرات صفحہ ۱۲۹

(۷) امام ابراہیم مہجوریؒ فرماتے ہیں جس نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اوصاف بیان کئے ہیں وہ بطور تمثیل ہی کے ہیں ورنہ ان کی حقیقت سوائے اللہ تعالیٰ کے کوئی نہیں جانتا۔

(المواھب الدینیہ علی الشمل المحمدیہ صفحہ ۱۱۹)

(۸) امام قسطلانیؒ فرماتے ہیں کہ اسلاف نے حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے اوصاف کا جو تذکرہ کیا ہے یہ بطور تمثیل ہے ورنہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی ذات اقدس اور مقام ان سے کہیں بالاتر ہے۔

(المواھب الدینیہ جلد ۲، ۹)

(۹) محدثین نے لکھا ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے نور مبارک کے پورے طور پر ظاہر نہ ہونے کی وجہ ذکر کرتے ہوئے فرماتے ہیں کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے پیکر بشریت سے جو نور ہویدا تھا وہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے لاکھوں کروڑوں انوار کا محض جزو ہی تھا جس کو عالم انسانیت کے لیے ظاہر کیا گیا۔ اس لیے کہ اگر حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے سارے نور کو ظاہر کر دیا جاتا تو پھر انسانی آنکھ۔ حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو دیکھنے کی تاب نہ لا سکتی۔

رہا تجھ پہ حجاب بشریت ۔ کوئی نہ سمجھا تجھ کو بجز ستار

☆☆☆☆☆☆

شرط تکمیل ایمان

(۱) امام شہاب الدین احمد قسطلانی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں۔ کہ یہ بات قطعی اور یقینی ہے کہ تکمیل ایمان کے لیے یہ اعتقاد رکھنا ضروری ہے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود اطہر سے بڑھ کر رب العزت نے کسی کو حسین نہیں بنایا۔

(المواهب الدينيه، جلد ۱، صفحه ۳۴۸)

(۲) مشہور محدث امام عبدالرؤف المنادی یوں قمطراز ہیں تمام علمائے کرام نے تصریح فرمادی ہے کہ اس وقت تک کسی انسان کا ایمان تکمیل کو نہیں پہنچ سکتا جب تک کہ وہ یہ اعتقاد نہ رکھے کہ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کے وجود اقدس میں پائے جانے والے محاسن کسی دوسرے میں نہیں ہیں۔

(شرح شمائل بر شامل بر حاشیہ جمع الوسائل، جلد ۱، صفحہ ۱۸)

(۳) امام منادیؒ ایک دوسرے مقام پر لکھتے ہیں کہ تکمیل ایمان کے لیے اس بات پر ایمان لانا ضروری ہے کہ اللہ تعالیٰ حضور علیہ الصلوٰۃ والسلام کا جسم اطہر حسن و جمال میں بے نظیر پیدا فرمایا ہے۔

(فیض القدیر، جلد ۵، صفحہ ۷۲)

تعارف مصنف

مولوی محمد سلطان احمد مسعود چشتی

(خودنوشت۔ ملخصا)

☆ آپ کی ولادت 1943ء میں ہوئی۔

1956ء تا 1957ء درود سلام کے شہرہ آفاق مجموعہ ''مشارق الانوار فی ذکر الصلوٰۃ علی النبی المختار'' صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم المعروف ''دلائل الخیرات شریف'' روزانہ ایک تا تین مرتبہ پڑھنے کا معمول رہا۔

☆ اللہ تعالیٰ کے فضل وکرم سے بکثرت درود شریف پڑھنے کی وجہ۔ سے تیرہ سال کی عمر سے ہی 1956ء تا جون 2005ء ایک سو سے زائد مرتبہ عالم خواب اور حالت کشف میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی ہے۔ اور متعدد مرتبہ بکثرت درود شریف پڑھتے پڑھتے حالت کشف میں حضور اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دست مبارک سے مصافحہ کرنے کی سعادت حاصل ہوئی ہے۔

﴿ذٰلِکَ فَضۡلُ اللّٰہِ یُؤۡتِیۡہِ مَنۡ یَّشَآءُ﴾

☆ 1957ء تا 1967ء تک سلوک کی منازل طے کرنے کی غرض۔ سے ترک وطن کر کے ملتان، پاکپتن شریف، ساہیوال، اور بہاولنگر کے اضلاع میں مختلف مقامات پر سیر وسیاحت سے

گزرے۔ اس دس سالہ مدت میں اشعار کی صورت میں تو درود شریف پڑھنے کی تعداد کا تعین دشوار تھا، البتہ حالت قیام میں تیس تا پینتیس ہزار تک روزانہ درود شریف پڑھنے کا معمول رہا ہے۔ اس دوران متعدد مرتبہ عالم خواب میں حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی زیارت کی سعادت نصیب ہوئی۔

☆ 1967ء میں درس نظامی کے ساتھ دار العوم صابریہ سراجیہ، فیصل آباد سے راولپنڈی بورڈ کے تحت مڈل کا امتحان پاس کیا۔

☆ 1969ء میں سرگودھا بورڈ سے سائنس مضامین میں میٹرک فرسٹ ڈویژن میں پاس کیا۔

☆ 1969ء میں دار العلوم صابریہ سرجیہ، فیصل آباد سے درس نظامی کی سند حاصل کی۔

☆ 1971ء میں لاہور بورڈ سے ایف اے سیکنڈ ڈویژن میں پاس کیا۔

☆ 1973ء میں جامعہ نعیمیہ لاہور سے تکمیل درس نظامی کی سند حاصل کی۔

☆ 1973ء میں ہی تنظیم المدارس کے تحت ''الشہادۃ العالمیہ'' کا امتحان پاس کیا۔ (یہ سند ایم اے اسلامیات۔ کے مساوی ہے)

خطابت وامامت کے سلسلے میں خدمات

☆ جامع مسجد محمدی، کشمیر بلاک اقبال ٹاؤن لاہور

☆ امع مسجد محمدی، پیپلز کالونی نمبر 1، فیصل آباد

☆ جامع مسجد دارالعلوم صابریہ سراجیہ، فیصل آباد

☆ جامع مسجد موتی، الفیصل ٹاؤن، لاہور کینٹ

☆ جامع مسجد موتی، شاہ عالم مارکیٹ، لاہور کینٹ

درس وتدریس کے سلسلے میں خدمات

☆ صدر مدرس شعبہ درس نظامی، دارالعلوم صابریہ سراجیہ، حافظ آباد

☆ ہیڈ ماسٹر پیپلز کالونی نمبر 1، فیصل آباد

☆ جامع ابوبکر، غربی غلہ منڈی، نوشہرہ ورکاں

اکتساب فیض روحانی واجازت خلافت سلسلہ چشتیہ از پیر طریقت رہبر شریعت قطب الاقطاب غوث الاغیاث حضرت پیر روشن خیر صاحب، حضرت پیر محمد عالم شاہ المعروف پیر سبحان اللہ شاہ المعروف باوا جی سرکار، منڈی چک جھمرہ فیصل آباد

اساتذہ کرام:

☆ علامہ مولانا محمد شریف، اڈہ عمر پور بنگہ، ساہیوال

☆ مولانا عبدالغفور، مدرسہ حزب الاحناف، لاہور

☆ مفتی اعظم پاکستان ابوالبرکات سید احمد قادری، لاہور

- ☆ مفتی محمد حسین نعیمی، جامعہ نعیمیہ لاہور
- ☆ علامہ غلام رسول سعیدی، جامعہ نعیمیہ کراچی
- ☆ قاری علی حسین صدیقی، مصطفیٰ آباد، لاہور
- ☆ قاری حسن شاہ، نیل گنبد، انارکلی لاہور
- ☆ قاری خدا بخش، جامعہ تجوید القرآن، صدر بازار، لاہور
- ☆ استاذ القراء محمد یوسف صدیقی، لاری اڈا، لاہور

تفصیل مطبوعہ مضامین:

- ☆ عشق رسول مقبول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اور اس کے عملی تقاضے
- ☆ 41 واقعات مبشرات فی رؤیت النبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم
- ☆ فضائل درود شریف
- ☆ 140 وظائف زیارت النبی صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم
- ☆ ذکر اللہ قلبی سری خفی دائمی کا طریقہ
- ☆ برکات اولیاء اللہ
- ☆ معرفت الٰہی کے چند زریں اصول

☆ تصور رسول مقبول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی آئمہ دین کی نظر میں تصریحات

☆ حضور اکرم صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم کی رفعت شان، قرآن پاک میں

☆ مجموعہ، چہل حدیث

☆ مستند مجموعہ درود شریف (چالیس کی تعداد میں درود شریف کے مسنون صیغے)

☆ فضائل رمضان شریف

☆ فضائل قرآن

☆ فضائل نماز

☆ فضائل مسبعات مشر

☆ حقوق والدین

زیر طبع مضامین رسائل

☆ نطق رسول صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہٖ وسلم (عربی بمعہ ترجمہ انگریزی، اردو)

☆ حسن کلام (چہل احادیث) (عربی بمعہ ترجمہ انگریزی، اردو)

☆ صوت سرمدی (چہل احادیث) (عربی بمعہ ترجمہ انگریزی، اردو)

☆ گنج شائیگاں (چہل احادیث) (عربی بمعہ ترجمہ انگریزی، اردو)

☆ سعادت دارین فی مبشرات نبی الکونین

☆ چالیس اوصاف مومن، قرآن حکیم کی روشنی میں (عربی بمعہ ترجمہ انگریزی، اردو)

☆ فضائل تبلیغ (چہل احادیث) (عربی بمعہ ترجمہ انگریزی، اردو)

☆ Fourty Hadith (عربی بمعہ ترجمہ انگریزی، اردو)

☆ سفیران محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

☆ ایک سو چالیس مجموعہ وظائف زیارت نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

☆ اربعین نبویہ چالیس احادیث مبارکہ کا مجموعہ

(عربی بمعہ ترجمہ اردو، بخاری ومسلم سے منتخب)

☆ اربعین نووی (عربی بمعہ ترجمہ انگریزی، اردو)

☆ رسالہ سعادت زیارت رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم (عالم خواب، حالت کشف اور حالت بیداری میں)

☆ دعاء العاشقین (اردو)

☆ حیات النبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

☆ حاضر وناظر محبوب صلی اللہ تعالیٰ علیہ وآلہ وسلم

خوشخبری

جو حضرات دل و جان سے حضور نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کی زیارت سعادت کا عالم خواب میں نصیب ہونے کی تمنا رکھتے ہوں وہ راقم الحروف فقیر ابوالحسن محمد سلطان احمد مسعود چشتی کو بذریعہ خط مطلع فرما کر ایک سو چالیس (۱۴۰) سے دو سو (۲۰۰) کی تعداد میں مجموعہ وظائف برائے حصول زیارت نبوی صلی اللہ علیہ وسلم بذریعہ ڈاک منگوا کر ان وظائف کو بکثرت پڑھ کر اپنے قلوب کو شمع عشق بارگاہ نبوی صلی اللہ علیہ وسلم سے منور فرما سکتے ہیں۔

پتہ خط و کتابت:

ابوالحسن محمد سلطان احمد مسعود چشتی

محلہ جیلانی پورہ، نزد چوک مدھریانوالہ بائی پاس

بالمقابل گلبرک ٹاؤن، حافظ آباد پوسٹ کوڈ 52110 پنجاب پاکستان

فون نمبر 0303-8896133

یہ کتاب ''سعادت زیارت النبی ﷺ'' عاشقانِ محبوب

رب ﷺ میں سے ایک ایسے ادنیٰ سوختہ جگر سفیر عشق حضرت

محمد مصطفےٰ ﷺ کے قلم سے تحریر کی گئی ہے جس کو اللہ تعالیٰ کے

فضل وکرم سے 1956ء میں تیرہ چودہ سال کی عمر سے لیکر

جولائی 2010ء تک سو سے زائد مرتبہ عالم خواب، حالت

کشف اور ایک مرتبہ حالت بیداری میں حضور ﷺ کی

زیارت کی سعادت نصیب ہو چکی ہے۔ اس کتاب کا

مطالعہ حب رسول اللہ ﷺ کے فروغ اور حصول زیارت

رسول ﷺ کے لیے بہترین راہنما ثابت ہوگا۔

طفیل اینڈ سنز پبلیکیشنز